



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
”عالم بنانہ والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے
”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 نیتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوالیاس محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: **يَتَى الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَقِيلِهِ**

ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(التَّحْفَةُ الْكَبِيرَةُ لِلطَّيْرَانِي، المجلد یت ۵۹۳۴، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پہلو: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

● اخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی عز و جل کا حقدار بنوں گا۔

● خُشی الوسخ اس کا بلاؤ شوار قبلہ رو مطالعہ کروں گا۔

● اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔ اپنا شو، غسل اور نماز وغیرہ دُرست کروں گا۔

● جو مسئلہ مجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ **لَسَنَلْزَا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ**

ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (پ ۱۳، النحل: ۶۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

● (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پراثر رلائن کروں گا۔

● (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحے پر ضروری نکات لکھوں گا۔

● جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

● زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔ جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔

● جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

● یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں اُلجھوں گا۔ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

● (کم از کم ۱۲ عدد یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

● اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

● کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على إحسانه وفضل رتبته صلى الله تعالى عليه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مستحکم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے محدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرتِ ہُم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا جڑ اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں

●..... شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

●..... شعبہ درسی کتب

●..... شعبہ اصلاحی کتب

●..... شعبہ تحقیقی کتب

●..... شعبہ تخریج

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، عظیم المرتبت، پروردگارِ مہرِ رسالت، محدّد و مہلت، حامیِ سنت، حامیِ بدعت، عالمِ فہریت، امیرِ طریقت، باعیتِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الفاضل امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَسَن التَّوَسُّع سہلِ اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عز و جل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشکّل ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ کتبہ خضرِ شہادت، جنتِ البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

روزی کا سبب

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دو راقدس میں دو بھائی تھے جن میں ایک تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا، (ایک روز) کارنگر بھائی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو اللہ عزوجل کے محبوب، وائائے عظیم، مؤثر و عمن العظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«لَعَلَّكَ تُؤْزِقُ بِهِ» شاید! ”تجھے اس کی برکت سے روزی مل رہی ہے۔“

”سنن الترمذی“، أبواب الزهد، باب فی التوکل علی اللہ، الحدیث: ۲۳۳۵، ص ۱۸۸.

و”مجمع الممعات“، کتاب الرقاق، باب التوکل والعصر، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۲۶۲.

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی تصنیف لطیف بہار شریعت ایسی عظیم کتاب ہے، جسے فقہ حنفی کا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کتاب میں فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اختلافات کو ذکر کرنے کی بجائے صرف مفتی یہ اقوال (یعنی ان اقوال کو جن پر فتویٰ دیا جاتا ہے) کو عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت ہانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اپنے تمام متعلقین و مریدین کو تمام بہار شریعت بالعموم اور اس کے مخصوص حصے پڑھنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔

بعض ناشرین کی طرف سے بہار شریعت کی طباعت میں برقی جانے والی غفلت کے پیش نظر تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“ کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ نے بہار شریعت کو تخریج و تسہیل کے ساتھ پوری آن ہان سے شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس سلسلے میں ”بحار شریعت“ کا حصہ اول و دوم مع تخریج و تسہیل ”مکتبۃ المدینہ“ سے شائع ہو چکا ہے۔ اب ”بحار شریعت“ کا تیسرا حصہ مع تخریج و تسہیل آپ کے سامنے ہے۔ جو نماز کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اللہ عز و جل ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی اسی انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اس حصے پر بھی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کے ”شعبۃ تفریح“ کے مدنی علماء نے خوب کوشش کی ہے، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

- ① آیات و احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدمہ و بھر تخریج کی گئی ہے۔
- ② آیات قرآنیہ کو متشکر بریکٹ ﴿ 》، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted Commas سے واضح کیا گیا ہے۔
- ③ جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“ اور اللہ عز و جل کے نام کے ساتھ ”عز و جل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)
- ④ مشکل الفاظ کی تسہیل کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔
- ⑤ کم از کم تین مرتبہ پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے۔ اس کے علاوہ تسہیل تخریج کو مجلس تفتیش کتب و رسائل سے چیک بھی کروایا گیا ہے۔ الغرض ہر طرح سے احتیاط برتنے کی کوشش کی گئی ہے۔

6..... آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مولفین کے ناموں، ان کی سن و وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عز و جل کی عطا اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر الحسنات باقی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیوضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

نوٹ: تعارف مصنف صدر الشریعہ بدر الطریق مفتی مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”بہار شریعت“ ”حصہ اول“ مطبوعہ ”مکتبۃ المدینہ“ صفحہ ۱۴ تا ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تقریظ و تصدیق

از: سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، منجیہ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، مہر طریقت، باعث خیر و نیکوئی،

حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشافعی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

(بہار شریعت کی مقبولیت و محبوبیت اور شہرت کی ایک اہم وجہ اسے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تائید و تصدیق اور دعا کا حاصل ہونا بھی ہے۔ امام اہل سنت تحریر فرماتے ہیں)

فقیر غفرلہ المولیٰ القدر نے یہ مبارک رسالہ بہار شریعت حصہ سوم تصنیف لطیف افی فی اللہ ذی الجہد والجاه والطبع السليم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالاعلیٰ مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرّب والسکّنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ جچہ محققہ منجھہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و طمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے۔ آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
تَحْمِلُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ط
نماز کا بیان

ایمان و صحیح عقائد (1) (عقیدے کا درست کرنا) مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و عظیم ہے۔ قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں، چاہے اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین (2) (تارک کی جمع جہڑنے والے) پر وعید فرمائی، چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں، کہ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سنیں اور اس کی توفیق سے ان پر عمل کریں۔
اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ هَذِي لِلْمُتَّقِينَ ۚ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۚ ﴾ (3)

(پ ۱، البقرة: ۱۷۷)

”یہ کتاب پرہیزگاروں کو ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور ہم نے جو دیا اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔“

اور فرماتا ہے:

﴿ اَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَبُوا مَعَ الرَّاكِبِينَ ۚ ﴾ (4)

(پ ۱، البقرة: ۱۷۷)

”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔“
یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری ہی شریعت میں ہے۔ یا باجماعت ادا کرو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ قَدْ قُرِئُوا لِلَّهِ فِئِينَ ۚ ﴾ (5)

(پ ۲، البقرة: ۲۳۸)

”تمام نمازوں خصوصاً صحیح والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔“

اور فرماتا ہے:

﴿ وَإِنَّمَا لِكِبْرَةِ الْآلِ عَلَى الْخَاشِعِينَ ۚ ﴾ (1)

(پ ۱، البقرة: ۱۷۷)

”نماز شاق ہے مگر خشوع کرنے والوں پر۔“

نماز کا مطلقاً ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے قضا کر کے پڑھنے والوں کو فرماتا ہے:

﴿قَوْلِي لِلْمُضَلِّينَ لَا الدِّينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ (2)

پہ ۲۰، الساعونہ: ۵۰۱

”خراہی ان نماز میں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں، وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔“

جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی تختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے، اس کا نام ”وہل“ ہے، قصداً (3) (جان بوجہ کر) نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق (4) (عذاب) ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿فَلْخَلَفَ مِنْ بَعدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا﴾ (5) (پہ ۱۶، مہم

۵۰۱) ”ان کے بعد کچھ تاخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا، غلطی یہ انہیں سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا۔“

فحی جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کوآں ہے، جس کا نام ”مہمبہ“ ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ عزوجل اس کوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔
قال اللہ تعالیٰ:

﴿كُلَّمَا عَذِبَ بِذُنُوبِهِمْ عَازَا﴾ (6)

پہ ۱۵، بنی اسرائیل: ۹۷

”جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔“

یہ کوآں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔ نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے، جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شب اسرا (1) (مہراج کی رات) میں یہ تقدیر دیا۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور ماہ رمضان کا روزہ رکھنا۔“ (2)

(2) ”صحیح مسلم“، کتاب ایمان، باب بیان آراکان الإسلام۔ الخ، الحدیث: ۱۱۳، ص ۶۸۳

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے؟ فرمایا: ”اللہ

تعالیٰ کی عبادت کرا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکاۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔“ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ”اسلام کا ستون نماز ہے۔“ (3) جامع الترمذی، أبواب الإیمان، باب ما جاء فی

سروۃ الصلاۃ، الحدیث: ۲۶۱۶، ص ۱۹۱۵۔

حدیث ۳: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کھائے (بڑے گناہوں) سے بچا جائے۔“ (5) صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الصلاۃ الخمس، الحدیث: ۵۵۲، ص ۷۲۰۔

حدیث ۴: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”بتاؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہ۔ فرمایا: ”یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو بخور فرما دیتا ہے۔“ (6) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المشیء إلی الصلاۃ، إلخ، الحدیث: ۱۰۵۲۲، ص ۷۸۲۔

حدیث ۵: صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا، حاضر ہو کر عرض کی، اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (1) صحیح البخاری، کتاب مواظبت الصلاۃ، باب الصلاۃ کفارة، الحدیث: ۱۵۲۶، ص ۱۹۔

﴿ اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ تُلْغِيَنَّ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِي كَرِهْتَ ﴾ (2)

ب ۱۲، ج ۱۱۴۔

”نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کے لیے۔“

انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: ”میری سب امت کے لیے۔“

حدیث ۶: صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا: ”وقت کے اندر نماز۔“ میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: ”ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔“ میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: ”راہ خدا میں جہاد۔“ (3) صحیح البخاری، کتاب مواظبت الصلاۃ، باب الصلاۃ کفارة، الحدیث: ۵۵۲۷، ص ۱۴۔

حدیث ۷: ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: ”وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔“ (4) شعب الإیمان، باب فی

الصلوات، الحدیث: ۲۸۰۷، ج ۲، ص ۳۹۔

حدیث ۸: ابو داؤد نے بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جندہ روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا:

”جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں، تو انھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔“ (5) ”مس آبی داود“، کتاب الصلاة، باب من یؤمر العلام بالصلاة، الحديث ۲۹۵، ص ۱۲۵۹

حدیث ۹ امام احمد روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑوں (مردیوں) میں باہر تشریف لے گئے، پت جھاڑ کا زمانہ تھا، دو فہنیاں پکڑ لیں، پتے گرنے لگے، فرمایا ”اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی، لہیک یا رسول اللہ! فرمایا ”مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے، تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے۔“ (7) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي هريرة، الحديث ۲۱۱۲، ج ۸، ص ۱۳۳

حدیث ۱۰ صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جو شخص اپنے گھر میں مہارت (وضو و غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے، تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا، دوسرے پر ایک درجہ بند ہوتا ہے۔“ (1) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، باب المشی إلى الصلاة، الحديث ۱۵۲۱، ص ۷۸۲

حدیث ۱۱ امام احمد زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سمونہ کرے، تو جو کچھ بیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔“ (2) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث زيد بن خالد الجهني، الحديث ۲۱۷۱۹، ج ۸، ص ۶۱ یعنی مضار۔

حدیث ۱۲ طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیے جاتے ہیں، اور خورعین اس کا استقبال کرتی ہیں، جب تک نہ تاک سکیں، نہ کھارے۔“ (3) ”المعجم الاوسط“، باب من یؤمر العلام بالصلاة، الترجب من البصا، الحديث ۱۶، ج ۱، ص ۱۲۶

حدیث ۱۳ طبرانی اوسط میں اور ضیاء نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوگی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔“ (4) ”المعجم الاوسط“، لخصرانی، باب الکف، الحديث ۸۵۹، ج ۱، ص ۱۰۱ اور ایک روایت میں ہے کہ ”وہ خائب و خاسر“ (5) ”عزم و نقصان المسلم والایمان“ (6) ”المعجم الاوسط“، نظریاتی، باب العلم، الحديث ۳۷۸۲، ج ۱۳، ص ۲۶

حدیث ۱۴ امام احمد ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ کی روایت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے، اگر نماز پوری کی ہے، تو پوری لکھی جائے گی اور پوری نہیں کی (یعنی اس میں نقصان ہے) تو ملائکہ سے فرمائے گا ”دیکھو! میرے بندہ کے تو نفل ہوں تو ان سے فرض پورے کرو و پھر رکوع کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یوں باقی اعمال کا۔“ (7) ”المسند“ للإمام احمد بن حنبل، حديث تمیم الداری، الحديث ۱۶۹۲۶، ج ۳، ص ۳۵

حدیث ۱۵ ابو داؤد وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”(جو مسکن جہنم میں جائے گا، یعنی ذبا اللہ تعالیٰ) اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا اعضاء جود کے، اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔“ (8) مس ابن ماجہ، آیہ اب الزہد، باب صفة النار، الحدیث ۱۳۶۶ ص ۲۷۱

حدیث ۱۶ طبرانی اوسط میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ اہمیت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ اپنا مونہ خاک پر گزر رہا ہے۔“ (1) المسند الاوسط، للطبرانی، باب العموم، الحدیث ۷۵، ج ۱، ص ۳۰۸

حدیث ۱۷ طبرانی اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”کوئی صحیح و شافعی نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے، آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یہ ذکر الہی کیا؟ اگر وہ ہاں کہے تو اس کے لیے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے۔“ (2) المسند الاوسط، للطبرانی، باب لآلئ الحدیث ۵۶۲، ج ۱، ص ۱۷۱

حدیث ۱۸ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جنت کی کئی نماز ہے اور نماز کی کئی طہارت۔“ (3) المسند، للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث ۱۵۶۶۸، ج ۱، ص ۱۰۳

حدیث ۱۹ ابو داؤد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے“ اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغوات نہ ہو عتقین میں لکھی ہوئی ہے (4) مس ابن ماجہ، باب ما جاء فی فصل السنن الی الصلاة، الحدیث ۵۵۸، ص ۱۶۶ یعنی درجہ قبول کو پہنچتی ہے۔

حدیث ۲۰ و ۲۱ امام احمد و نسائی و ابن ماجہ نے ابو ایوب انصاری و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے، تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔“ (5) مس نسائی، کتاب العمرة، باب من موصا کما أمر الحدیث ۲۴، ص ۲۰۹

حدیث ۲۲ امام احمد ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے، اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بند کرتا ہے۔“ (6) المسند، للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث ابن ذر الغضری، الحدیث ۲۱۵، ج ۸، ص ۲

حدیث ۲۳ کنز الاسماء میں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ (عز و جل) اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے، اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔“ (1) کنز العمال، کتاب الصلاة، الحدیث ۱۵-۱۹، ج ۷، ص ۱۲۵

حدیث ۲۴۔ منیۃ المصنعی میں ہے، کہ ارشاد فرمایا: ”برشے کے لیے ایک علامت ہوتی ہے، ایمان کی علامت نماز ہے۔“ (2) ”منیۃ المصنعی“، ثبوت فرضیۃ الصلاة بالنسبة، ص ۱۳

حدیث ۲۵۔ منیۃ المصنعی میں ہے، فرمایا ”نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا دین کوڑھا دیا۔“ (3) ”منیۃ المصنعی“، ثبوت فرضیۃ الصلاة بالنسبة، ص ۱۳

حدیث ۲۶۔ امام احمد و ابوداؤد و عبد بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں، جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے، اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں، چاہے بخش دے، چاہے عذاب کرے۔“ (4) ”مسند ابی داؤد“، کتاب الصلاة، باب المحافظة علی الصواب،

الحدیث: ۱۲۵، ص ۱۲۵

حدیث ۲۷۔ حاکم نے اپنی تاریخ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے، کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔“ (5) ”کبر العیاض“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۱۹،

ص ۱۲۷

حدیث ۲۸۔ دیلمی ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی، جو توحید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا، ان میں کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں۔“ (6) ”المکرموس بکاتر العصاب“، الحدیث: ۶۱، ج ۱، ص ۱۶۵

حدیث ۲۹۔ ابوداؤد و طحاکی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کے لیے یہ ہے، **اللھم غفرلہ** (1) (اے اللہ اس کو بخش دے۔) **اللھم ارحمھ** (2) (اے اللہ اس پر رحم کر) **اللھم تبت علیہ** (3) ”مسند ابی داؤد و ترمذی“، العرب العاتر ابو صالح ص ۱۱، حریر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الحدیث: ۲۱۱۵، ص ۳۷ و ”مسند ابی داؤد“، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی فصل المشی إلی الصلاة، الحدیث: ۵۵۹، ص ۱۲۶۵۔ اے اللہ (اس کی توبہ قبول کر) اور متعدد حدیثوں میں آیا ہے، کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے، یہ فضائل مطلق نماز کے ہیں اور خاص خاص نمازوں کے متعلق جو احادیث وارد ہوئیں، ان میں بعض یہ ہیں۔

حدیث ۳۰۔ طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں ”جو صبح کی نماز پڑھتا ہے، وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے۔“ (4) ”معجم الکبیر“، خطیبی، الحدیث: ۱۳۲۱، ج ۱، ص ۲۴۔ دوسری روایت میں ہے، ”تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو، جو اللہ کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے اونٹن کا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔“ (5) ”معجم الزکاء“، کتاب الصلاة، باب فصل الصلاة و حفظها للہم، الحدیث: ۱۶۶، ص ۲۷

حدیث ۳۱ ابن ماجہ سنان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جو حج نماز کو گیا، ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا، اور جو حج بازار کو گیا، اطمین کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔“ (6) ”سنن ابن ماجہ“،

ابواب التجار، باب الأسواق، ودخولہ الحدیث ۲۲۳۴، ص ۲۶۹

حدیث ۳۲ بخاری نے فتح ایمان میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف روایت کی، کہ ”جو نماز صبح کے لیے طاب ثواب ہو کر حاضر ہوا، گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشا کے لیے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔“ (7) ”شعب الایمان“، باب فی الصلاة فصل فی الجملة، فتح الحدیث ۲۸۵۲، ج ۲، ص ۵۵

حدیث ۳۳ خطیب نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جس نے چالیس دن نماز فجر و عشا باجماعت پڑھی، اس کو اللہ تعالیٰ دو ہرأتیں عطا فرمائے گا، ایک تار سے دوسری نفاق سے۔“ (8) ”ملائیخ ہندو“، رقم ۱۶۳۱، ج ۱۱، ص ۳۷۹

حدیث ۳۴ امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں، جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے فرماتا ہے ”کہاں سے آئے؟“ حالانکہ وہ جانتا ہے۔“ عرض کرتے ہیں ”تیرے بندوں کے پاس سے، جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انھیں نماز پڑھنا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔“ (1) ”المسند“، جامع احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرہ، الحدیث، ۷۱۹۹، ج ۳، ص ۶۸

حدیث ۳۵ ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو مسجد جماعت میں چالیس راتیں نماز عشا پڑھے، کہ رکعت اولی فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔“ (2) ”سنن ابن ماجہ“، ابواب المساجد، فتح الحدیث ۲۹۸، ص ۲۲۶، ص ۶۸

المصائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۳۶ طبرانی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشا و فجر ہے اور جو ان میں نصیبت ہے، اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے۔“ (3) ”مسند الکبیر“، الحدیث ۸۲، ج ۱، ص ۹۹، یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔

حدیث ۳۷ بخاری نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو نماز عشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ ملائے۔“ (4) ”کسر المعانی“، کتاب الصلاة، الحدیث ۱۹۴۹۷، ج ۱۷، ص ۶۵، ص ۶۸

عاشقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نماز نہ پڑھنے پر جو وعیدیں آئیں ان میں سے بعض یہ ہیں

حدیث ۳۸ صحیحین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔“ (5) ”صحیح البخاری“، کتاب الخفاف، باب علامات

حدیث ۳۹ ابو نعیم ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جس نے قصداً نماز چھوڑی، جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔" (6) حشر العاصم: کتاب الصلاۃ، الحدیث ۸۶، ۱۹۹، ج ۷، ص ۱۳۲

حدیث ۴۰ امام احمد ائمہ اربعین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے، اللہ (عزوجل) اور رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس سے بری اندیشہ ہیں۔" (7) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حلیت أم أبی، قحطیب، ۲۷۴۳ ج ۱، ص ۳۸۶

حدیث ۴۱ شیخین نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جس دین میں نماز نہیں، اس میں کوئی خیر نہیں۔" (1) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث عثمان بن ابی العاص، الحدیث، ۱۷۹۳۸، ج ۶، ص ۲۷۱

حدیث ۴۲ یحییٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے۔" (2) "شعب الایمان"، باب فی الصیوۃ الحدیث، ۲۸۰۷، ج ۳، ص ۳۹

حدیث ۴۳ بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں، جس کے لیے نماز نہ ہو۔" (3) "مسند" للعلامة، کتاب الصلاۃ، الحدیث ۱۹۰۹۱، ج ۷، ص ۱۳۲

حدیث ۴۴ امام احمد و دارمی و بیہقی و شعبہ الامان میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی، قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابلی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔" (4) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمرو، الحدیث ۲۵۸۷، ج ۲، ص ۵۷۱

حدیث ۴۵ بخاری و مسلم و امام مالک ناظر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے پاس فرمان بھیجا کہ "تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے" جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ ادوروں کو بدرجہ اولیٰ ضائع کرے گا۔" (5) "الموطا" للإمام مالک، کتاب وقوف الصلاۃ، الحدیث ۱، ج ۱، ص ۳۵

حدیث ۴۶ ترمذی عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے۔ (6) "الموطا" للإمام مالک، کتاب وقوف الصلاۃ، الحدیث ۱، ج ۱، ص ۳۵ بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبد الرحمن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور

مسئلہ ۵ نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اور اب آخر وقت میں باغ ہوا، تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے۔
 یوہیں اگر معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا پھر آخر وقت میں اسلام لایا اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے، اگرچہ اوّل وقت میں قبل ارتد از نماز پڑھ چکا ہو۔ (۱) "المختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۰۵ (درمختار)

مسئلہ ۶ نابالغ عشاء کی نماز پڑھ کر سویا تھا اس کو احتلام ہوا اور بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ فجر طوع ہونے کے بعد نکلے کھلی تو عشاء کا ادوہ کرے اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آکھ کھلی تو اس پر عشاء کی نماز بالاجماع فرض ہے۔ (۲) "المعراج فی"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الغائب، ج ۲، ص ۱۰۹ (بحر الرائق)

مسئلہ ۷ کسی نے اوّل وقت میں نماز نہ پڑھی تھی اور آخر وقت میں کوئی ایسا عذر پیدا ہو گیا، جس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے مثلاً "خروقت میں حیض و نفاس ہو گیا یا جنون یا بے ہوشی طاری ہو گئی تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی، اس کی قضا بھی ان پر نہیں ہے، مگر جنون و بے ہوشی میں شرط ہے کہ علی الاصل (۳) (کفار سے تباہ فریعت، ص ۳۳، "الامام ربیع کا بیان" میں ہے۔ اگر کسی وقت بھٹی ہو جائے تو اس کا وقت مقرر ہے بالکل اگر وقت مقرر ہے اس سے پہلے چھوٹ نہ کرے قضا واجب اور وقت مقرر ہو بلکہ بعد بھٹی ہو جائے تو اسے بھڑی حالت میں ہو جاتی ہے تو اس کا وقت مقرر نہیں مگر سب پیشین خصل کی جائے گی۔ (ما لکیری، درمختار)) پانچ نمازوں سے زائد کو گھیر لیں، ورنہ قضا لازم ہوگی۔ (۴) "المعراج فی الهدیہ"، کتاب الصلاۃ، ج ۱، ص ۵۹ و "المختار"، کتاب الصلاۃ، مطبعت محمد ناصر الکافریہ

مسئلہ ۸ یہ گن تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھ لی بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت ہو گیا تھا نماز نہ ہوئی۔

(۵) "المختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۰ (درمختار)

نماز کے وقتوں کا بیان

قال اللہ تعالیٰ

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْفُوتًا ۝﴾ (۶)

پ ۵، ص ۱۰۴

”بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے، وقت باندھا ہوا۔“

اور فرماتا ہے:

﴿فَتُحِبُّ اللَّهَ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ فِي السَّمْعِ وَالْأَبْصَارِ وَعِشَاءً وَمِنْ لَظْهَرِ يَوْمٍ ۝﴾ (۱) پ ۲۱، ص ۱۷، ۱۸

”اللہ کی تسبیح کرو جس وقت تمہیں شام ہو (نماز مغرب و عشاء) اور جس وقت صبح ہو (نماز فجر) اور اسی کی حمد ہے، آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے پہر کو (نماز عصر) اور جب تمہیں دن ڈھلے (نماز ظہر)۔“

احادیث

حدیث ۱ حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”فجر دو ہیں ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لیے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور کھانا حلال۔“ (2) المستدرک: بحاکم، کتاب الصلاۃ، قال الفجر معصوم، الحدیث ۷۱۲، ج ۱، ص ۲۳۳

حدیث ۲ نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس شخص نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پالی، تو اس نے نماز پالی (اس پر فرض ہوگئی) اور جسے ایک رکعت عصر کی قبل غروب آفتاب مل گئی اس نے نماز پالی یعنی اس کی نماز ہوگئی۔“ (3) مسند السنن: کتاب الموقوف، باب من آثر رکعتی من المعصر، الحدیث ۵۱۸، ص ۲۱۷ یہاں دونوں جگہ رکعت سے تکبیر تحریر مراد لی جائے گی یعنی عصر کی نیت باندھ لی تکبیر تحریر یہ کہہ لی اس وقت تک آفتاب نہ ڈوبا تھا پھر ڈوب گیا نماز ہوگئی اور کافر مسلمان ہوا یا سچے بالغ ہوا اس وقت کہ آفتاب طلوع ہونے تک تکبیر تحریر یہ کہہ لینے کا وقت باقی تھا، اس فجر کی نماز اس پر فرض ہوگئی، قصاً پڑھے اور طلوع آفتاب کے بعد مسلمان یا بالغ ہوا تو وہ نماز اس پر فرض نہ ہوئی۔

حدیث ۳ ترمذی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”فجر کی نماز اچالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔“ (4) جامع الترمذی: أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی الإصدار بالفجر، الحدیث ۱۶۵۰، ص ۵۵

حدیث ۴ دیلمی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ”اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی۔“ (5) مسند الصالحین: کتاب الصلاۃ، الحدیث ۱۹۲۷۹، ج ۱، ص ۱۴۸ اور دیلمی کی دوسری روایت انھیں سے ہے کہ ”جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر، اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔“ (1) الفردوس بمأثور الخطاب، الحدیث ۵۶۲۴، ج ۳، ص ۲۰

حدیث ۵ طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دین حق پر رہے گی، جب تک فجر کو اچالے میں پڑھے گی۔“ (2) المعجم الاوسط، للطبرانی، باب للمسی، الحدیث ۳۶۱۸، ج ۲، ص ۳۹۰

حدیث ۶ امام احمد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”نماز کے لیے اول و آخر ہے، اول وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر اس وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کا قرص زرد ہو جائے، اور اول وقت مغرب کا اس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشاء جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے۔“ (3) جامع الترمذی: أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی مواقیب الصلاۃ، الحدیث ۱۶۵۱، ص ۱۶۱۹ (یعنی وقت مباح بلکہ اہمیت)۔

حدیث ۷ بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے۔ دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزاء بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دوسرے سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں۔“ (4) ”صحیح البخاری“ کتاب

مواقیب الصلاۃ، باب الاذان بالظہر فی شدة الحر، الحدیث: ۵۳۷ ۵۳۸ ص ۴۱

حدیث ۸ صحیح بخاری شریف باب الاذان للمساقرین میں ہے، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، مؤذن نے اذان کہنی چاہی، فرمایا ”ٹھنڈا کر“، پھر قصد کیا، فرمایا: ”ٹھنڈا کر“، پھر ارادہ کیا، فرمایا ”ٹھنڈا کر، یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔“ (5) ”صحیح البخاری“ کتاب

الاذان، باب الاذان للمساقرین، إلخ، الحدیث: ۶۲۹، ص ۵۶

حدیث ۹ و ۱۰ امام احمد و ابو داؤد، ابو ایوب و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی، جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے ٹھنڈے جائیں۔“ (6) ”مسند ابی داؤد“، کتاب الصلوۃ، باب فی وقت المغرب، الحدیث: ۴۱۸ ص ۱۲۵۲

حدیث ۱۱ ابو داؤد نے عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”دن کی نماز (عصر) اگر کے دن میں جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو۔“ (1) ”مسند ابی داؤد“ مع ”مسند ابی داؤد“، کتاب الصلوۃ، ص ۵

حدیث ۱۲ امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی، تو میں ان کو حکم فرما دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ رب تبارک و تعالیٰ آسمان پر خاص تحفہ رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرما تا رہتا ہے کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی ذکا کرنے والا کہ قبول کروں۔“ (2) ”السنن“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند ابی ہریرہ، الحدیث: ۹۸۹۷، ج ۳ ص ۴۲۷

حدیث ۱۳ طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوا اور رکعت فجر کے۔“ (3) ”معجم الاوسط“ بطبرانی، باب الف، الحدیث: ۶، ص ۸

ج ۱، ص ۲۳۸

حدیث ۱۴ بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”بعد صبح نماز نہیں تاؤنیکہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔“ (4) ”صحیح

البخاری“، کتاب مواقیب الصلاۃ، باب لا تتحرى الصلاۃ قبل غروب الشمس، الحدیث: ۵۸۶، ص ۴۸

حدیث ۱۵ صحیحین میں عبداللہ بن جحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”آفتاب شیطان کے سینک کے ساتھ طلوع کرتا ہے، جب بلند ہو جاتا ہے، تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پڑتا ہے، تو

شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈھل جاتا ہے تو مٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈوب جاتا ہے خدا ہو جاتا ہے، تو ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔“ (5) بحوالہ الحدیث فی

صحیحین "کنز العمال" ۳: کتاب الصلاۃ الاصل المسکوفۃ، الحدیث ۱۶۵۸۵، ج ۷، ص ۱۷۱

مسائل فقہیہ

مسئلہ ۱ وقت فجر طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ (6) "محصر القدوری"، کتاب الصلاۃ، ص ۵۳، (متون)

فائدہ: صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب (7) (شرق) کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی اور زمین پر اجا رہو جاتا ہے اور اس سے قبل صبح آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے سارا آفتاب یہ ہوتا ہے، صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے، یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے، اس کو صبح کاذب کہتے ہیں، اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا یہ جو بعض نے لکھا کہ صبح کاذب کی سپیدی جا کر بعد کو تاریکی ہو جاتی ہے، محض غلط ہے، صبح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔

مسئلہ ۲: غبار یہ ہے کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی چمک کر ذرا بھگتی شروع ہو اس کا اعتبار رکھا جائے ورنہ غبار اور سحری کھانے میں اس کے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔ (۱) "محصر القدوری"، کتاب الصلاۃ، الباب الاوّل فی المواہبات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۱، (تفسیری)

فائدہ: صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد (2) (شہر) میں کم از کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا پینتیس (۳۵) منٹ نہ اس سے کم ہو گا نہ اس سے زیادہ، اکیس (۲۱) ریح کو ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہوتا ہے، پھر بڑھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہو جاتا ہے پھر گھنٹا شروع ہوتا ہے، یہاں تک کہ (۲۲) ستمبر کو ایک گھنٹا ۱۸ منٹ ہو جاتا ہے، پھر بڑھتا ہے، یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹا ۷۳ منٹ ہو جاتا ہے، پھر کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۱ ریح کو وہی ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے، جو شخص وقت صحیح نہ جانتا ہو اسے چاہیے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹا ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے خصوصاً جون جو رات میں اور جازوں میں ڈیڑھ گھنٹا رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ و ستمبر کے اواخر میں جب دن رات برابر ہوتا ہے، تو سحری ایک گھنٹا چوبیس منٹ پر چھوڑے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا اس کے آٹھ دس منٹ بعد اذان کہی جائے تاکہ سحری اور اذان دونوں طرف احتیاط رہے، بعض ناواقف آفتاب نکلنے سے دوپونے دو گھنٹے پہلے اذان کہہ دیتے ہیں پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں، نہ یہ اذان ہوتا نماز، بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقت فجر سمجھ رکھا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں ماہ جون و جولائی میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے، ان دنوں تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہو جاتا ہے، مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی

ہوتی ہے، اس وقت فجر کا وقت لو اس حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ ابتدائے وقت فجر کی شناخت دشوار ہے، خصوصاً جب کہ گرد و غبار ہو یا چاندنی رات ہو لہذا ہمیشہ طلوع آفتاب کا خیال رکھئے کہ آج جس وقت طلوع ہوا دوسرے دن اسی حساب سے وقت حد کر دے گا (3) (دہر کے محلے) کے اندر راندراؤ دن و نماز فجر ادا کی جائے۔ (از: خدایت رضویہ)

وقت ظہر و جمعہ آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے، کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔ (1) مختصر القموری، کتاب الصلاة، ص ۱۵۳ (متون)

فائدہ ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے، کہ اس دن آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم اور ہر دن کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے، دن جتنا گھٹتا ہے، سایہ بڑھتا جاتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے، سایہ کم ہوتا جاتا ہے، یعنی جازوں (2) (سردیوں) میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم اور ان شہروں میں کہ خط استوا کے قریب میں واقع ہیں، کم ہوتا ہے، بلکہ بعض جگہ جہاں موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں جب آفتاب بالکل سمت راس (3) (اٹھارے اوپر) پر ہوتا ہے، چنانچہ موسم سرما و دسمبر میں ہمارے ملک کے عرض البلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب پر واقع ہے، ساڑھے آٹھ قدم سے زائد یعنی سوائے کے قریب سایہ اصلی ہو جاتا ہے اور مکہ معظمہ میں جو ۲۱ درجہ پر واقع ہے، ان دنوں میں سات قدم سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے، اس سے زائد پھر نہیں ہوتا اسی طرح موسم گرما میں مکہ معظمہ میں ۱۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دو پیر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا، اس کے بعد پھر وہ سایہ الٹا ظاہر ہوتا ہے، یعنی سایہ جو شمال کو پڑتا تھا، اب مکہ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے اور ۲۲ جون تک پاؤں تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے، یہاں تک کہ چند روز جولائی سے اٹھارہ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے، اس کے بعد پھر شمال کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں نہ کبھی جنوب میں پڑتا ہے، نہ کبھی معدوم ہوتا بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے۔ (از: خدایت رضویہ)

فائدہ آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصداً جھکی نہ ہو آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا، اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا، جب کم ہونا موقوف ہو جائے، تو اس وقت خط نصف النہار پر پہنچی اور اس وقت کا سایہ سایہ اصلی ہے، اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا اور یہ دلیل ہے، کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے اس لیے کہ سایہ کا کم و بیش ہونا خصوصاً موسم گرما میں جہاں تمیز نہیں ہوتا، اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کھینچ دیں اور ان ٹکڑوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوک دار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں کہ شرق یا غرب کو اصلاً نہ جھکی ہو، اور وہ خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں ہو۔ جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو تو ایک دو پیر ہو گیا، جب بال برابر پورب کو جھکے دو پیر ڈھل گیا، ظہر کا وقت گیا۔

وقت عصر بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوائے اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے، آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ (1) مختصر القموری، کتاب الصلاة، ص ۱۵۴ (متون)

فائدہ ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶۰ منٹ ہے، اس کی تفصیل یہ ہے،

۲۳ اکتوبر تحویل عقیقہ (2) (یک ذی الحجہ ۱۴۲۳ء ہے۔ ہادف جومات یا مساجد کی حویلیں ہیں۔ نوٹ یہ ہیں۔ (1) محل (۲) نور (۳) روز

(۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت۔ (۱۳) معالہ النہرین، ج ۳، ص ۳۱۸
 (مستصفا) سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۳۶ منٹ پھر یکم نومبر سے ۱۸ فروری یعنی پونے چار مہینے تک تقریباً ایک گھنٹا ۳۵ منٹ
 سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے، ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا، پھر ۱۹ فروری تحویل حوت سے
 ششم ماہ تک ایک گھنٹا ۳۶ منٹ، پھر مارچ کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹا ۳۷ منٹ، ہفتہ دوم میں ایک گھنٹا ۳۸ منٹ، ہفتہ
 سوم میں ایک گھنٹا ۴۰ منٹ، پھر ۲۱ مارچ تحویل حمل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۱ منٹ، پھر اپریل کے ہفتہ اول میں ایک
 گھنٹا ۴۳ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۵ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۸ منٹ، پھر ۲۰ و ۲۱ اپریل تحویل ثور
 سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۵۰ منٹ، پھر مئی کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹا ۵۳ منٹ، ہفتہ دوم میں ایک گھنٹا ۵۵ منٹ، ہفتہ
 سوم میں ایک گھنٹا ۵۸ منٹ، پھر ۲۲ و ۲۳ مئی تحویل جوزا سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ، پھر جون کے پہلے ہفتہ میں دو
 گھنٹے ۳ منٹ، ہفتہ دوم میں دو گھنٹے ۴ منٹ، ہفتہ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ، پھر ۲۲ جون تحویل سرطان سے آخر ماہ تک دو
 گھنٹے ۶ منٹ، پھر ہفتہ اول جولائی میں دو گھنٹے ۵ منٹ، دوسرے ہفتہ میں دو گھنٹے ۴ منٹ، تیسرے ہفتہ میں دو گھنٹے دو
 منٹ، پھر ۲۳ جولائی تحویل اسد کو دو گھنٹے ایک منٹ اس کے بعد سے آخر ماہ تک دو گھنٹے، پھر اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک
 گھنٹا ۵۸ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۵ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۱ منٹ، پھر ۲۳ و ۲۴ اگست تحویل سنبلہ کو
 ایک گھنٹا ۵۰ منٹ، پھر اس کے بعد سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۸ منٹ، پھر ہفتہ اول ستمبر میں ایک گھنٹا ۴۶ منٹ
 دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۴ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۲ منٹ، پھر ۲۳ و ۲۴ ستمبر تحویل میزان میں ایک گھنٹا ۴۱
 منٹ، پھر اس کے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۰ منٹ، پھر ہفتہ اول اکتوبر میں ایک گھنٹا ۳۹ منٹ، ہفتہ دوم میں ایک گھنٹا
 ۳۸ منٹ، ہفتہ سوم میں ۲۳ اکتوبر تک ایک گھنٹا ۳۷ منٹ، غروب آفتاب سے بیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ (۱)

(افادہ رضویہ)

وقت مغرب غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔ (3) (مختصر فقہی، کتاب الصلاة، ص ۱۰۵) (نون)

مسئلہ ۳ شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے، جو جانب مغرب میں سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح
 صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ (1) (المندھج، کتاب الصلاة، باب الموطئ، ج ۱، ص ۱) (ہدایہ، شرح وقایہ، عالمگیری،
 افادہ رضویہ) اور یہ وقت ان شیروں میں کم سے کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہوتا

ہے۔ (2) (الفتاویٰ الرضویہ، (المندھج)، کتاب الصلاة، باب الاوقات، ج ۱، ص ۱۰۳) (فتاویٰ رضویہ) فقیر نے بھی بکثرت اس کا

تجربہ کیا۔

عائدہ ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

وقت عشا و وتر غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے، اس جنوباً شمالاً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی

شرقا غرباً باقی رہتی ہے، اس کا کچھ اعتبار نہیں، وہ جانب شرق میں صبح کا ذب کی شکل ہے۔ (3) (الفتاویٰ الرضویہ)

مسئلہ ۴ اگرچہ عشا دو ترکا وقت ایک ہے، مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے، کہ عشا سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، البتہ بھول کر اگر وتر پچھلے پڑھ لے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵ و "المختار"، کتاب الصلاۃ،

ج ۷، ص ۷۳۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵ جن شہروں میں عشا کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے (جیسے بلغار و لندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشا کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سینکڑوں اور منٹوں کے لیے ہوتا ہے) تو وہاں والوں کو چاہیے کہ "ان دنوں کی عشا وتر کی قضا پڑھیں۔" (5) "المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب فی ما یقتضی العشاء کأحد یعار، ج ۲، ص ۲۴ (درمختار، عالمگیری)

اوقات مستحبہ فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار میں (جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے، کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام بھیجے کہ بعد اتنا وقت باقی رہے، کہ اگر نماز میں فساد نہ ہو تو طہارت کر کے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دو بارہ پڑھ سکے و راتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔ (6) "المختار" و "المختار"، کتاب الصلاۃ، مطلب فی طہارۃ النفس من مریض، ج ۲، ص ۳ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۱ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶ حاجیوں کے لیے مزد میں نہایت اول وقت فجر پڑھنا مستحب ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ،

باب الأول فی المواظبۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲۰ (عالمگیری)

مسئلہ ۷ عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غلٹس (یعنی اول وقت) میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے، کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔ (2) "المختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۱، ص ۳ (درمختار)

مسئلہ ۸ چاروں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، مگر کی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے، خود تہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت کا ترک جائز نہیں، موسم ربیع چاروں کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی المواظبۃ،

فصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲ و "المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۰ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹ جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے، جو ظہر کے لیے ہے۔ (4) "المختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۱، ص ۵۹ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے، مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آجائے، کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بغیر رنگہ قائم ہونے لگے، وھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ،

الأول في المواقف، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲ (نہیں کی، درمختار، غیریہ)

مسئلہ ۱۱ بہتر یہ ہے کہ ظہر محل ازل میں پڑھیں اور عصر محل ثانی کے بعد۔ (6) غنیۃ المصنفی شرح منہ المعصن۔
الغریط للعاص، ص ۲۲۷ (غیریہ)

مسئلہ ۱۲ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے، جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں، تو اسی قدر وقت کراہت ہے یوں بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (7) الغدای الہدیۃ، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج ۵، ص ۱۳۸ معصن (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۳ تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں، پچھلے حصہ میں ادا کریں۔ (8) البحر الرائق (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۴ عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی، مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آگیا تو اس میں کراہت نہیں۔ (9) الغدای الہدیۃ، کتاب الصلاة، باب الأول، في المواقف، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲ (بحر الرائق، غیریہ)

مسئلہ ۱۵ روزِ ابر (1) (میں دن باپ چمکے ہوئے ہیں اس۔) کے سوا مغرب میں ہمیشہ قلیل (2) (جلدی پڑھنا) مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے اٹھ گئے، تو مکروہ تحریمی۔ (3) الغدای الہدیۃ، کتاب الصلاة، باب الأول، في المواقف، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲ و "الدر المختار" کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۲ (درمختار، غیریہ، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۶ عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدمی رات تک تاخیر صباح یعنی جب کہ دومی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے، وراتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے، کہ باصطقل قلیل جماعت ہے۔ (4) الدر المختار، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۲ و "البحر الرائق" کتاب الصلاة، ج ۱، ص ۵۲ (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۷ نماز عشا سے پہلے سونا اور بعد نماز عشا دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سنا مکروہ ہے، ضروری باتیں اور صلوات قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یوں ہیں طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (5) الدر المختار، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۵ و "الدر المختار" کتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج ۲، ص ۳۳ (درمختار، دکنکار)

مسئلہ ۱۸ جو شخص جاگنے پر اٹھا اور کھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے، ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے، پھر اگر بچھے کو کچھ کلی تو تجھ پڑھے وتر کا اعادہ جائز نہیں۔ (6) الدر المختار و "الدر المختار" کتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج ۲، ص ۳۴ (درمختار، دکنکار)

مسئلہ ۱۹ ابر کے دن عصر و عشا میں قلیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر۔ (7) الہدیۃ، کتاب الصلاة، باب الأول في المواقف، فصل ويستحب الإسراع بالقصر، ج ۱، ص ۴۱ (مستن)

مسئلہ ۲۰ سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے، خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی

ہی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جا تارہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے کرے اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہوگئی کہ بصورت قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرنے کا گناؤ کبیرہ سر پر ہو۔ اور پہلی صورت میں تو دوسری نماز ہوگی عی نہیں اور فرض ذمہ پر باقی ہے۔ ہاں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورت جمع کرے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اول وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (8) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الأول، فی الموقوف، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۲ (عائسیہ)

مع زیادۃ التفصیل

مسئلہ ۲۱ عرفہ و اذہق اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، کہ عرفہ میں ظہر و عصر وقت ظہر میں پڑھی جائیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء وقت عشاء میں۔ (1) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الأول، فی الموقوف، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۲ (عائسیہ)

اوقات مکروہہ طلوع و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ارادہ قضا، یوں سجدہ تلاوت و سجدہ سجود بھی ناجائز ہے، البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چھپنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ظہر نے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلنے تک ہے جس کو نحوہ کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے قسم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استواء و محافظت ہر نماز ہے۔ (2) المجمع الباسل الفصل الثالث، و "المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۷ و "الفتاویٰ الرضویۃ" و "المعینہ"، کتاب الصلاۃ، باب الأولات، ج ۵، ص ۱۶۲ (عائسیہ، راجع، بحر، فی، رضویہ)

مسئلہ ۲۲ عوام اگر صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے وقت پڑھیں تو منع نہ کیا جائے۔ (3) "المختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۸ (محمد نماز کبیرہ چاہے کہ لڑے ہوئی آفتاب نہ ہونے کے بعد پڑھیں۔ ۱۲۲ (درمختار))

مسئلہ ۲۳ جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں کراہت، اس صورت میں ہے کہ بیشتر سے طیارہ موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آگیا۔ (4) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب، بشرط العدم بدعویٰ الخلفاء، ج ۲، ص ۴۳ (عائسیہ، راجع، بحر)

مسئلہ ۲۴ ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقت کراہت جا تا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (5) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الأول، فی الموقوف، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲ (عائسیہ)

مسئلہ ۲۵ ان اوقات میں قضا نماز ناجائز ہے اور اگر قضا شروع کر لی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ساقط ہو جائے گا اور گناہ گار ہوگا۔ (1) المجمع الباسل و

مسئلہ ۲۶ کسی نے خاص ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر مانی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی منت مانی، دونوں صورتوں میں ان اوقات میں اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں، بلکہ وقت کامل میں اپنی منت پوری کرے۔ (۲) المرجع السابق۔ (درمختار، عائسی)

مسئلہ ۲۷ ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی تو وہ نماز واجب ہوگئی، مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں، لہذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے اور اگر پوری کر لی تو گنہگار ہوا اور اب قضا واجب نہیں۔ (۳) المرجع السابق۔ کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۳ (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۲۸ جو نماز وقت مباح یا مکروہ میں شروع کر کے فاسد کر دی تھی، اس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا جائز ہے۔ (۴) المرجع السابق ص ۴۵ (درمختار)

مسئلہ ۲۹ ان اوقات میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (۵) المرجع السابق: کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۵ (درمختار)

مسئلہ ۳۰ بارہ (۱۲) وقتوں میں نفل پڑھنا منع ہے اور ان کے بعض یعنی ۶ و ۱۲ میں فرائض و واجبات و نماز جنازہ و سجدہ تلاوت کی بھی ممانعت ہے۔

(۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا در رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔ (۶) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی الموقوفات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲

مسئلہ ۳۱ اگر کوئی شخص طلوع فجر سے دو شتر (۷) (پہلے) نماز نفل پڑھ رہا تھا، ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ فجر طلوع کر آئی تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کر لے اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتیں، اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی اور ایک رکعت کے بعد طلوع فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کر لیں تو پچھلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (۸) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی الموقوفات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲ (عائسی)

مسئلہ ۳۲ نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگر چہ وقت وسیع باقی ہو اگر چہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو، جائز نہیں۔ (۹) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی الموقوفات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲ (عائسی، رد المحتار)

مسئلہ ۳۳ فرض سے دو شتر سنت فجر شروع کر کے فاسد کر دی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے، یہ بھی جائز نہیں۔ (۱) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی الموقوفات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲ (عائسی)

(۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لیے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جتنا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگر چہ قعدہ میں شرکت ہوگی، تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دو رکعت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جتنا ہے کہ سنت میں مشغول ہوگا تو

جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ ہے اور پانی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معصوم ہونستیں پڑھنا جائز نہیں۔ (2) المرجع السابق و "الدر المختار" کتاب الصلاۃ ج ۲ ص ۱۸ (عائسی، درمختار)

(۳) نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے، نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی اس کی قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو نا کافی ہے، قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔ (3) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ الباب الأول فی المواقف، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۵۳ (عائسی، درمختار)

(۴) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک۔ (4) المرجع السابق و "الدر المختار" کتاب الصلاۃ ج ۲ ص ۱۶ (عائسی، درمختار)

(۵) مگر امام ابن الہمام نے دو رکعت خفیف کا استثناء فرمایا۔ (5) "فتح القدیر" کتاب الصلاۃ باب الوافل ج ۱ ص ۲۸۹

(۶) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبہ جمعہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے، یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی۔ (6) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ ج ۲ ص ۱۶ (درمختار)

(۷) عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہوا یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبہ عیدین یا کسوف و استقوا و نکاح کا ہو ہر نماز حقیقی کہ قضا بھی ناجائز ہے، مگر صاحب ترتیب کے لیے خطبہ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (7) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ ج ۲ ص ۱۸ (درمختار)

مسئلہ ۳۶ جمعہ کی سنتیں شروع کی قمیں کسا امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کر لے۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی المواقف، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۵۳ (عائسی، درمختار)

(۹) نماز عیدین سے دو رکعت نفل مکروہ ہے، خواہ گھر میں پڑھے یا عید گاہ مسجد میں۔ (1) المرجع السابق و "الدر المختار" کتاب الصلاۃ ج ۲ ص ۵۰ (عائسی، درمختار)

(۸) نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے، جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (2) المرجع السابق، (عائسی، درمختار)

(۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔ (3) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ ج ۲ ص ۵۰

(۱۰) مزدفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کیے جاتے ہیں، فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے، بعد میں مکروہ نہیں۔ (4) المرجع السابق و "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی المواقف، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۵۳ (عائسی، درمختار)

(۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔ (5) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ ج ۲ ص ۵۰

(۱۲) جس بات سے دل بے اور دفع کر سکا ہوا ہے دفع کیے ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانے یا پیشاب یا ریاح کا قلعہ ہو مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی المواقف، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۵۳ (عائسی، غیریہ) یوہیں کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بے

”ہرگز وحک جس نے آواز سنی اس کے لیے گواہی دے گا۔“ (6) ”المسلم“ ملاحم احمد بن حنبل، مستد اینی ہریرہ، الحدیث.

۹۵۱۶ ج ۳ ص ۴۲ دوسری روایت میں ہے، ”ہرڈ حیلہ اور پھر اس کے لیے گواہی دے گا۔“ (7) ”کبر العمان“، کتاب

الصلاة، الحدیث. ۲۰۸۷۸، ج ۷، ص ۲۷۷، الحدیث: ۲۰۹۱۳، ص ۲۸۰.

حدیث ۳ بخاری ومسلم و مالک و ابو داؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب آذان کہی جاتی ہے، شیطان گوزارتا ہوا بھاگتا ہے، یہاں تک کہ آذان کی آواز اسے نہ پہنچے، جب آذان پوری ہو جاتی ہے، چلا آتا ہے، پھر جب اقامت کہی جاتی ہے، بھاگ جاتا ہے، جب پوری ہوتی ہے، آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے، کہتا ہے فلاں بات یا ذکر فلاں بات یاد کرو جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ نہیں معصوم ہوتا کہ کتھی پڑھی۔“

(1) ”اصحیح البہاری“ کتاب الأدب، باب فضل التادیب، الحدیث ۸ ص ۶۹.

حدیث ۴ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”شیطان جب آذان سنتا ہے، اتنی دور بھاگتا ہے، جیسے روح اور روحا دینے سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔“ (2) ”صحیح

مسلم“ کتاب الصلاة، باب فضل الأذان (بخ، الحدیث: ۸۵۵ ص ۲۴۹.

حدیث ۵ طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”آذان دینے والا کہ طالب ثواب ہے، اس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے بدن میں کینزے نہیں پڑیں گے۔“ (3)

(3) ”المعجم الکبیر“ بطبرانی الحدیث ۱۲۵۵۱ ج ۱۲ ص ۳۲۲.

حدیث ۶ امام بخاری اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مؤذن آذان کہتا ہے، رب عزوجل اپنا وسیع قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور یوحیٰ رہتا ہے، یہاں تک کہ آذان سے فارغ ہو، اور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہوتا ہے، رب عزوجل فرماتا ہے ”میرے بندہ نے سچ کہا اور تو نے حق گواہی دی، لہذا تجھے بشارت ہو۔“ (4)

”المعجم الصغیر“ نسوی، حرف المیزان الحدیث: ۳۶۶، ص ۲۸.

حدیث ۷ طبرانی صغیر میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جس ہستی میں آذان کہی جائے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔“ (5)

”المعجم الصغیر“ بطبرانی باب الصاد ج ۱ ص ۱۷۹.

حدیث ۸ طبرانی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جس قوم میں صبح کو آذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جن میں شام کو آذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔“ (6)

”المعجم الکبیر“ الحدیث: ۲۹۸، ج ۲۰ ص ۲۱۵.

حدیث ۹ ابویعلیٰ مُسَد میں ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”میں جنت میں گیا، اس میں موتی کے گنبد دیکھے، اس کی خاک مشک کی ہے، فرمایا ”اے جبریل ایہ کس کے لیے ہے؟ عرض کی، حضور

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی امت کے مؤذنوں اور اماموں کے لیے۔“ (1) ”تذائع الصغیر“ حروف المال، الحدیث: ۱۶۷۹، ص ۲۵۵

حدیث ۱۰ امام احمد ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”اگر تم لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنے ثواب ہے تو اس پر باہم کھوار پڑتی۔“ (2) ”المسند“ للإمام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث: ۱۱۲۸۱، ج ۴، ص ۵۹

حدیث ۱۱ ترمذی وابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جس نے سات برس ثواب کے لیے اذان کہی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نار سے براءت لکھ دے گا۔“ (3) ”مسند ابی ماجہ“، ابیواب

الأذان، إلخ، باب فضل الأذان، إلخ الحدیث: ۷۲۷ ص ۲۵۲

حدیث ۱۲ ابن ماجہ و احکم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جس نے بارہ برس اذان کہی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور ہر روز اس کی اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔“ (4) ”مسند ابی ماجہ“، ابیواب الأذان، إلخ الحدیث: ۷۲۸ ص ۲۵۷

حدیث ۱۳ بیہقی کی روایت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جس نے سال بھر اذان پر محافظت کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔“ (5) ”تذائع الصغیر“ باب فی الصلاة، فضل الأذان، إلخ، الحدیث: ۱۳۰۵۸، ج ۴، ص ۱۱۹

حدیث ۱۴ بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں معاف ہو جائیں گے اور جو اس نے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں اقامت کرے ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے اس کے جو گناہ جو مشتر ہوئے معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (6) ”مسند الکبیر“، بیہقی کتاب الصلاة، باب فضیلت فی الأذان، الحدیث: ۲۰۳۹، ج ۱، ص ۶۳۶

حدیث ۱۵ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو سال بھر اذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے، قیامت کے دن بلایا جائے گا اور جنت میں دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جس کے لیے تو چاہے شفاعت کر۔“ (7) ”تذائع الصغیر“ حروف العیم، الحدیث: ۸۳۷۹، ص ۵۱۱

حدیث ۱۶ خطیب وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، ان کے آگے ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے سب کے سب بلند آواز سے اذان کہتے ہوئے آئیں گے، لوگ ان کی طرف نظر کریں گے، پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا، یہ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں، لوگ خوف میں ہیں اور ان کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں، ان کو غم نہیں۔“

(1) ”تذائع الصغیر“، باب العیم، ذکر من نسأله منی، رقم: ۱۶۹۵، ج ۱۳، ص ۴۹

حدیث ۱۷ ابوالشیخ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جب

آذان کہی جاتی ہے، آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے، جب اقامت کا وقت ہوتا ہے، دُعا رد نہیں کی جاتی۔“ (2) ”کسر العمام“ کتاب الأذان کتاب الصلاة الحديث ۹۱ ج ۲، ص ۲۷۹ ابو داود و ترمذی کی روایت انھیں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”آذان و اقامت کے درمیان دُعا رد نہیں کی جاتی۔“ (3) ”مس ابن داود“ کتاب الصلاة، باب مدحہ فی الدعاء بین الأذان و الإقامة، الحديث ۵۲۶، ص ۱۲۶۲

حدیث ۱۸ داری و ابو داود نے اہل بن سہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، دو دُعا میں رد نہیں ہوگی، یا بہت کم رد ہوتی ہیں، آذان کے وقت اور جہاد کی ہدایت کے وقت۔“ (4) ”مس ابن داود“ کتاب الجہاد، باب المدح عند اللقاء، الحديث ۲۵۴۰، ص ۱۴۱۱

حدیث ۱۹ ابوالشیخ نے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”اے ابن عباس! آذان کو نماز سے قطع ہے، تو تم میں کوئی شخص آذان نہ کہے مگر حالت طہارت میں۔“ (5) ”کسر العمام“ کتاب الصلاة، الحديث ۹۷۲ ج ۲، ص ۲۸۴

حدیث ۲۰ ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”لا یؤذن إلا فنو طنی“ (6) ”جامع الترمذی“ أبواب الصلاة، باب مدحہ فی کثرة الأذان بعد و صرہ، الحديث ۲۰، ص ۱۶۵۶، ”کوئی شخص آذان نہ دے مگر با وضو۔“

حدیث ۲۱ بخاری و ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و احمد و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو آذان سن کر یہ دُعا پڑھے۔“ **الْمُهْذُوثُ هَذِهِ الدُّعَاءُ الثَّمَةُ وَ بِصَلَاةِ الْقَانِعَةِ اِنَّ مَسْئِدًا مِّنْ اَلْوَسْنَةِ وَ اَلْفَصْنَةِ وَ بَعَثَ مَقَامًا مَّحْمُودًا لَّدِي وَعِدْنِي ط**“ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔“ (7) ”صحیح البخاری“ کتاب النضر، باب فوہ، الحديث ۴۷۱۹، ص ۳۹۴

حدیث ۲۲ امام احمد و مسلم و ابو داود و ترمذی و نسائی کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ”مؤذن کا جواب دے پھر مجھ پر رد و پڑھے پھر وسیلہ کا سوال کرے۔“ (1) ”صحیح مسلم“ کتاب الصلاة، باب استحباب الفون، الحديث ۱۷۱۰، ص ۷۳۸، ص ۸۴۹، ص ۷۳۸، ص ۷۳۸، ص ۷۳۸

حدیث ۲۳ طبرانی کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ”و اَحْعَلْ فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ بھی ہے۔ (2) ”المعجم الكبير“ للطبرانی، الحديث ۱۲۵۵۴، ج ۱۲، ص ۶۶-۶۷

حدیث ۲۴ طبرانی کبیر میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جب تُو آذان سنے تو اللہ کے داعی کا جواب دے۔“ (3) ”معجم الكبير“ نظیری الحديث ۱، ج ۱۹، ص ۱۳۸

حدیث ۲۵ ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جب مؤذن کو آذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔“ (4) ”مس ابن ماجہ“ ابواب الأذان، الحديث ۸، ص ۷

حدیث ۴۶ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”مومن کو بدبختی و نامرادی کے لیے کافی ہے کہ مؤذن کو بغیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔“ (5) ”معجم الکبیر“ للطبرانی المحدث ۳۹۶، ج ۲، ص ۱۸۳

حدیث ۴۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”عقلم ہے، پورا علم اور کفر ہے اور نفاق ہے، یہ کہ اللہ کے منادی کو آذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو۔“ (6) ”معجم الکبیر“ للطبرانی المحدث ۳۹۶، ج ۲، ص ۱۸۳ یہ دونوں حدیثیں طبرانی نے معاذ بن اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہیں آذان کے جواب کا نہایت عظیم ثواب ہے۔

حدیث ۴۸ ابوالشیخ کی روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ”اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (7) ”کنز العمال“ کتاب الصلاۃ، المحدث ۴، ۲۱۰، ج ۷، ص ۲۸۷

حدیث ۴۹ ابن مسعود نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے مکروہ زنان! جب تم بدال کو آذان واقامت کہتے سنو، تو جس طرح وہ کہتا ہے، تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گنا بخیر کرے گا، عورتوں نے عرض کی یہ عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا مردوں کے لیے دُونا۔“ (8) ”کنز العمال“ کتاب الصلاۃ، المحدث ۵، ۲۱۰، ج ۷، ص ۲۸۷

حدیث ۵۰ طبرانی کی روایت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ ”عورتوں کے لیے ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ درجے بلند کیے جائیں گے۔“ فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یہ عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا ”مردوں کے لیے دُونا۔“ (1) ”معجم الکبیر“ للطبرانی المحدث ۲۸، ج ۲، ص ۱۶۰

حدیث ۵۱ حاکم و ابویہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر دسویں حسنه زیادہ ہے، مکروہ جو اس کی مثل کہے اور اگر اقامت کہے تو ایک سو چالیس نیکی ہے، مکروہ جو اس کی مثل کہے۔“ (2) ”کنز العمال“ کتاب الصلاۃ، المحدث ۱۸، ۲۱۰، ج ۷، ص ۲۸۷

حدیث ۵۲ صحیح مسلم میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب مؤذن آذان دے، تو جو شخص اس کی مثل کہے اور جب وہ ”حَسْبُ عَنَّا لِنُصَلِّا حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ“ کہے، تو یہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے جنت میں داخل ہوگا۔“ (3) ”صحیح مسلم“ کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل لَوْن

المؤذن لمن سمعه المحدث ۱۰، ۸۵۰، ص ۲۳۹

حدیث ۵۳ ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی، زیاد بن حارث صدیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ”نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آذان کہنے کا مجھے حکم دیا، میں نے آذان کہی، بدل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہنی چاہی، فرمایا ”صدائی نے آذان کہی اور جو آذان دے وہی اقامت کہے۔“ (4) ”جامع الترمذی“ کتاب الصلاۃ، باب

مسائل فقہیہ اذان عرف شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے، جس کے لیے الفاظ مقرر ہیں، الفاظ اذان یہ ہیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 اشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 اشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ
 حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ
 حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ
 حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (1)

"الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۵۵

مسئلہ ۱ فرض پنج گانہ کہ انہیں میں جمعہ بھی ہے، جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پراوا کیے جائیں تو ان کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا علم شل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے، یہاں تک کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں، تو میں ان سے قتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل

الأول، ج ۱ ص ۵۳ و "المرآۃ المحضی" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۲ ص ۶۰ و "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۱ ص ۵۶ و ۵۷ (خاصیہ و ہندیہ و درمقی و رد مختار)

مسئلہ ۲ مسجد میں بل اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱ ص ۵۶ (خاصیہ)

مسئلہ ۳ قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے، اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو گھر بہت نہیں، کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لیے کافی ہے۔ اور کہہ لینا مستحب ہے۔ (4) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب

الأذان، ج ۲ ص ۶۲ (رد مختار)

مسئلہ ۴ گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اذان و اقامت ہوتی ہے، تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی علم

ہے، جو شہر میں ہے اور مسجد نہ ہو تو اذان و اقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے۔ (5) "المقارر الہندیۃ" کتاب الصلاۃ، الباب

الثانی فی الأذان، لفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴ (۱۰ شیعہ)

مسئلہ ۵ اگر بیرون شہر و قریہ یا گنجی و غیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کفایت

کرتی ہے، پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں، قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز

وہاں تک پہنچتی ہو۔ (6) "المقارر الہندیۃ" کتاب الصلاۃ، باب الثانی فی الأذان، لفصل الأول، ج ۱، ص ۵۱ (۱۰ شیعہ)

مسئلہ ۶ لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی اور وقت باقی ہے، تو اسی مسجد میں جماعت سے پڑھیں اور اذان کا اعادہ نہیں اور فصل طویل نہ ہو، تو اقامت کی بھی حاجت نہیں، ورنہ وہ وقفہ ہو، تو اقامت کہے اور وقت جا تا رہا، تو غیر مسجد میں اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ،

الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵ و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی أذان الصلوة، ج ۲، ص ۷۲ (رد المحتار، عالمگیری مع افادات رضویہ)

مسئلہ ۷ جماعت بھر کی نماز وقف ہوگئی، تو اذان و اقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لیے اذان و اقامت کہہ سکتا ہے، جب کہ جنگل میں تنہا ہو، ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے، لہذا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور پڑھے تو اذان نہ کہے اور ترکی قضا میں دعائے قنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے، ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہوگئی، جس میں وہاں کے تمام مسلمان جٹا ہو گئے، تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اذان کہیں۔ (۲) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان،

المصنوع الأول، ج ۱، ص ۵۵ و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی أذان الصلوة، ج ۲، ص ۷۲ (عالمگیری، در مختار، رد المحتار مع تتبع اذقان، رضویہ)

مسئلہ ۸ اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں، تو پہلی کے لیے اذان و اقامت دونوں کہیں اور باقیوں میں اختیار ہے، خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں اور دونوں کہنا بہتر۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں، تو ہر مجلس میں پہلی کے لیے اذان کہیں۔ (۳) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب

الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵ (عالمگیری)

مسئلہ ۹ وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے، قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اثنائے اذان میں وقت آگیا، تو عادیہ کی جائے۔ (۴) "الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۱، ص ۱۰ (متن، در مختار)

مسئلہ ۱۰ اذان کا وقت مستحب وہی ہے، جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جازوں کی ظہر میں اول وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشاء میں نصف وقت مستحب گزرنے کے بعد، مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آجائے اور اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی، تو بھی سنت اذان ادا ہوگئی۔ (۵) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی أذان الصلوة، ج ۲، ص ۶۲ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱ فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، رواتب، تراویح، استسقاء، چاشت، کسوف، خسوف، ہوا فیل میں اذان نہیں۔ (۶) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ بچے اور مغموں کے کان میں اور مرگی والے اور غصب ناک اور بد مزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی ہڈت اور آتش زدگی (۱) (جس کتے) کے وقت اور بعد دفن میت (۲) (اور سن جرشانی اللہ سب جس قدر میں ان کا توں اور وہ بھی، بی رائے اور وہ بھی خلاف دلیل جنت جس۔ ۱۲) اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی

بتانے والا نہ ہوا اس وقت اذان مستحب ہے۔ (3) رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی المصباح النبی وندبہ (فتح، ج ۲، ص ۳۷۰)۔

مسئلہ ۱۰۔ (در مختار) وہا کے زمانے میں بھی مستحب ہے۔ (4) الفتاویٰ رضویہ (الحدیث) باب الأذان و الإقامة، ج ۵، ص ۳۷۰۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۳۔ عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے، کہیں گی گناہ گار ہوں گی اور اعدہ کی جائے۔ (5) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵ و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۱۰۔ (عائسی، رد المحتار)

مسئلہ ۱۴۔ عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا، اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے، اگرچہ جماعت سے پڑھیں۔ (6) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۲ (در مختار) کہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (7) شرح الوافی، کتاب الصلاة، فصل فی الجماعت، ج ۱، ص ۱۷۶، (متون)

مسئلہ ۱۵۔ غشی و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشو و آلے اور پاگل اور نابالغ بچے اور حسب کی اذان مکروہ ہے، ان سب کی اذان کا اعدہ کیا جائے۔ (8) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۵ (در مختار)

مسئلہ ۱۶۔ سمجھ وال بچے اور غلام اور اندھے اور ولد الزنا اور بے وضو کی اذان گنج ہے۔ (9) المرحمعی المسائل، ص ۷۳ (در مختار) مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (10) ترمذی علاج، کتاب الصلاة، باب الأذان، ص ۶۱، (مرآۃ العاجز)

مسئلہ ۱۷۔ جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لیے اذان ناجائز ہے۔ اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں، جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔ (11) الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی کتاب العزوف، ج ۲، ص ۷۳ (در مختار، رد مختار)

مسئلہ ۱۸۔ اذان کہنے کا ٹل وہ ہے، جو اوقات نماز پچھتا ہو اور وقت نہ پہنچتا ہو، تو اس ثواب کا مستحق نہیں، جو مؤذن کے لیے ہے۔ (1) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۳ و "غنیۃ المتصنی"، سنن الصلاة، ص ۳۷۷ (عائسی، بغیہ)

مسئلہ ۱۹۔ مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد، عاقل، صالح، پرہیزگار، عالم بالسنن و فہم، ہوگوں کے احوال کا نگران اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں، ان کو زجر کرنے والا ہو، اذان پر مداومت (2) (بھگلی) کرتا ہو اور ثواب کے لیے اذان کہتا ہو یعنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو، اگر مؤذن نابینا ہو، اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتا دے، تو اس کا اور آنکھ والے کا اذان کہنا یکساں ہے۔ (3) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۳ (عائسی، بغیہ)

مسئلہ ۲۰۔ اگر مؤذن ہی امام بھی ہو، تو بہتر ہے۔ (4) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۸ (در مختار)

مسئلہ ۲۱۔ ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ (5) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۸ (در مختار)

مسئلہ ۲۲ اذان و امامت کی ولایت ہائی مسجد کو ہے، وہ نہ ہو تو اس کی اولاد، اس کے کنبہ والوں کو اور اگر اہل محلہ نے کسی سے کو مؤذن یا امام کیا، جو بانی کے مؤذن و امام سے بہتر ہے، تو وہی بہتر ہے۔ (۶) "الفرامعین" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۸۸ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۳ اگر اٹھائے اذان (۷) (اذان کے دوران) میں مؤذن مر گیا یا اسکی زبان بند ہو گئی یا رک گیا اور کوئی پتہ نہ ملے تو اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلا گیا یا بے ہوش ہو گیا، تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کی بجائے وہی کہے، خواہ دوسرا۔ (۸) "الفرامعین"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۵ و "حیة المسلمین"، سنن الصلاة، ص ۲۷۰ (در مختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۴ اذان کے بعد معاذ اللہ مُرتد ہو گیا، تو اذہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے اور اگر اذان کہتے میں مُرتد ہو گیا، تو بہتر ہے کہ دوسرا مُض سرے سے کہے اور اگر اسی کو پورا کر لے تو بھی جائز ہے۔ (۹) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۱ (۱۰) یعنی یہ دوسرا مُض ہائی کو پورا کر لے، نہ یہ کہ وہ بعد اذہ اس کی تکمیل کرے، کہ کافر کی اذان صحیح نہیں اور اذان متحری نہیں، تو فساد بعض، فساد کل ہے، جیسے لڑکی پچھلی رکعت میں فساد ہو، تو سب فاسد ہے۔ (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۲۵ بیٹہ کہ اذان کہنا مکروہ ہے، اگر کہی اعادہ کرے، مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہہ لے، تو مکروہ نہیں اور اقامت مسافر بھی اتر کر کہے، اگر نشتر اور سواری ہی پر کہہ لی، تو ہو جائے گی۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۱ (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۲۶ اذان قبلہ رو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے، اُس کا اعادہ کیا جائے، مگر مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اُس کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو، تو حرج نہیں۔ (۲) "المرجع السابق"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی اذان من بی من المنازل بالأذان، ج ۲، ص ۶۹ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۲۷ اذان کہنے کی حالت میں بلا غرض کہہ کرنا مکروہ ہے اور اگر گلا پڑ گیا یا آواز صاف کرنے کے لیے کھارے، تو حرج نہیں۔ (۳) "حیة المسلمین"، سنن الصلاة، ص ۳۷۶ (غنیہ)

مسئلہ ۲۸ مؤذن کو حالت اذان میں چلن مکروہ ہے اور اگر کوئی چلتا جائے اور اسی حالت میں اذان کہتا جائے تو اعادہ کریں۔ (۴) "المرجع السابق"، و "الفرامعین"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی المؤذن، ج ۲، ص ۷۵ (غنیہ، رد المحتار)

مسئلہ ۲۹ اٹھائے اذان میں بات چیت کرنا منع ہے، اگر کلام کیا، تو پھر سے اذان کہے۔ (۵) "صغریٰ شرح منیہ لعینی"، سنن الصلاة، فصل فی الشراء، ص ۱۹۶ (صغیری)

مسئلہ ۳۰ کلمات اذان میں لُحْن حرام ہے، مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزے کو مد کے ساتھ آئندہ اکبر پڑھنا، یو ہیں اکبر میں بے کے بعد الف پڑھنا حرام ہے۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی الأذان، ج ۱، ص ۵۶

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۳۱ یو ہیں کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی گن ونا چاہتا ہے۔ (7) "ردالمحتار" کتاب الصلاة باب الأذان

مطلب فی الکلام علی حدیث ((الأذان جرم)) ج ۲، ص ۶۰ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۲ سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کی جائے کہ پردوں والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے۔ (8)

البحر الرالی، کتاب الصلوۃ باب الأذان ج ۱، ص ۲۴۳، ۲۴۴ (۶)

مسئلہ ۳۳ طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (9) "الفتاویٰ الہندیہ" الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱

ص ۵۵ (عائیں)

مسئلہ ۳۴ اذان حضرت (۱) (پیارا) پر کہی جائے یا خارج مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ" الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۵ (حدیث عائیں) مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ (3) حدیث

الصحنادی علی "مرآۃ الفلاح" کتاب الصلاة باب الأذان، ص ۱۶۷ (خاتمہ بیہ) فتح القدیر، ندوی، خطاوی علی اسرقی) یہ حکم ہر اذان کے لیے ہے، فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس کے مستثنیٰ نہیں۔ اذان ثانی جمعہ بھی اسی میں داخل ہے۔ امام اتقانی و امام ابن الہرم نے یہ مسئلہ خاص باب جمعہ میں لکھا، ہاں اس میں ایک بات البتہ یہ زائد ہے کہ خطیب کے میڈی ہو، یعنی سامنے باقی مسجد کے اندر منبر سے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر، جب کہ ہندوستان میں اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے، اس کی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں، حدیث و فقہ دونوں کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۳۵ اذان کے کلمات ٹمبر ٹمبر کر کہے، اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں کر ایک کلمہ ہیں، دونوں کے بعد سکتے کرے

(4) (پہ ہوا ہے) اور میان میں نہیں اور سکتے کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا، جواب دے لے اور سکتہ کا ترک مکروہ

ہے اور یہی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔ (5) "ردالمحتار" و "رد المحتار" کتاب الصلاة باب الأذان مطلب فی الکلام علی حدیث

((الأذان جرم)) ج ۲، ص ۶۱ و "الفتاویٰ الہندیہ" الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۶ (درمختار، رد المحتار، عائیں)

مسئلہ ۳۶ اگر کلمات اذان یا اقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہوگئی، تو اتنے کو صحیح کر لے۔ سرے سے اعادہ کی

حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کیے اور نماز پڑھ لی، تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ" الباب الثانی فی الأذان،

الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۶ (عائیں)

مسئلہ ۳۷ حتیٰ علیٰ الصلوۃ و اثنیٰ طرف منکر کے کہے اور حتیٰ علیٰ الفلاح بائیں جانب، اگرچہ اذان

کے لیے نہ ہو بلکہ مثلاً بچے کے کان میں یا اور کسی لیے کہی یہ پھر ناقص منکا ہے، سارے بدن سے نہ پھرے۔ (7)

"ردالمحتار" کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۶۶ و "شرح الوقایہ" کتاب الصلاة باب الأذان، ص ۱۵۲ (متون، درمختار)

مسئلہ ۳۸ اگر منارہ پر اذان کہے، تو دائیں طرف کے طاق سے سر نکال کر حتیٰ علیٰ الصلوۃ کہے اور بائیں جانب

کے طاق سے حتیٰ علیٰ الفلاح۔ (8) "شرح الوقایہ" کتاب الصلاة باب الأذان، ج ۱، ص ۵۳ (شرح و قایہ) یعنی جب

بغیر اس کے آواز پہنچنا پورے طور پر نہ ہو۔ (9) "ردالمحتار" کتاب الصلاة، مطلب فی لوز من علی المنابر، ج ۲، ص ۶۷

(رد المحتار) یہ وہیں ہوگا کہ منارہ بند ہے اور دونوں طرف طاق کھلے ہیں اور کھلے منارہ پر ایسا نہ کرے، بلکہ وہیں صرف

مؤذنہ پھیرنا ہو اور قدم ایک جگہ قائم۔

مسئلہ ۳۹ صبح کی آذان میں فلاح کے بعد الطلوعِ حیر من النور کہنا مستحب ہے۔ (۱) "مختصر الفتاویٰ"
کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ص ۵۸، (نماز سونے سے پہلے ہے۔ اذان) (جامعہ تب)

مسئلہ ۴۰ آذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ
لیے تو بھی اچھا ہے۔ (۲) "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطب فی تونس من بی الصالح الخ ج ۲ ص ۶۷
(در مختار، رد مختار) اور اس احسن ہے کہ ارشاد حدیث کے مطابق ہے اور بلند آواز میں زیادہ معین۔ کان جب بند
ہوتے ہیں آواز کی گنجائش کم ہوتی ہے اور پوری نہ ہوئی، زیادہ بلند کرتا ہے۔ (رد)

مسئلہ ۴۱ اقامت مثل آذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کے لیے بھی ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس
میں بعد فلاح کے **قد قامت الصلاۃ** دوپار کہیں، اس میں بھی آواز بلند ہوگی مگر نہ آذان کی مثل، بلکہ اتنی کہ حاضرین
تک آواز پہنچ جائے اور اس کے کلمات حمد و تکبیریں، درمیان میں سکتے نہ کریں، نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے، نہ کانوں میں
انگلیاں رکھنا اور صبح کی اقامت میں **الصدوة حیر من النور** نہیں اقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر ہونا سنت نہیں،
اگر امام نے اقامت کہی، تو **قد قامت الصلاۃ** کے وقت آگے بڑھ کر مصلیٰ پر چلا جائے۔ (۳) "الدر المختار" و

"رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطب فی تونس من بی الصالح الخ ج ۲، ص ۶۷ و "الفتاویٰ الہندیہ" الباب الثانی فی الأذان الفصل
الثانی، ج ۱، ص ۵۶ و "علیہ التیمی" ص ۳۶ (در مختار، رد مختار، عتیمی کی، ص ۵۶ وغیرہ)
مسئلہ ۴۲ اقامت میں بھی **حسّی علی الصلوۃ** حسی علی الفلاح کے وقت دہنے ہائیں نہ پھیرے۔
(۴) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۶ (در مختار)

مسئلہ ۴۳ اقامت کی سنیعت، آذان کی بہ نسبت زیادہ مؤکد ہے۔ (۵) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۲،
ص ۶۷ (در مختار)

مسئلہ ۴۴ جس نے آذان کہی، اگر موجود نہیں، تو جو چاہے اقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے، تو
اس کی جازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ ایسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کو ناگوار ہو، تو مکروہ ہے۔ (۶)
"الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان الفصل الأوّل ج ۱، ص ۵۱ (عتیمی کی)

مسئلہ ۴۵ جنب و محدث کی اقامت مکروہ ہے، مگر اعادہ نہ کی جائے گی۔ بخلاف آذان کہ حسب آذان کہے
تو دوبارہ کہی جائے، اس لیے کہ آذان کی تکرار شروع ہے اور اقامت دوبارہ نہیں۔ (۱) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب
الأذان، ج ۲، ص ۷۵ (در مختار)

مسئلہ ۴۶ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے جب **حسّی علی**
الفلاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بھی بیٹھے رہیں، اس وقت انھیں، جب تکبر **حسّی**
غسی الفلاح پر پہنچے، یہی حکم امام کے لیے ہے۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی ج ۱،

ص ۵۷ (عائیں) آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام منہ سے پکڑا نہ ہو، اس وقت تک کبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۴۷ مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کی یا اقامت نہ کی، تو مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا، تو کراہت نہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ اذان بھی کہے، اگرچہ تنہا ہو یا اس کے سب بھرائی وہیں موجود ہوں۔ (3)

المصنوع المختار و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی لوز من منی المختار للأذان، ج ۲ ص ۷۸، ۶۷ (رد المحتار، المختار)
مسئلہ ۴۸ بیرون شہر کی میدان میں جماعت قائم کی اور اقامت نہ کی، تو مکروہ ہے اور اذان نہ کی، تو حرج نہیں، مگر خلاف اولیٰ ہے۔ (4) الفتاویٰ الخدیجہ، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۱ ص ۷۸ (خانہ)

مسئلہ ۴۹ مسجد محلہ یعنی جس کے لیے امام و جماعت معین ہو کہ وہی جماعت اولیٰ قائم کرتا ہو، اس میں جب جماعت اولیٰ بطریق مسنون ہو چکی، تو دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے اور بغیر اذان اگر دوسری جماعت قائم کی جائے، تو امام محراب میں نہ کھڑا ہو، بلکہ دہنہ یا نیس ہٹ کر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے۔ اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور مسجد محلہ نہ ہو جیسے سڑک، بازار، انشٹین، سرائے کی مسجدیں جن میں چند شخص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں، پھر کچھ آئے اور پڑھی، وہی ہذا تو اس مسجد میں تکرار اذان مکروہ نہیں، بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کو نیا آئے، و جدید اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرے، ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔ (5) الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الصلاۃ

الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱ ص ۵۱ و "الذکر المختار" کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۲ ص ۷۸ (رد المحتار، عائیں، فتاویٰ)
قاضی خان، (بازاریہ) محراب سے مراد وسط مسجد ہے، یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو، جیسے مسجد الحرام شریف جس میں یہ محراب اصلاً نہیں ہے ہر مسجد صلیٰ یعنی محکم مسجد اس کا وسط محراب ہے، اگرچہ وہاں عمارت اصلاً نہیں ہوتی محراب حقیقی یہی ہے اور وہ شکل طاق محراب صوری کہ زمانہ رسالت و زمانہ خلفائے راشدین میں نہ تھی، ولید بادشاہ مروانی کے زمانہ میں حادث ہوئی۔ (1) الفتاویٰ الرصویۃ (الحدیۃ)، باب مکروہات الصلاۃ، ص ۱۵۰ الرسالۃ فی مسائل الصلاۃ، ج ۲ ص ۱۵۰ (فتاویٰ رصویۃ)

بعض لوگوں کے خیال میں ہے کہ دوسری جماعت کا امام پہلے کے مصطفیٰ پر نہ کھڑا ہو، لہذا مصعبی ہٹا کر وہیں کھڑے ہوتے ہیں، جو امام اول کے قیام کی جگہ ہے، یہ جہالت ہے، اس جگہ سے دہنہ یا نیس ہٹا چاہیے، مصطفیٰ اگرچہ وہی ہو۔ (رض)
مسئلہ ۵۰ مسجد محلہ میں بعض اہل محلہ نے اپنی جماعت پڑھ لی، ان کے بعد امام اور ہاتی لوگ آئے، تو جماعت اولیٰ انہیں کی ہے، پہلوں کے لیے کراہت۔ یوہیں اگر غیر محلہ والے پڑھ گئے، ان کے بعد محلہ کے لوگ آئے، تو جماعت اولیٰ یہی ہے اور امام اپنی جگہ کھڑا ہوگا۔ (2) الفتاویٰ الخدیجہ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱ ص ۷۸ (عائیں)

مسئلہ ۵۱ اگر اذان آہستہ ہوئی، تو پھر اذان کہی جائے اور یہی جماعت، جماعت اولیٰ نہیں۔ (3) الفتاویٰ الخدیجہ، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۱ ص ۷۸ (قاضی خان)

مسئلہ ۵۲ اشائے اقامت میں بھی مؤذن کو کلام کرنا ناجائز ہے، جس طرح اذان میں۔ (4) الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۱ ص ۷۸ (قاضی خان)

مسئلہ ۵۳ اُٹائے اذان و اقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں۔ (۵) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵۔ (عائسی)

مسئلہ ۵۴ جب اذان سنے تو جواب دینے کا حکم ہے، یعنی مؤذن جو کہہ، اس کے بعد سننے والا بھی وہی کہہ کہے، مگر حیّ عی، الصلوٰۃ حیّ عی، لفلاح کے جواب میں لا حول ولا قوۃ لا بد نہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے، بلکہ اتنا الفاظ اور ملے ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن۔ (۶) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب

الصلاة، باب الأذان، مطلب في تكرار لصاحبة في المسجد، ج ۲، ص ۸۱ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان،

الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷ (جوانید، عزوجل) اے چاہا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا۔ (۱۲) (در مختار، رد المحتار، عائسی)

مسئلہ ۵۵ الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صدقت و سررت و بالحق بظفت کے۔ (۷) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في تكرار لصاحبة في المسجد، ج ۲، ص ۸۳ (التمیاز اور تکیہ کا رہنما اور تہ)

عائسی کہے۔ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۶ حسب بھی اذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضاے حاجت میں ہو، ان پر جواب نہیں۔ (۱) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان،

ج ۲، ص ۸۱۔ (در مختار)

مسئلہ ۵۷ جب اذان ہو، تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور جواب سلام، تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے، تو تلاوت موقوف کر دے اور اذان کو فور سے سنے اور جواب دے،

یو ہیں اقامت میں۔ (۲) المرجع السابق ص ۸۰، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷۔ (در مختار، عائسی)

جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس پر محاذ اللہ خاتمہ براہونے کا خوف ہے۔ (فتویٰ رضویہ)

مسئلہ ۵۸ راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سنے اور جواب دے۔ (۳) "الفتاویٰ الہندیہ"،

کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷۔ (عائسی، بزار)

مسئلہ ۵۹ اقامت کا جواب مستحب ہے، اس کا جواب بھی اسی طرح ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قد قامت نصلاة

کے جواب میں اقامتھا لله و اقامتھا ما دام السموات والأرض کہے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب

الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷ (افضل کو قہر کے ساتھ کہے جب تک آسمان اور زمین ہیں)۔ (عائسی) یا اقامتھا لله

و اقامتھا و جعلت من صالحی، فہنھا احباء و اموات۔ (۵) (عم کو رنگ میں اور سنے کے بعد اس کے نیک اہل سے ملے)۔ (۲)

(رض)

مسئلہ ۶۰ اگر چند اذانیں سنے، تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ کہ سب کا جواب دے۔ (۶) "الدر المختار" و

رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی کراۃ تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۸۲ (رد مختار)

مسئلہ ۶۱ اگر بوقت اذان جواب نہ دیا، تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو، اب دے لے۔ (7) "رد المحتار، کتاب

صلاۃ، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۳ (رد مختار)

مسئلہ ۶۲ خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا، مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (8) "رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب

الأذان، ج ۲، ص ۸۷ (مجدد اعظم اہل حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ "فتاویٰ رضویہ" میں فرماتے ہیں "مقتدیوں کو خطبہ کی اذان کا جواب ہرگز نہیں دینا چاہیے

بکی حرم (یعنی حیدر سے قریب) ہے۔ پس اگر یہ جواب اذان یا (دو خطبوں کے درمیان) دے گا، اگر دل سے کریں، زبان سے غلط اصطلاح ہو تو حرج کوئی نہیں۔

اور امام بھی خطیب، اگر زبان سے بھی جواب اذان دے دے یا دعا کرے، بلا تہیہ جائز ہے۔" (الفتاویٰ رضویۃ (المعینہ)، کتاب الصلاۃ، باب الجماعة، ج ۸،

ص ۳۰۰، ۳۰۱) (رد مختار)

مسئلہ ۶۳ جب اذان ختم ہو جائے، تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دُعا، اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ

الدَّعْوَةِ اَسْمُہُ وَالصَّلٰوۃُ نَافِلَہُ اَبِی سَیِّدٍ مُحَمَّدٍ النَّوَسِیۃِ وَالْفَصِیْلَہُ وَالشَّرَاحَہُ الْبَرْقِیۃُ وَابْعَثْ مَعَہَا

مُحَمَّدًا اَلدِّیُّ وَعِدَّتْہُ وَاجْعَلْہَا فِی شَعْبَتِہُ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ سَکَ لَا تُحْجَفُ اَلْمِیْعَادُ۔ (1) "رد المحتار، کتاب

الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی کراۃ تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۸۱ و "حیۃ المسلمین" ص ۲۸ (۱) اللہ تعالیٰ دعا کے

تمام اور نماز پڑھا ہونے والی کے، لکھتا ہے: سرور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلی اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور اس کو تمام محمودیوں کو کراہی کا قول دہرہ کیا ہے (اور

بیکس قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما، بلکہ تودہ کے خلاف نہیں کرے۔) (رد مختار، ج ۱)

مسئلہ ۶۴ جب مؤذن اشہد انیٰ محمدًا رسولی اللہ کہے تو سننے والے درود شریف پڑھیں اور مستحب ہے کہ

انگوٹھوں کو پوسدے کر انگوٹھوں سے لگائے اور کہے فَرَقَہُ عِیْسٰی بَکَ یَا رَسُوْلَ اللہ اَللّٰہُمَّ مَتَّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

(2) "رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی کراۃ تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۸۵ (۱) رسول اللہ صبری انگوٹھوں کی انگڑکی حضور

سے جیسے اللہ شہدائی اور بیعت کے ساتھ مجھے متع کر۔ (۱۳) (رد مختار)

مسئلہ ۶۵ اذان نماز کے علاوہ اور اذانوں کا بھی جواب دیا جائے گا، جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان۔

(3) "رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی کراۃ تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۸۲ (رد مختار)

مسئلہ ۶۶ اگر اذان غلط کہی گئی، مثلاً اَلْحَمْدُ کے ساتھ، تو اس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اذان سننے بھی نہیں۔ (4)

"رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی کراۃ تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۸۲ (رد مختار)

مسئلہ ۶۷ متاخرین نے تمویب مستحسن رکھی ہے، یعنی اذان کے بعد نماز کے لیے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لیے

شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے بلکہ جو وہاں کا عرف ہو مثلاً اَظْلُوْۃً اَظْلُوْۃً اَظْلُوْۃً اَظْلُوْۃً اَظْلُوْۃً اَظْلُوْۃً اَظْلُوْۃً اَظْلُوْۃً

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔ (5) "رد المحتار" و "رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی اذان میں ہی الصائر

لأذان ج ۲، ص ۶۹ (رد مختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۸ مغرب کی اذان کے بعد تمویب نہیں ہوتی۔ (6) "الفتاویٰ رضویۃ، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۱، ص ۳۶۴

”فتح القدیر“ (عناویہ) اور دو بار کہہ لیں، تو حرج نہیں۔ (7) مقرر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۰ (در مختار)

مسئلہ ۶۹ اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مگر مغرب میں وقفہ، تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں، جائیں، مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔ (1) المصباح السابق، و ”القصویٰ“

المصباح السابق، کتاب الصلاۃ، باب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷ (در مختار، عن نسیمی)

مسئلہ ۷۰ جن نمازوں سے بیشتر سنت یا نقل ہے، ان میں اولیٰ یہ ہے کہ مؤذن بعد اذان، سنن و نوافل پڑھے، ورنہ پیشاں ہے۔ (2) ”القصویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، باب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷ (عن نسیمی)

مسئلہ ۷۱ رئیس محلہ کا اس کی ریاست کے سبب انتظار مکروہ ہے، ہاں اگر وہ شریر ہے اور وقت میں گنجائش ہے، تو انتظار کر سکتے ہیں۔ (3) ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۸ (در مختار)

مسئلہ ۷۲ حقدین نے اذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا، مگر متاخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی، تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے، مگر اذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے، وہ انھیں کے لیے ہیں جو اجرت نہیں دیتے۔ خالصانہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں، ہاں اگر لوگ بطور خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں، تو یہ بال اتفاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اجرت نہیں۔ (4) ”مجمع المصنف“، ص ۲۸۱ (غنیہ) جب کہ ”المعجمود“ کا المشروط کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ (رف)

نماز کی شرطوں کا بیان

تنبیہ اس باب میں جہاں یہ حکم دیا گیا کہ نماز صحیح ہے یا ہو جائے گی یا جائز ہے، اس سے مراد فرض ادا ہونا ہے، یہ مطلب نہیں کہ بلا کراہت و ممانعت و گناہ صحیح و جائز ہوگی، اکثر جگہیں ایسی ہیں کہ مکروہ تحریمی و ترک واجب ہوگا اور کہا جائے گا کہ نماز ہوگئی کہ یہاں اس سے بحث نہیں، اس کو باب مکروہات میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ یہاں شروط کا بیان ہے کہ بے (5) ”ابن ہان“ کے ہوگی ہی نہیں۔ صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں

(۱) طہارت۔

(۲) ستر عورت۔

(۳) استقبال قبلہ۔

(۴) وقت۔

(۵) نیت۔

(۶) تحریر۔ (1) ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۸۹ (متون)

طہارت یعنی مصلیٰ (2) (نازی) کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے، نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ (3) ”مصرح الوقایہ“، کتاب الصلوۃ، باب

حدیث اکبر یعنی موجبات غسل (4) (۱۷ حج ۱، ص ۱۷) اور حدیث اصغر یعنی نواقض وضو (5) (۱۷ حج ۱، ص ۱۷) اور ان سے پاک ہونے کا طریقہ، غسل وضو کے بیان میں گزرا اور نجاست حقیقہ سے پاک کرنے کا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا، یہ باتیں وہاں سے معلوم کی جائیں۔ شرط نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کیے نماز ہوگی ہی نہیں، مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو، اس کا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے یہ امور بھی باب الانجاس میں ذکر کیے گئے۔

مسئلہ ۱۔ کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا، نماز نہ ہوئی۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۷ (در مختار)

مسئلہ ۲۔ معصی اگر ایسی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے، اگر اس میں نجاست قدر مانع ہو تو نماز جائز نہیں، مثلاً چاندنی کا ایک سراوڑہ کر نماز پڑھی اور دوسرے سرے میں نجاست ہے، اگر رکوع وجود و قیام وقوع میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے، نماز نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔ یوہیں اگر گود میں تھا چھوٹا بچہ لے کر نماز پڑھی کہ خود اس کی گود میں اپنی سکت سے نہ رک سکے بلکہ اس کے روکنے سے قہم ہوا اور اس کا بدن یا کپڑا بقدر مانع نماز پاک ہے، تو نماز نہ ہوگی کہ یہی اسے اٹھائے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنی سکت سے رکھا ہوا ہے، اس کے روکنے کا محتاج نہیں، تو نماز ہو جائے گی کہ اب یہ اسے اٹھائے ہوئے نہیں، پھر بھی بے ضرورت کراہت سے خالی نہیں، اگرچہ اس کے بدن اور کپڑوں پر نجاست بھی نہ ہو۔ (7) "المرجع السابق"، ص ۹۱، و "الفتاویٰ الہدیٰ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ الفصل فی ح ۱۔ (در مختار، عاصی کی)

مسئلہ ۳۔ اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے، جب بھی مکروہ ہے، پھر نجاست غلیظہ بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی وراس سے کم تو خلاف سنت۔ (1) "الفتاویٰ الہدیٰ"، المرجع السابق، ص ۵۸، و "الدر المختار"، کتاب الطہارۃ، باب الأضغاس، ج ۱، ص ۵۷۱ (در مختار، عاصی کی)

مسئلہ ۴۔ چھت، خیمہ، سائبان اگر نجس ہوں اور معصی کے سر سے کپڑے ہونے میں لگیں، جب بھی نماز نہ ہوگی۔ (2) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۱ (رد المحتار) یعنی اگر ان کی نجس جبکہ بقدر مانع اس کے سر کو بقدر ادائے رکن لگے۔ (رضا)

مسئلہ ۵۔ اگر اس کا کپڑا یا بدن، اٹھائے نماز میں بقدر مانع ناپاک ہو گیا، اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا یا کسی ناپاک چیز کو لیے ہوئے تھا اور اسی حالت میں شروع کر لی اور اللہ اکبر کہنے کے بعد خُدا کیا، تو نماز منقذ ہی نہ ہوئی۔ (3) "الدر المختار"، (رد المحتار)

مسئلہ ۶۔ معصی کا بدن، جنب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا، یا انھوں نے اس کی گود میں سر

رکھا، تو نماز ہو جائے گی۔ (۴) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۱، موضعاً (در مختار)

مسئلہ ۷: مصنی کے بدن پر نجس کیو تر بیٹھا، نماز ہو جائے گی۔ (۵) "ابحار الرائق" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۱، ص ۸۶، (محر)

مسئلہ ۸: جس جگہ نماز پڑھے، اس کے طہر (۶) پاک ہونے سے مراد موضع جو دو قدم کا پاک ہونا (۷) (مجدد اور اس کے رکھے کی جگہ پاک ہو) ہے، جس چیز پر نماز پڑھتا ہو، اس کے سب حصہ کا پاک ہونا، شرط صحت نماز نہیں۔ (۸) "المرحوم" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲، (در مختار)

مسئلہ ۹: مصنی کے ایک پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو، نماز نہ ہوگی۔ (۹) (المرحوم) کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲، یو ہیں اگر دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی تھوڑی نجاست ہے کہ جمع کرنے سے ایک درہم ہو جائے گی اور اگر ایک قدم کی جگہ پاک تھی اور دوسرا قدم جہاں رکھے گا، ناپاک ہے، اس نے اس پاؤں کو اٹھا کر نماز پڑھی ہوگی، ہاں بے ضرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱۰) (در مختار)

مسئلہ ۱۰: پیشانی پاک جگہ ہے اور ناک نجس جگہ، تو نماز ہو جائے گی کہ ناک درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے اور بلا ضرورت یہ بھی مکروہ۔ (۱) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲، (در مختار)

مسئلہ ۱۱: عجدہ میں ہاتھ یا گھٹنا، نجس جگہ ہونے سے صحیح مذہب میں نماز نہ ہوگی۔ (۲) (مرجع السائل) (در مختار) اور اگر ہاتھ نجس جگہ ہو اور ہاتھ پر عجدہ کیا، تو بالا جناح نماز نہ ہوگی۔ (۳) (المرحوم) کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲، موضعاً (در مختار)

مسئلہ ۱۲: آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر عجدہ کیا، نماز نہ ہوگی۔ (۴) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲، (در مختار) اگر چہ نجاست ہاتھ کے نیچے نہ ہو بلکہ چوڑی آستین کے خالی حصے کے نیچے ہو، یعنی آستین فاصل نہ بھی جائے گی، اگر چہ دبیز (۵) (سول) ہو کہ اس کے بدن کی تابع ہے، بخلاف اوڑھیز کپڑے کے کہ نجس جگہ بچھا کر پڑھی اور اس کی رنگت یا عیسوس نہ ہو، تو نماز ہو جائے گی کہ یہ کپڑا نجاست و مصنی میں فاصل ہو جائے گا کہ بدن مصنی کا تابع نہیں، یو ہیں اگر چوڑی آستین کا خالی حصہ عجدہ کرنے میں نجاست کی جگہ پڑے اور وہاں نہ ہاتھ ہو، نہ پیشانی، تو نماز ہو جائے گی اگر چہ آستین باریک ہو کہ اب اس نجاست کو بدن مصنی سے کوئی تعلق نہیں۔ (رضا)

مسئلہ ۱۳: اگر عجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں، تو معتبر نہیں۔ (۶) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورة، ج ۲، ص ۹۲، (در مختار)

مسئلہ ۱۴: اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی، جو ستر کے کام میں نہیں سکتا، یعنی اس کے نیچے کی چیز جھٹکتی ہو، نماز نہ ہوئی اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست ہے، اگر چہ نمایاں ہو، نماز ہوگی۔ (۷) (المرحوم) کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورة، ج ۲، ص ۹۲، و باب ما یستند الصلاۃ، وما یکرہ فیہا، مطلب فی الشی

دوسری شرط ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔
اللہ عز و جل فرماتا ہے۔

﴿حَدُوا رِيسَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (8)

یہاں، الامراء ص ۳۱

”ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔“

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَا يَنْدِبُ رِيسُهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ (1)

یہاں، انوار ص ۳۱

”عورتیں زینت یعنی مواضع زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر وہ کہ ظاہر ہیں۔“

(کسان کے کھلے رہنے پر بروہر جائز عادت جاری ہے)۔

حدیث ۱ حدیث میں ہے جس کو ابن عدی نے کامل میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جب نماز پڑھو، تمہیں باندھ لو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو۔“ (2)

الکامل فی صغیر الرجال، رقم الترجمہ، مصر، ج ۱ ص ۲۸۷ ح ۸

حدیث ۲ ابو داؤد و ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔“ (3)۔ جس اسی دارود،

کتاب الصلاة، باب المرأة تغطي بغير صدر، الحديث ۶۱۱ ص ۱۲۷

حدیث ۳ ابو داؤد نے روایت کی کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، کیا بغیر ازار پہنے، مگر تے اور دوپٹے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا ”جب گرنا پورا ہو کہ پشت قدم کو چھپالے۔“ (4)۔ جس اسی دارود،

کتاب الصلاة، باب في كم تغطي المرأة الحديث ۶۲ ص ۱۲۷ اور

حدیث ۴ دارقطنی بروایت عمرو بن شعيب عن ابیہ عن جده راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت ہے۔“ (5)۔ جس الدرر منہی، کتاب الصلاة، باب الامر بتغطية الصورت، الحديث ۸۷۶ ح ۱ ص ۳۱۶

اور

حدیث ۵ ترمذی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”عورت، عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے، جب نکلتی ہے، شیطان اس کی طرف جھٹکتا ہے۔“ (6)۔ جامع الترمذی،

ابواب الرضا، باب، استشارف الشيطان المرأة إذا خرجت، المعجم ۱۱۷۳ ص ۱۶۶۷

مسئلہ ۱۵ ستر عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، یا کسی غرض صحیح

کے تہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ، اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالاجماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کے لیے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو، تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں، بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپنا بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لیے اگرچہ تہ اندھیری کوٹھڑی میں ہو، تمام بدن سوا پانچ عضو کے جن کا بیان آئے گا چھپانا فرض ہے، بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے مونہ کھولنا بھی منع ہے۔ (۱) "ردالمحتار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، مطلب فی ستر العورت۔ ج ۲ ص ۹۷، ۹۸ (درمختار)

مسئلہ ۱۶۔ اتنا باریک کپڑا، جس سے بدن چمکتا ہو، ستر کے لیے کافی نہیں، اس سے نماز پڑھی، تو نہ ہوئی۔ (۲) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱ ص ۸۵ (نکستہ) ایہ ہیں اگرچہ درمیں سے عورت کے ہاوس کی سیابھی چمکے، نماز نہ ہوگی۔ (رض) بعض لوگ باریک ساڑیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ رن چمکتی ہے، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا، جس سے ستر عورت نہ ہو سکے، علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ دھیر کپڑا، جس سے بدن کارنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے بالکل ایسا چمکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضوی ہیات معلوم ہوتی ہے، ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس عضوی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (۳) "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر اہل وجہ الأہل، ج ۲ ص ۸۵ (نکستہ) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجہ آؤٹی ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں، اس مسئلہ سے سبق لیں۔

مسئلہ ۱۸۔ نماز میں ستر کے لیے پاک کپڑا ہونا ضرور ہے، یعنی اتنا نجس نہ ہو، جس سے نماز نہ ہو سکے، تو اگر پاک کپڑے پر قدرت ہے اور ناپاک پہن کر نماز پڑھی، نماز نہ ہوئی۔ (۴) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱ ص ۸۵ (نکستہ)

مسئلہ ۱۹۔ اس کے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی، پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا، نماز نہ ہوئی۔ (۵) "ردالمحتار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲ ص ۱۴۷ (درمختار)

مسئلہ ۲۰۔ غیر نماز میں نجس کپڑا پہننا تو حرج نہیں، اگرچہ پاک کپڑا موجود ہو اور جو دوسرا نہیں، تو اسی کو پہننا واجب ہے۔ (۶) "المرمحتار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر اہل وجہ الأہل، ج ۲ ص ۹۳ (درمختار) یہ اس وقت ہے کہ اس کی نجاست خلک ہو، چھوٹ کر بدن کو نہ لگے، ورنہ پاک کپڑا ہوتے ہوئے ایسا کپڑا پہننا مطلقاً منع ہے کہ بلاوجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔ (رض)

مسئلہ ۲۱۔ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ (۱) "المرمحتار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورت، ج ۲

۹۳ (درمختار، رد المحتار) اس زمانہ میں بہتر ہے ایسے ہیں کہ تہجد یا پانچ نماز اس طرح پہنتے ہیں، کہ بیڑہ (2) (باف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھارہتا ہے، اگر کڑتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد کی رنگت نہ چمکے، تو خیر ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے، بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں، یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں۔

مسئلہ ۹۴۔ آزاد عورتوں اور خنثی مشکل (3) (جس میں مرد و عورت دونوں کی علامات پائی جائیں اور یہ ثابت ہو کہ مرد ہے یا عورت)۔ (بہار شریعت حصہ ۱، کتاب النکاح) کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوا منہ کی انگلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے ٹکڑوں کے، سر کے ٹکڑے ہوئے بال اور گردن اور کلائیوں بھی عورت ہیں، ان کا چھپنا بھی فرض ہے۔ (4) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ باب شروط الصلاۃ ج ۲، ص ۹۵ (درمختار)

مسئلہ ۹۳۔ اتنا ہار یک دو پٹا، جس سے بال کی سیاہی چمکے عورت نے اوزہ کر نماز پڑھی، نہ ہوگی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوزے، جس سے ہاں وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ (5) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸، موضح (۱) تفسیری

مسئلہ ۹۴۔ ہاندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹہ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، خنثی مشکل رقیق (6) (لزام) ہو، تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (7) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ ج ۲، ص ۹۹ (درمختار)

مسئلہ ۹۵۔ ہاندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی، اثنائے نماز میں بالک نے اسے آزاد کر دیا، اگر فوراً عمل قلیل یعنی ایک ہاتھ سے اس نے سر چھپا لیا، نماز ہوگئی، ورنہ نہیں، خواہ اسے اپنے آزاد ہونے کا علم ہو یا نہیں، ہاں اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہ تھی، جس سے سر چھپائے، تو ہوگئی۔ (8) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ ج ۲، ص ۹۹ و "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹ (درمختار، ۱) تفسیری

مسئلہ ۹۶۔ جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا، جب بھی ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراً چھپا لیا، نماز جاتی رہی۔ (1) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النقرانی وحده الأمر، ج ۲، ص ۱۰ و "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸ (۱) تفسیری

مسئلہ ۹۷۔ اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے، یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔ (2) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النقرانی وحده الأمر، ج ۲، ص ۱۰ (درمختار)

مسئلہ ۹۸۔ اگر چند اعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر مجموعہ ان کا اُن کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کی برابر ہے، نماز نہ ہوگی، مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے، نماز جاتی رہی۔ (3) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النقرانی وحده الأمر، ج ۲، ص ۱۰

مسئلہ ۲۹ عورت غلیظہ یعنی قیل و دیر اور ان کے آس پاس کی جگہ اور عورت خفیہ کہ ان کے، سوا اور اعضائے عورت ہیں، اس حکم میں سب برابر ہیں، غلظت و خفت باعتبار حرمت نظر کے ہے کہ غلیظہ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو نرزی کیساتھ منع کرے، اگر باز نہ آئے، تو اس سے بھڑانہ کرے اور اگر ران کھولے ہوئے ہے، تو سختی سے منع کرے اور باز نہ آیا، تو مارے نہیں اور اگر عورت غلیظہ کھولے ہوئے ہے، تو جو مارنے پر قادر ہو، مثلاً باپ یا حاکم، وہ مارے۔ (4) المرجع السابق، ص ۱۰۱ (برکت)

مسئلہ ۳۰ ستر کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی ان اعضا پر نہ پڑے، تو اگر کسی نے صرف لب بٹا پہنا اور اس کا گریبان کھل ہوا ہے کہ اگر گریبان سے نظر کرے، تو اعضا دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائے گی، اگرچہ بالقصد ادھر نظر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (5) الدر المنہار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱ و "العنوی المہذب"، کتاب الصلاۃ، باب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸ (برکت، عائلیہ)

مسئلہ ۳۱ اوروں سے ستر فرض ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ادھر ادھر سے نہ دیکھ سکیں، تو معاذ اللہ اگر کسی شرع نے نیچے جھک کر اعضا کو دیکھ لیا، تو نماز نہ گئی۔ (6) العنوی المہذب، کتاب الصلاۃ، باب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸ (عائلیہ)

مسئلہ ۳۲ مرد میں عطاء عورت تو ہیں۔ آٹھ علامہ ابراہیم طبری و علامہ شامی و علامہ مطحوی و غیر ہم نے گئے۔ (۱) ذکر مع اپنے سب اجزاء حشفہ و قصبہ و قلفہ کے، (۲) انھیں یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں، ان میں فقط ایک کی چوتھائی گھٹنا مفید نہیں، (۳) دیر یعنی پاخانہ کا مقام، (۴) ۵، ۳) ہر ایک سرین جدا عورت ہے، (۵) ۶، ۷) ہر ران جدا عورت ہے۔ چڑھے سے گھٹنے تک ران ہے۔ گھٹنا بھی اس میں داخل ہے، الگ عضو نہیں، تو اگر پورا گھٹنا بلکہ دونوں کھل جائیں نماز ہو جائے گی کہ دونوں مل کر بھی ایک ران کی چوتھائی کو نہیں پہنچتے، (۸) ناف کے نیچے سے، عضو تاسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھے میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب، سب مل کر ایک عورت ہے۔ (1) الدر المنہار، کتاب الصلاۃ، باب

اعلیٰ حضرت مجدد مآ ت حاضرہ نے یہ تحقیق فرمائی کہ (۹) دیر و انھیں کے درمیان کی جگہ بھی، ایک مستقل عورت ہے اور ان اعضا کا شمار اور ان کے تمام احکام کو چار شعبوں میں جمع فرمایا۔

ستر عورت ہمرد نہ عضو است
ہر چہ ربعش بقدر کس کشود
دکڑ و نبیہ و حلقہ پس
ظاہر الفصل اشبہ و دبر
از نہ ناف تاتہ رانو
یا کشودی دمے شمار محو
دوسریں ہر فخذ نہ ز مونی او
باقی زیر ناف ر ہر سو (2)

الفتاویٰ الرضویۃ (الحدیثہ) باب شروط الصلاة، ج ۶

ص ۲۹

مسئلہ ۳۳۔ آزاد عورتوں کے لیے، ہاتھ پانچ عضو کے، جن کا بیان گزرا، سارا بدن عورت ہے اور وہ تمس اعضایہ پر مشتمل کہ ان میں جس کی چوتھائی کھل جائے، نماز کا وہی حکم ہے، جو اوپر بیان ہوا۔ (۱) سر یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک، یعنی عادۃ جتنی جگہ پر ہاں جتے ہیں۔ (۲) بال جو نکلے ہوں۔ (۳، ۴) دونوں کان۔ (۵) گردن اس میں گد بھی داخل ہے۔ (۶، ۷) دونوں شانے۔ (۸، ۹) دونوں بازوان میں کہیاں بھی داخل ہیں۔ (۱۰، ۱۱) دونوں گلائیں یعنی کہنی کے بعد سے گلوں کے نیچے تک۔ (۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی حد زیریں تک۔ (۱۳، ۱۴) دونوں ہاتھوں کی پشت۔ (۱۵، ۱۶) دونوں پستانیں، جب کہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں، اگر بالکل نہ اٹھی ہوں یا خفیف ابھری ہوں کہ سینہ سے جدا عضو کی ہیأت نہ پیدا ہوئی ہو، تو سینہ کی تابع ہیں، جدا عضو نہیں اور پہلی صورت میں بھی، ان کے درمیان کی جگہ سینہ ہی میں داخل ہے، جدا عضو نہیں۔ (۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد کور سے ناف کے کنارہ زیریں تک، یعنی ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔ (۱۸) پیٹہ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔ (۱۹) دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے، بغل کے نیچے سینہ کی حد زیریں تک، دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ سینہ میں اور پچھلا شانوں یا پیٹہ میں شامل ہے اور اس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کمر تک جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلا پیٹہ میں داخل ہے۔ (۲۰، ۲۱) دونوں سرین۔ (۲۲) فرج۔ (۲۳) دبر۔ (۲۴، ۲۵) دونوں رانیں، گھٹنے بھی انہیں میں شامل ہیں۔ (۲۶) ناف کے نیچے پیڑ و اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور انکے مقابل پشت کی جانب سہل کرا ایک عورت ہے۔ (۲۷، ۲۸) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔ (۲۹، ۳۰) دونوں ٹکڑے و بعض عماء نے پشت دست اور ٹکڑے کو عورت میں داخل نہیں کیا۔ (۱) الفتاویٰ الرضویۃ (الحدیثہ) باب شروط

الصلاة، ج ۶، ص ۳۹۔ ۴

مسئلہ ۳۴۔ عورت کا چہرہ اگر چہ عورت نہیں، مگر بوجہ قنہ غیر محرم کے سامنے مونہ کھولنا منع ہے۔ (۲) (ان مسائل کی تحقیق اور ان کے حقائق و نزاع کتاب نظر والا پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر ہو سکے۔ ص ۱۲) یو ہیں اس کی طرف نظر کرنا، غیر محرم کے لیے جائز نہیں اور چھوٹا تو اور زیادہ منع ہے۔ (۳) (الدر المختار کتاب الصلاة باب شروط الصلاة، ج ۲ ص ۹۷ (درمختار))

مسئلہ ۳۵۔ اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لیے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے، تو فرض ہے کہ اسی سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے، ابستہ اور کپڑا ہوتے ہوئے، مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز مکروہ تحریمی۔

(4) الدرالمختار و "ردالمحتار" کتاب الصلاة باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الأمر، ج ۲، ص ۳ ۱ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۶۔ کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے، کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے، نماز نہ ہوگی اور اگر

سراسر سے ہر نکال دے، ہو جائے گی۔ (5) "ردالمحتار" کتاب الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الأمر، ج ۲، ص ۱ ۱

(رد المحتار)

مسئلہ ۳۷۔ کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں، تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ دن ہو یا رات، گھر میں ہو یا میدان میں، خواہ

ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھے ہیں، یعنی مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ پر

ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے اور رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرے اور یہ اشارہ رکوع و سجود سے اس کے لیے افضل ہے اور یہ بیٹھ

کر پڑھنا، کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل، خواہ قیام میں رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرے یا رکوع و سجود کرے۔

(6) الدرالمختار و "ردالمحتار" کتاب الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الأمر، ج ۲، ص ۵ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۸ ایسا شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا، کسی نے عاریتہ اس کو کپڑا دے دیا یا مباح کر دیا (۱) (کسی کے پاس کپڑا نہ

اس نے کہا تم اسے استعمال کر سکتے ہو) نماز جاتی رہی۔ کپڑا پہن کر سرے سے پڑھے۔ (۲) "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ،

باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الأمر، ج ۲، ص ۱۰۶ (در مختار، رد مختار)

مسئلہ ۳۹ اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا، تو آخر وقت تک انتظار کرے، جب دیکھے کہ نماز جاتی رہے گی، تو

برہنہ ہی پڑھ لے۔ (۳) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الأمر، ج ۲، ص ۱۰۶ (رد مختار)

مسئلہ ۴۰ اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو مانگنا واجب ہے۔

(۴) الدرر المجمع السابق (رد المختار)

مسئلہ ۴۱ اگر کپڑا ممول (۵) (میت سے) ملتا ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصبیہ سے زائد ہیں، تو اگر اتنے

دام مانگنا ہو، جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں، تو خریدنا واجب۔ (۶) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ،

شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الأمر، ج ۲، ص ۱۰۷ (رد مختار) یو ہیں اگر اؤھا رو سینے پر راضی ہو، جب بھی خریدنا

واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ ۴۲ اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نہیں ہے، تو نماز میں اسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے، تو

واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے، برہنہ جائز نہیں، یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی

نجاست قدر مانع سے کم کر سکے، ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے۔ (۷) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ،

باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۰۷ (در مختار)

مسئلہ ۴۳ چند شخص برہنہ ہیں، تو تنہا تنہا، دُور دُور، نمازیں پڑھیں اور اگر جماعت کی تو امام بیچ میں کھڑا ہو۔ (۸)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث، فی شروط الصلاۃ، فصل الأول، ج ۱، ص ۹ (مستفیٰ)

مسئلہ ۴۴ اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا چھونال جائے، تو اسی سے ستر کرے، چنگانہ پڑھے، یو ہیں گھاس یا جھوس سے

ستر کر سکتا ہے، تو یہی کرے۔ (۹) الدرر المجمع السابق (مستفیٰ)

مسئلہ ۴۵ اگر پورے ستر کے لیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا، تو اس سے ستر واجب ہے

اور اس کپڑے سے عورت غیظہ یعنی قبل و دبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے، تو ایک ہی کو چھپائے۔ (۱)

"الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۰۸ (در مختار)

مسئلہ ۴۶ جس نے ایسی مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی، تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں، نماز ہو گئی۔ (۲)

"الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۱۰ (در مختار)

مسئلہ ۴۷ اگر ستر کا کپڑا یا اس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملتا، بندوں کی جانب سے ہو، تو نماز پڑھے، پھر اعادہ

کرے۔ (۳) الدرر المجمع السابق ص ۱۱۰ (در مختار)

کعبہ کو منہ کرنا کافی ہے۔ (۱۰ احادیث رضویہ)

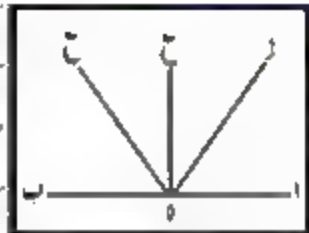
مسئلہ ۵۰ کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی، تو جس رخ چاہے پڑھے، کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی، مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ (۳) "غنیۃ المتصنی" فصل مسائل جنس، ص ۶۶ (غنیۃ وغیرہ)

مسئلہ ۵۱ اگر صرف حطیم کی طرف منہ کیا کہ کعبہ معظمہ محاذات میں نہ آیا، نماز نہ ہوگی۔ (۴) "غنیۃ المتصنی"، فروع

شرح الطحاوی، ص ۲۲۵ (غنیۃ)

مسئلہ ۵۲ جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے

کچھ انحراف ہے، مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے، نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار ۳۵ درجہ رکھی گئی ہے، تو اگر ۳۵ درجہ سے زائد انحراف ہے، استقبال نہ پایا گیا، نماز نہ ہوگی، مثلاً، ا، ب، ایک خط ہے اس پر ۵، ج، عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبہ معظمہ عین نقطہ ح کے محاذی ہے، دونوں قاعے ا، ۵، ح اور ج، ۵، ب کی



تخصیف کرتے ہوئے خطوط ۵، د، ۵، ح خطوط کہنے، تو یہ زاویہ ۳۵، ۳۵ درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے، اب جو شخص مقام ۵ پر کھڑا ہے، اگر نقطہ ح کی طرف منہ کرے، تو اگر عین کعبہ کو منہ ہے اور اگر دہنے بائیں دیح کی طرف جھکے تو جب تک دیح ح کے اندر ہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب دے بڑھ کر ایح سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا، تو اب جہت سے نکل گیا، نماز نہ ہوگی۔ (۱) "رد المحتار" کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۲۵ (در مختار)

(افادات رضویہ)

مسئلہ ۵۳ قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں، بلکہ وہ فضا ہے، اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے، تو اگر دو عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اس عمارت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی نہ ہوگی یا کعبہ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہوگی، یو ہیں اگر بلند پہاڑ پر یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی، و قبلہ کی طرف منہ کیا، نماز نہ ہوگی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی، گو عمارت کی طرف نہ ہو۔ (۲) "رد المحتار" کتاب الصلاة، مطلب۔

مکرمات الانبیاء، ج ۲، ص ۱۶۱ (رد المحتار)

مسئلہ ۵۴ جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو، مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں کہ اوپر رخ بدلے اور وہاں کوئی بیٹا نہیں جو متوجہ کر دے یا اس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائے گا یا شریر جا نور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو چائے گا مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دے گا یا یہ یوزھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرادے، تو ان سب صورتوں میں جس رخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں، ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھے، ورمکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے، ورنہ جیسے بھی ہو سکے اور اگر روکنے میں قائلہ نگاہ سے سختی ہو جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں، یو ہیں روانی میں پڑھے۔ (۳) "رد المحتار" کتاب الصلاة، مطلب۔ مکرمات الانبیاء، ج ۲، ص ۱۶۲ (رد المحتار)

مسئلہ ۵۵ چلتی کشتی میں نماز پڑھے، تو بوقت تحریر قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو منہ

پھیرتا رہے، اگرچہ نفل نماز ہو۔ (۴) "مغنیۃ المصنفی"، فروع فی شرح الصحیح، ص ۲۲۵ (غلیہ)

مسئلہ ۵۶ مصلیٰ کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال کرے گا، تو چوری ہو جائے گی، ایسی حالت میں کوئی ایہ شخص مل گیا جو حفاظت کرے، اگرچہ باجرت محل استقبال فرض ہے۔ (۵) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مضب

برسات الاویاء، ج ۲، ص ۱۱۲ (۱۰۱۲) یعنی جب کہ وہ اجرت حاجت اصلیہ سے زائد اس کے پاس ہو یا محض آئندہ اپنے پر راضی ہو اور اگر وہ نقد، نکتا ہے اور اس کے پاس نہیں یا ہے مگر حاجت اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر وہ اجرت محل سے بہت زیادہ مانگتا ہے، تو اجیر کرنا ضرور نہیں، یو ہیں پڑھے۔ (۱۰۱۲) (توضیہ)

مسئلہ ۵۷ کوئی شخص قید میں ہے اور وہ لوگ اسے استقبال سے منع ہیں، تو جیسے بھی ہو سکے، نماز پڑھ لے، پھر جب موقع ملے وقت میں یا بعد، تو اس نماز کا اعادہ کرے۔ (۱) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مضب

کرمات الاویاء، ج ۲، ص ۱۱۲ (رد المحتار)

مسئلہ ۵۸ اگر کسی شخص کو کسی جگہ قید کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجد میں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحریر کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر ہے ادر ہی منہ کرے)، اس کے حق میں وہی قید ہے۔ (۲) "الدر المحتار" و

"رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مضب مسائل النحری فی القبلۃ، ج ۲، ص ۱۵۳ (عامہ کتب)

مسئلہ ۵۹ تحریر کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، ہوگئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔ (۳) "مکرمہ الاضار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۵۳ (توضیہ، مصادر میوہ)

مسئلہ ۶۰ ایہ شخص اگرچہ تحریر کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں قید ہی کی طرف منہ کیا ہو، یا اگر قبلہ کی طرف منہ ہونا، بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا، ہوگئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو، یقین نہ ہو یا اٹائے نماز میں اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہوا، اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی۔ (۴) "الدر المحتار" و

"رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مضب مسائل النحری فی القبلۃ، ج ۲، ص ۱۵۷ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶۱ اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا، مگر اس کے خلاف دوسری طرف اس نے منہ کیا، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں وہی قبلہ تھا، جدھر منہ کیا، اگرچہ بعد کو یقین کیساتھ اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو۔ (۵)

"الدر المحتار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۵۷ (رد المحتار)

مسئلہ ۶۲ اگر کوئی جاننے والا موجود ہے، اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی، تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا، ہوگئی، ورنہ نہیں۔ (۶) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مضب مسائل النحری، ج ۲، ص ۱۵۳ (رد المحتار)

مسئلہ ۶۳ جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا، اس نے تحریر کر کے نماز پڑھ لی، اب بعد نماز اس نے بتایا نماز ہوگئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔ (۷) "مغنیۃ المصنفی"، مسائل نحری القبلۃ، ج ۲، ص ۱۵۲ (غلیہ)

مسئلہ ۶۴ اگر مسجد میں اور محراب میں وہاں ہیں، مگر ان کا اعتبار نہ کیا، بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہو گیا، یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی، دونوں صورت میں نہ ہوئی، اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی۔ (۱) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، مطلب مسائل النحری فی القبة، ج ۲، ص ۱۴۳ (رد المحتار)

مسئلہ ۶۵ ایک شخص تحری کر کے (سوچ کر) ایک طرف پڑھ رہا ہے، تو دوسرے کو اس کا اتباع جا نہ نہیں، بلکہ اسے بھی تحری کا حکم ہے، اگر اس کا اتباع کیا، تحری نہ کی، اس کی نماز نہ ہوئی۔ (۲) "المرجع الساری" (رد المحتار)

مسئلہ ۶۶ اگر تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اٹائے نہ میں، اگر چہ بعد اس میں رائے بدل گئی یا غلطی معصوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے، اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہت میں پڑھیں، جا نہ ہے اور اگر فوراً نہ پھرایاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقت نہ ہوا، نماز نہ ہوئی۔ (۳) "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، مطلب مسائل النحری فی القبة، ج ۲، ص ۱۴۳ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۶۷ تاہنہ غیر قید کی طرف نماز پڑھ رہا تھا، کوئی بیٹا آیا، اس نے اسے سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی، تو اگر وہاں کوئی شخص ایسا تھا، جس سے قبلہ کا حال تاہنہ دریافت کر سکتا تھا، مگر نہ پوچھا، دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں اور اگر کوئی ایسا نہ تھا، تو تاہنہ کی ہوگئی اور مقتدی کی نہ ہوئی۔ (۴) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، مطلب مسائل النحری فی القبة، ج ۲، ص ۱۴۱ (خانیہ، ہندیہ، غنیہ، رد المحتار)

مسئلہ ۶۸ تحری کر کے غیر قید کو نماز پڑھ رہا تھا، بعد کو اسے اپنی رائے کی غلطی معصوم ہوئی اور قید کی طرف پھر گیا، تو جس دوسرے شخص کو اس کی پہلی حالت معلوم ہو، اگر یہ بھی اسی قسم کا ہے کہ اس نے بھی پہلے وہی تحری کی تھی اور اب اس کو بھی غلطی معلوم ہوئی، تو اس کی اقتدا کر سکتا ہے، ورنہ نہیں۔ (۵) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، مطلب مسائل النحری فی القبة، ج ۲، ص ۱۴۱ (رد المحتار)

مسئلہ ۶۹ اگر امام تحری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے، تو اگر چہ مقتدی تحری کرنے والوں میں نہ ہو، اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (۶) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۱ (در مختار)

مسئلہ ۷۰ اگر امام مقتدی ایک ہی جہت کو تحری کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور امام نے نماز پوری کر لی اور سلام پھیر دیا اب مسبوق (۷) (روک کی ہل رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہو اور غریب شامل رہا) ولاحق (۸) وہ کہ امام کے ساتھ ہل رکعت میں شریک ہو، مگر اقتدائے بعد اس کی کل رکعتیں بعض صحت ہوئیں، حواہذہ سے بلا طرہ کی رائے بدل گئی، تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے۔ (۹) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۱ (در مختار)

مسئلہ ۷۱ اگر پہلے ایک طرف کورائے ہوئی اور نماز شروع کی، پھر دوسری طرف کورائے گئی، پلٹ گیا پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی، جو پہلے مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (۱) "المرجع الساری" (رد المحتار)

کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۱ (در مختار)

مسئلہ ۷۲۔ تحری کر کے ایک رکعت پڑھی، دوسری میں رائے بدل گئی، اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تھا، تو سرے سے نماز پڑھے۔ (۲) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۶ (۱) (در مختار)

مسئلہ ۷۳۔ اندھیری رات ہے، چند شخصوں نے جماعت سے تحری کر کے مختلف جہوں میں نماز پڑھی، مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے، نہ مقتدی امام سے آگے ہے، نماز ہو گئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف انکی جہت تھی، کچھ حرج نہیں اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو، تو نماز نہ ہوئی۔ (3) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: "مسائل ثلاثۃ احوال"۔ (بخ، ج ۲، ص ۱۴۶) (۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷۴۔ مصلیٰ نے قبلہ سے بلا عذر قصد اسیدہ پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا، نماز فاسد ہو گئی اور اگر بعد قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ ہوا، تو ہو گئی۔ (4) "مسئله المصلی"، مسائل البحر فی الفیہ، (بخ، ص ۱۹۳) و "البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۱، ص ۱۹۷ (عنیہ، بحر)

مسئلہ ۷۵۔ اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا، تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کر لے اور نماز نہ جائے گی، مگر یہ عذر مکروہ ہے۔ (5) (کرم مع الصالح) (منیہ ۶۰۰)

چوتھی شرط وقت ہے اس کے مسائل اوپر مستقل باب میں بیان ہوئے۔
پانچویں شرط نیت ہے:
اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَا أَمَرُوا إِلَّا ليعبدوا لله مخلصين له الدين﴾ (6)

ب ۴۰، قیۃ ۵

"انھیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے۔"

حضور، قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

﴿رَأَيْتُمَا لِعَمَلٍ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ (1)

"صحیح البخاری" کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی، فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، (بخ، الحدیث ۱، ص ۱)

"اعمال کا انداز نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہ ہے، جو اس نے نیت کی۔"

اس حدیث کو بخاری و مسلم اور دیگر محدثین نے امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۷۶۔ نیت دل کے کچے ارادہ کو کہتے ہیں، محض جانتا نیت نہیں، تاوقت یہ کہ ارادہ نہ ہو۔ (2) "تویر الایضار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۱ (تویر، بخار)

مسئلہ ۷۷۔ نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا، ظہر کی نماز ہو گئی۔ (3) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، بحث الفیہ، ج ۲، ص ۱۱۲ (در مختار، رد مختار)

مسئلہ ۷۸ نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے، کون سی نماز پڑھتا ہے؟ تو فوراً بلا تاویل بتا دے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (۴) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۱۳ (درمختار)

مسئلہ ۷۹ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں، فارسی وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو مثلاً **نیت** یا نیت کی میں نے۔ (۵) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۱۳ (درمختار)

مسئلہ ۸۰ احوط (۶) (ریاضہ احتیاط) یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ (۷) "مبایعہ المعینی"، استحباب الابدوی بالقلوب والکلام باللسان، ص ۲۳۶ (منیہ)

مسئلہ ۸۱ تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی، مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں، فاصل نہ ہوں نماز ہو جائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ (۸) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۱۱ (درمختار)

مسئلہ ۸۲ وضو سے پیشتر نیت کی، تو وضو کا فاصل اجنبی نہیں، نماز ہو جائے گی۔ یو ہیں وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لیے چلنا پایا گیا، نماز ہو جائے گی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں۔ (۹) "عبۃ المستمسک"، الشرط السادس الثانی، ص ۲۵۵ (منیہ)

مسئلہ ۸۳ اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی، اس کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی، نماز نہ ہوگی۔ (۱) "الدر المختار" و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی حضور القلب والخلوع، ج ۲، ص ۱۱۶ (درمختار، مختار)

مسئلہ ۸۴ اصح (۲) (درستہ) یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت (۳) (برہن) کی نیت کرے، اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو کافی قرار دیتے ہیں۔ (۴) "مبایعہ المعینی"، الشرط السادس الثانی، ص ۲۶۵ (منیہ)

مسئلہ ۸۵ نفل نماز کے لیے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔ (۵) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی حضور القلب والخلوع، ج ۲، ص ۱۱۶ (درمختار)

مسئلہ ۸۶ فرض نماز میں نیت فرض بھی ضرور ہے، مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں، اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو، مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے، مگر ان کی فرضیت علم میں نہیں، نماز نہ ہوگی اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے، مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے، وہی میں بھی پڑھتا ہوں، تو یہ نماز ہو جائے گی اور اگرچہ جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے متمیز نہ کیا تو دو صورتیں ہیں، اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے، تو نماز ہو جائے گی،

مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں، اگر سنتیں پڑھ چکا ہے تو امامت نہیں کر سکتا کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اس کا فرض سقط ہو چکا، مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں، تو اب فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا کہ یہ فرض پڑھ چکا، دوسری صورت یہ کہ نیت فرض کسی میں نہ کی تو نماز فرض ادا نہ ہوئی۔ (6) "ردالمحتار"، "ردالمحتار"، کتاب

للصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والعشوع، ج ۲، ص ۱۱۷ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۷ فرض میں یہ بھی ضرور ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کے ظہر یا فرض وقت کی نیت وقت میں کرے، مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں، خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔ (7) "ردالمحتار"

الابصار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۷، ۱۲۳ (توضیح، بصر)

مسئلہ ۸۸ اگر وقت نماز ختم ہو چکا اور اس نے فرض وقت کی نیت کی، تو فرض نہ ہوئے خواہ وقت کا جاتا رہتا سکے علم میں ہو یا نہیں۔ (8) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والعشوع، ج ۲، ص ۱۲۳ (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۹ نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں، جبکہ کسی نماز کو معین نہ کیا، مثلاً آج کی ظہر یا آج کی عشا۔ (1) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في حضور القلب والعشوع، ج ۲، ص ۱۲۳ (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۰ اولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے آج کی فلاں نماز کہ اگرچہ وقت خارج ہو گیا ہو، نماز ہو جائے گی، خصوصاً اس کے لیے جسے وقت خارج ہونے میں شک ہو۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۳ و

"فتاویٰ الهندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۹۔ (۱) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة

مسئلہ ۹۱ اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کر لیا، مثلاً وہ دن میرا ہے اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی، بعد کو معلوم ہوا کہ میرا تھا، نماز ہو جائے گی۔ (3) "ردالمحتار"، الشرح السادس، ص ۲۵۳ (ع) یعنی جبکہ

آج کا دن نیت میں ہو کہ اس تعیین کے بعد میرا منگل کی تخصیص بے کار ہے اور اس میں غلطی معترض نہیں، ہاں اگر صرف دن کے نام ہی سے نیت کی اور آج کے دن کا قصد نہ کیا، مثلاً منگل کی ظہر پڑھتا ہوں، تو نماز نہ ہوگی اگرچہ وہ دن منگل ہی کا ہو کہ منگل بہت ہیں۔ (۴) "ردالمحتار"

مسئلہ ۹۲ نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے، تو اگر تعداد رکعات میں غلط واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی، تو نماز ہو جائے گی۔ (4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط

للصلاة، مطلب في حضور القلب والعشوع، ج ۲، ص ۱۲۰ (۱) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة

مسئلہ ۹۳ فرض قضا ہو گئے ہوں، تو ان میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے، مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ (5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۹

(درمختار)

مسئلہ ۹۴ اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو، تو دن معین کرنے کی حاجت نہیں، مثلاً میرے ذمہ جو فلاں نماز ہے، کافی ہے۔ (6) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والعشوع، ج ۲، ص ۱۱۹ (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۵ اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو، تو اس کے لیے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں کچھ لی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے۔ (7) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب شرط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۱۹، (در مختار)

مسئلہ ۹۶ کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی، مگر اس کو لگان ہوا کہ ہفتہ کی ہے اور اس کی نیت سے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی، اور ادا نہ ہوئی۔ (1) حنبیۃ المتصو، الشرط السادس، ص ۲۵۴، (عائسیہ)

مسئلہ ۹۷ قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہوگئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی اور اگر یوں نہ کیا، بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی، مگر اس دن کے ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوگئی، یو ہیں اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔ (2)

الدر المختار، و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب، صبح القضاء بہ الاداء و حکمہ، ج ۲، ص ۱۲۵، (در مختار، رد مختار)

مسئلہ ۹۸ مقتدی کو افتدائی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت امامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا کہ میں ظاہر کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی افتدائی کی نماز ہوگئی، مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے بیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کر سکتا ہے۔ (3) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۲۱، و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶، (عائسیہ، در مختار)

مسئلہ ۹۹ ایک صورت میں امام کو نیت امامت بالافتاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہو جائے دروہ نماز، نماز جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے امامت زناں (4) (عورت کی امامت) کی نیت نہ کی تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔ (5) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۲۸، (در مختار) اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے، بعد کو اگر نیت کر بھی لے، صحت افتدائے زن کے لیے کافی نہیں۔ (6)

رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب، معنی حنبیۃ سنو، جمع ج ۲، ص ۱۲۹، (در مختار)

مسئلہ ۱۰۰ جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو، امامت زناں کی نیت بالاجماع ضروری نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جمعوہ و عیدین میں بھی حاجت نہیں، باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی، تو عورت کی نماز ہو جائے گی، اگرچہ امام نے امامت زناں کی نیت نہ کی ہو۔ (1) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۲۹، (در مختار)

مسئلہ ۱۰۱ مقتدی نے اگر صرف نماز امام یا فرض امام کی نیت کی اور افتدائی کا قصد نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔ (2)

الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶، (عائسیہ)

مسئلہ ۱۰۲ مقتدی نے بہ نیت افتدائی نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری، تو جائز ہے۔ (3) المرجع السابق

۶۷ (عائسیہ)

مسئلہ ۱۰۳ مقتدی نے یہ نیت کی کہ وہ نماز شروع کرتا ہوں جو اس امام کی نماز ہے، اگر امام نماز شروع کر چکا ہے، جب تو ظاہر کہ اس نیت سے اقتدا صحیح ہے اور اگر امام نے اب تک نماز شروع نہ کی تو دو صورتیں ہیں، اگر مقتدی کے علم میں ہو کہ امام نے ابھی نماز شروع نہ کی، تو بعد شروع وہی پہلی نیت کافی ہے اور اگر اس کے گمان میں ہے کہ شروع کر لی اور واقع میں شروع نہ کی ہو تو وہ نیت کافی نہیں۔ (۴) مروج المساق، ص ۶۶ (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۱۰۴ مقتدی نے نیت اقتدا کی، مگر فرضوں میں تعین فرض نہ کی، تو فرض ادا نہ ہوا۔ (۵) حنیۃ المسلمین، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶ (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۱۰۵ جمعہ میں یہ نیت اقتدا نماز امام کی نیت کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی، نماز ہو گئی، خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو یا ظہر اور اگر یہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی، تو نہ جمعہ ہوا نہ ظہر۔ (۶) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶ (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۱۰۶ مقتدی نے امام کو قعدہ میں پایا اور یہ معلوم نہ ہو کہ قعدہ اولیٰ ہے یا اخیرہ اور اس نیت سے اقتدا کی کہ اگر یہ قعدہ اولیٰ ہے تو میں نے اقتدا کی ورنہ نہیں، تو اگر چہ قعدہ اولیٰ ہوا اقتدا صحیح نہ ہوگی اور اگر ہاں نیت اقتدا کی کہ قعدہ اولیٰ ہے، تو میں نے فرض میں اقتدا کی، ورنہ نفل میں تو اس اقتدا سے فرض ادا نہ ہوگا، اگر چہ قعدہ اولیٰ ہو۔ (۷) السراج، ص ۶۷ (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۱۰۷ یو ہیں اگر امام کو نماز میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ عشاء پڑھتا یا تراویح اور یوں اقتدا کی کہ اگر فرض ہے قعدہ اولیٰ، تراویح ہے تو نہیں، تو عشاء ہو خواہ تراویح اقتدا صحیح نہ ہوگی۔ (۸) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷ (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

اس کو یہ چاہیے کہ فرض کی نیت کرے کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض، ورنہ نفل ہو چائیں گے۔ (۱) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۱، ص ۶۷ (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۱۰۸ امام جس وقت جائے امامت پر گیا، اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کر لی، اگر چہ بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو، اقتدا صحیح ہے، بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔ (۲) "حنیۃ المسلمین" الشرط السادس النیۃ، ص ۲۰۶ (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۱۰۹ نیت اقتدا میں یہ علم ضرور نہیں کہ امام کون ہے؟ زید ہے یا عمر اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی، بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو صحیح نہیں۔ (۳) مروج المساق و "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷ (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۱۱۰ جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ نیت اقتدا میں امام کی تعین نہ کرے، یو ہیں جتا رہے ہیں یہ نیت نہ کرے کہ فلاں میت کی نماز۔ (۴) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷ (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مسئلہ ۱۱۱ نماز جنازہ کی یہ نیت ہے، نماز النذر کے لیے اور ذرا اس نیت کے لیے۔ (۵) تصویر الأبصار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۶۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۱۲ مقتدی کو شبہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت، تو یہ کہہ لے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔ (۶) "توضیح الأبصار" و "المرآۃ المحترمة"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۷۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۱۳ اگر مرد کی نیت کی، بعد کو عورت ہونا معلوم ہو یا بالعکس، جائز نہ ہوئی، بشرطیکہ جنازہ ضررہ کی طرف اشارہ نہ ہو، یو ہیں اگر زید کی نیت کی بعد کو اس کا عمرو ہونا معلوم ہوا صحیح نہیں اور اگر یوں نیت کی کہ اس جنازہ کی اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو ہو گئی۔ (۷) "المرآۃ المحترمة" و "المرآۃ المحترمة"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب، حصی علیہ سوات الخ ج ۲، ص ۱۲۷۔ (در مختار، رد المحتار) یو ہیں اگر اس کے علم میں وہ مرد ہے، بعد کو عورت ہونا معلوم ہو یا بالعکس، تو نماز ہو جائے گی، جب کہ اس میت پر نماز نیت میں ہے۔ (۸) "المرآۃ المحترمة"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب، حصی علیہ سوات الخ ج ۲، ص ۱۲۷۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۱۴ چند جنازے ایک ساتھ پڑھے، تو ان کی تعداد معلوم ہونا ضروری نہیں اور اگر اس نے تعداد معین کر لی اور اس سے زائد تھے، تو کسی جنازہ کی نہ ہوئی۔ (۱) "المرآۃ المحترمة"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۷۔ (در مختار) یعنی جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو، صرف اتنا ہو کہ دس (۱۰) میتوں کی نماز اور وہ تھے گیارہ (۱۱) تو کسی پر نہ ہوئی، و اگر نیت میں اشارہ تھا، مثلاً دس (۱۰) میتوں پر نماز اور وہ ہوں ہیں (۲۰) تو سب کی ہو گئی، یہ احکام امام نماز جنازہ کے ہیں اور مقتدی کے بھی، اگر اس نے یہ نیت نہ کی ہو کہ جن پر امام پڑھتا ہے، ان کے جنازہ کی نماز کہ اس صورت میں اگر اس نے ان کو دس (۱۰) سمجھا اور وہ ہیں زیادہ تو اس کی نماز بھی سب پر ہو جائے گی۔ (۲) "المرآۃ المحترمة"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب، حصی علیہ سوات و هو یحیی الخ ج ۲، ص ۱۲۷۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۱۵ نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے، مثلاً نہ زید انصر، عید اضحیٰ، نذر، نماز بعد طواف یا نفل، جس کو قصد آفاسد کی ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے، یو ہیں بعد تلاوت میں نیت تعیین ضرور ہے، مگر جب کہ نماز میں فوراً کیا جائے اور بعد شکر اگر چہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت تعیین درکار ہے یعنی یہ نیت کہ شکر کا بعد کرتا ہوں، و بعد سہو کو در مختار میں لکھا کہ اس میں نیت تعیین ضروری نہیں، مگر "نہر الفائق" میں ضروری سمجھی اور یہی ظاہر ہے۔ (۳) "المرآۃ المحترمة"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی حضور القلب و العشوع، ج ۲، ص ۱۲۹۔ (در مختار، رد المحتار) اور

نذر میں متعدد ہوں تو ان میں بھی ہر ایک کی الگ تعیین درکار ہے اور وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے، اگرچہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو، ہاں نیت واجب اولیٰ ہے، البتہ اگر نیت عدم وجوب ہے تو کافی نہیں۔ (۴) "المرآۃ المحترمة" و "المرآۃ المحترمة"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی حضور القلب و العشوع، ج ۲، ص ۱۲۰۔ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱۶ یہ نیت کہ مومنہ میرا قبہ کی طرف ہے شرط نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض (۵) (منہ جبرئیل)

کی نیت نہ ہو۔ (6) "الدرالمختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ باب شروط الصلاۃ، مطلب مضمون علیہ متواتر۔ (الفتح، ج ۲، ص ۶۲۹)
(درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱۷ نماز پر نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور پر نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ادا ہوئے ورنہ اگر پر نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی، تو نفل ہوئی۔ (7)
"فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۔ (عائشہ)

مسئلہ ۱۱۸ ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی، تو اگر تکبیر چہید کے ساتھ ہے، تو پہلی جاتی رہی اور دوسری شروع ہوئی، ورنہ وہی تکبیر ہے، خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔ (8) المرجع السابق و "عنہ المصنف"، الشرط السادس الیہ، ص ۲۹۹۔ (عائشہ، عیہ) یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے، ورنہ پہلی بہر حال جاتی رہی۔ (1)
"فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶۔ (ہندیہ)

مسئلہ ۱۱۹ ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر پر نیت اسی ظہر کے تکبیر کہی، تو یہ وہی نماز ہے اور پہلی رکعت بھی شمار ہوگی، لہذا اگر قعدہ اخیرہ کیا، تو ہوگئی ورنہ نہیں، ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی اور وہ رکعت شمار میں نہیں۔ (2)
المرجع السابق و "عنہ المصنف"، الشرط السادس الیہ، ص ۲۵۰۔ (عائشہ، عیہ)

مسئلہ ۱۲۰ اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو وہ بدستور نماز میں ہے۔ (3)
"الدرالمختار"، (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۱ دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی اس میں چند صورتیں ہیں۔ (۱) ان میں ایک فرض عین ہے، دوسری جتنا زہ، تو فرض کی نیت ہوئی، (۲) اور دونوں فرض عین ہیں، تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا، تو وقتی ہوئی، (۳) اور ایک وقتی ہے، دوسری قضا اور وقت میں وسعت نہیں جب بھی وقتی ہوئی، (۴) اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی اور (۵) دونوں قضا ہوں، تو صاحب ترتیب کے لیے پہلی ہوئی اور (۶) صاحب ترتیب نہیں، تو دونوں باطل اور ایک (۷) فرض، دوسری نفل، تو فرض ہوئے، (۸) اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوئیں، (۹) اور ایک نفل، دوسری نماز جتنا زہ، تو نفل کی نیت رہی۔ (4)
"عنہ المصنف"، الشرط السادس الیہ، ص ۲۵۰ و "الدرالمختار"

و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب مروج فی البیہ، ج ۲، ص ۱۵۳۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲۲ نماز خالصانہ شروع کی، پھر محاذ القدر یا کی آمیزش ہوگئی، تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔ (5)
"الدرالمختار" کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۵۱ و "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل

الرابع، ج ۱، ص ۶۷۔ (درمختار، عائشہ)

مسئلہ ۱۲۳ پورا ریا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے، اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تہائی میں پڑھتا تو، مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے، تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا

اور اس خوبی کا ثواب نہیں۔ (6) المرجع السابق (درمختار، ج ۱، ص ۱۰۱) اور یا کا استحقاق عذاب بہر حال ہے۔

مسئلہ ۱۴۴ نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا، لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداحیت ہو جائے گی یہ شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریا کی مداحیت کا اندیشہ ہوا تو اس کی وجہ سے ترک نہ کرے، نماز پڑھے اور استغفار کر لے۔ (1)

"المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب مروج من القیۃ، ج ۲، ص ۱۰۱ (درمختار، رد مختار)

محشی شرط تکبیر تحریر ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ (2)

پ ۲۰، آ ۱۰

"اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔"

اور احادیث اس بارے میں بہت ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **سبح** سے نماز شروع فرماتے۔

مسئلہ ۱۴۵ نماز جنازہ میں تکبیر تحریر رکھ ہے۔ باقی نمازوں میں شرط۔ (3) "المختار"، کتاب الصلاة، باب

شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۰۸ (۱۰ مختار)

مسئلہ ۱۴۶ غیر نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لیے ہوئے تحریر باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پیشتر

(4) (پہلے) پھینک دے، نماز منعقد ہو جائے گی۔ یو ہیں بروقت ابتدائے تحریر سے رکھا ہوا تھا یہ قبلہ سے منحرف

(5) (بہرہ) تھا، یہ آفتاب خط نصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپا لیا،

یا قبلہ کو منھ کر لیا یا نصف النہار سے آفتاب ڈھل گیا، نماز منعقد ہو جائے گی۔ یو ہیں معاذ اللہ بے وضو شخص دریا میں گر

پڑا اور اعضائے وضو پر پانی بہنے سے پیشتر تکبیر تحریر شروع کی، مگر ختم سے پہلے اعضا ڈھل گئے، نماز منعقد ہو گئی۔ (6)

"المختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث القیۃ، ج ۲، ص ۱۰۶ (رد مختار)

مسئلہ ۱۴۷ فرض کی تحریر پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے، مثلاً عشا کی چاروں رکعتیں پوری کر کے بے سلام

پھیرے سنتوں کے لیے کھڑا ہو گیا، لیکن قصد ایسا کرنا مکروہ وضع ہے اور قصد نہ ہو تو حرج نہیں، مثلاً ظہر کی چار رکعت

پڑھ کر قعدہ اخیرہ کر چکا تھا، اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا، اب معلوم

ہوا کہ چار ہو چکی تھیں، تو یہ رکعت نفل ہوئی، اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعتیں ہو جائیں، تو یہ بنا قصد نہ ہوئی، لہذا،

اس میں کوئی کراہت نہیں۔ (7) "المختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب قد یطلق الفرض الخ،

ج ۲، ص ۱۰۹ (درمختار، رد مختار)

مسئلہ ۱۴۸ ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کر سکتا ہے اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہو سکتی۔ (1)

"المختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۰۹ (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

حدیث ۱ بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے نماز پڑھی، پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا، وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا، وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، تیسری بار یہ اس کے بعد عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے تعلیم فرمائیے، ارشاد فرمایا، ”جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو، تو کامل وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تھیں اطمینان ہو، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔“ (2) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قرائۃ الفاتحۃ (بخ، الحدیث ۸۸۶)

۷۸۱، ص ۸۸۵

حدیث ۲ صحیح مسلم شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کبر سے نماز شروع کرتے اور ﴿لَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت اور جب رکوع کرتے سر کو اٹھاتے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسل حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تو سجدہ کو نہ جاتے تا وقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہوں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تا وقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر انتہیات پڑھتے اور بایں پاؤں سمجھتے در دہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیوں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔ (3) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یصح صلاۃ (بخ، الحدیث ۱۱۱۰، ص ۷۵۵)

حدیث ۳ صحیح بخاری شریف میں ہبل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد وایمان ہاتھ بائیں گلے پر رکھے۔ (4) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب وضع البیض علی الیمری فی الصلاۃ، الحدیث ۷۲

۵۹، ص

حدیث ۴ امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا، جس نے نماز میں کچھ کی، جب سلام پھیرا تو اسے پکارا، اے فلاں! ”تو اللہ سے نہیں ڈرتا، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے؟ تم یہ گن کرتے ہو گے کہ جو تم کرتے ہو، اس میں سے کچھ مجھ پر پاشیدہ رہ جاتا ہوگا۔ خدا کی قسم!“ میں پیچھے سے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔“ (1) المسند، لإمام احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ، الحدیث ۳۹۸ ج ۳، ص ۲۶ (اس حدیث شریف سے ہدایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کے

بے کسی چیز کا سامنے ہونا درکار نہیں کوئی شے اگر اک کے لیے کتاب نہیں ۱۲۷)

حدیث ۶۰ ابو داؤد نے روایت کی کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ سرہ بن جبش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سکتہ فرمایا دیکھا، ایک اس وقت جب بکیر تحریمہ کہتے۔ دوسرا جب ﴿غیر المفضوب علیہم ولا الصّٰلین﴾ پڑھ کر قراغ ہوتے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ (2) "مسئ ابی داؤد"، کتاب الصلاۃ، باب السکۃ عند الصلاۃ، ج ۱، الحدیث ۷۷۶، ص ۱۲۸، ترمذی وابن ماجہ دارمی نے بھی اس کے مثل روایت کی۔ اس حدیث سے آمین کا آہستہ کہنا ثابت ہوتا ہے۔

حدیث ۷ امام بخاری ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ "جب امام ﴿غیر المفضوب علیہم ولا الصّٰلین﴾ کہے، تو آمین کہو کہ جس کا قول مانگہ کے قول کے موافق ہو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔" (3) "صحیح بخاری"، کتاب الاذان، باب مہر المأموم بالناس الحدیث، ۷۸۲، ص ۶۷

حدیث ۸ صحیح مسلم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "جب تم نماز پڑھو تو صلیں سیدھی کرلو، پھر تم میں سے جو کوئی امامت کرے، وہ جب بکیر کہے تم بھی بکیر کہو اور جب ﴿غیر المفضوب علیہم ولا الصّٰلین﴾ کہے، تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں آجائے، تم بھی بکیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ اس کا بدلہ ہو گیا اور جب وہ سمع اللہ من حمدہ کہے تم انھم ربنا لک الحمد کہو، اللہ تمہاری سنے گا۔" (4) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ، باب الشہد فی الصلاۃ، الحدیث ۱۰۹، ص ۷۴۲

حدیث ۱۰۹ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی صحیح مسلم میں ہے، جب امام قراعت کرے، تو تم چپ رہو۔ (5) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ، باب الشہد فی الصلاۃ، الحدیث ۱۰۹، ص ۷۴۲ اس حدیث اور اس کے پہلے جو حدیث ہے دونوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آمین آہستہ کی جائے گا اگر زور سے کہنا ہوتا تو امام کے آمین کہنے کا پتہ اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ ﴿غیر المفضوب علیہم ولا الصّٰلین﴾ کہے، تو آمین کہو اور اس سے بہت صریح ترمذی کی روایت شعبہ سے ہے، وہ علقمہ سے وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں، فقال امین وحفص بہا صوفہ آمین کہی اور اس میں آواز پست کی، (1) "جامع الترمذی"، ابواب الصلوۃ، باب ما جاء فی شامیں الحدیث ۲۴۸، ص ۱۶۶ نیز ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قراعت نہ کریں، بلکہ چپ رہیں اور یہی قرآن عظیم کا بھی ارشاد ہے کہ

﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْمَعُوْا لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُوْنَ ۝﴾ (2)

پہ ۹۰، الاعراف: ۲۰۴

"جب قرآن پڑھا جائے تو سنا اور چپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔"

حدیث ۱۱ ابو داؤد و تہائی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ ”امام تو اس لیے بتایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر ہو اور جب وہ قراءت کرے تم

چپ رہو۔“ (3) ”سن ابن ماجہ“ أبواب صلاة العسوة - فتح باب من قرأ الأذان فاعتصموا بالحديث. ۸۱۶ ص ۲۵۷

حدیث ۱۴ ابو داؤد و ترمذی علیہما رحمۃ اللہ سے راوی، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”کبھی تمہیں وہ نماز نہ پڑھاؤں، جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز تھی؟ پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی بار (4) ”سنن ابن

ماہ“ کتاب الصلاة، باب من لم يذكر رفع يده الركوع الحديث ۷۴۸ ص ۱۷۷۸ ”صحيح الترمذی“ أبواب الصلاة، باب ما جاء من النبي صلى الله عليه وسلم - مرفع لامي أو مرة الحديث ۲۵۷ ص ۱۶۶۳ یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے پھر نہیں۔ (5) ”سنن ابن ماجہ“ کتاب الصلاة، باب من لم يذكر رفع يده الركوع، الحديث ۷۵۷ ص ۱۷۷۸ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۱۵ وارقلی و ابن عدی کی روایت انھیں سے ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے، مگر نماز شروع کرتے وقت۔ (6) ”مسند قرظی“ کتاب الصلاة، باب ذكر التكبير ورفع اليدين الحديث. ۱۱۷ ج ۱ ص ۲۹۹

حدیث ۱۶ مسلم و احمد و ابن جریر بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”یہ کیا بات ہے؟ کہ تمہیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، جیسے پھیل گھوڑے کی ذمیں، نماز میں سکون کے ساتھ ہو۔“ (7) ”صحيح مسلم“ کتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة - فتح، الحديث ۱۰۶۸ ص ۷۴۷

حدیث ۱۷ ابو داؤد و امام احمد نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ”سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں۔“ (1) ”سنن ابن داؤد“ کتاب الصلاة، باب وضع اليدين في الصلاة، الحديث. ۷۵۶ ص ۱۲۷۹

ان امور کے متعلق اور بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں، تاہم کا چند حدیثیں ذکر کیں کہ یہ مقصود نہیں کہ فعل نماز احادیث سے ثابت کیے جائیں کہ ہم نہ اس کے اہل نہ اس کی ضرورت کہ آئمہ کرام نے یہ مرحلے طے فرما دیے، ہمیں تو ان کے ارشادات بس ہیں کہ وہ ارکان شریعت ہیں، وہ وہی فرماتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے ماخوذ ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ با وضو قبلہ زود دونوں پاؤں کے بیچوں میں چار انگلی کا فاصلہ کر کے کھڑ ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی نو سے ٹھو جائیں اور انگلیاں ندلی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں، نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے بائدھ لے، یوں کہ دہنی ہتھیلی کی گدی پائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیوں پائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چوٹنگلی (2) (پہلی انگلی) کلائی کے غل بغل اور ناپڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى حُدُوكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (3) (پاک بچہ)

اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام بڑا بڑا ہے اور تیری رحمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (۱۲)

پھر تعوذ یعنی

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پڑھے، پھر تسمیہ یعنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کہے پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے، اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے

یہ ایک آیت کہ تین کے برابر ہو، اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے، اس طرح کہ پھیلیاں

گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں، نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف،

ایک طرف فقط انگوٹھا اور پٹھہ بھی ہو اور سر پٹھہ کے برابر ہو اور نہ چانچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے پھر

سَمِعَ اللّٰهُ لَمَنْ حَمَدَهُ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور مغرور ہو تو اس کے بعد

اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ

پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، نہ یوں کہ صرف پیشانی بخو جائے اور ناک کی ٹوک لگ جائے، بلکہ پیشانی اور

ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کرکٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پٹلیوں سے جدا رکھے و دونوں پاؤں کی

سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو تھے ہوں اور پھیلیاں بھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ

الْعَظِيمِ کہے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بائیں قدم بچھا کر اس پر

خوب سیدھا بیٹھ جائے اور پھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں، پھر اللہ

اکبر کہتا ہوا سجدہ کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے،

اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر قراءت شروع کر دے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کر کے داہنا قدم

کھڑا کر کے بائیں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور انشباث لہ و نضوٹ و نطبات سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عِيسَىٰ وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنْ

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ (۱) (تمام تعینات اور نمازیں اور پکڑے کہاں اللہ عزوجل) کے لیے ہیں سلام حضور پر، اے نبی اللہ عزوجل کی رحمت

اور رحمتیں ہم پر اور اللہ عزوجل کے ایک بندوں پر سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی دینا والا نہیں اس کے بعد اور

رسول ہیں۔ (۱۲)

پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کھڑا لا کے قریب پہنچے، دوہنے ہاتھ کی بیچ کی

انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھٹکیاں اور اس کے پاس والی کو پھیلی سے ملادے اور لفظ لا پر کلک کی انگلی اٹھائے مگر اس کو

جنٹیش نہ دے اور کھڑے ان پر گر دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے، اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو

بائیں طرف، یہ طریقہ کہ مذکور ہوا، امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے، مقتدی کے لیے اس میں کی بعض بات جائز نہیں، مثلاً
 امام کے پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورت پڑھنا۔ عورت بھی بعض امور میں مستثنیٰ ہے، مثلاً ہاتھ باندھنے اور سجدہ کی حاست اور
 قعدہ کی سورت میں فرق ہے۔ (۱) عبدالمعمر: ص ۲۹۸ ۲۴۶ و غیرہ۔ جس کو ہم بیان کریں گے، ان مذکور بات
 میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا ترک (۲) (پھوڑا۔) قصداً (۳) (جان
 بوجھ کر۔) گناہ اور نماز واجب اما عاده (۴) (نہا کا پھرے پڑھنا واجب۔) اور سہوا ہو تو سجدہ کا سہوا واجب۔ بعض سنت مؤکدہ کہ اس
 کے ترک کی عادت گناہ اور بعض مستحب کہ کریں تو ثواب، نہ کریں تو گناہ نہیں۔

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں

(۱) تکبیر تحریرہ

(۲) قیام

(۳) قراءت

(۴) رکوع

(۵) سجدہ

(۶) قعدہ اخیرہ

(۷) خراج تصنعہ - (۵) "المرحومہ"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲ ص ۱۵۸-۱۶

(۱) تکبیر تحریرہ:

ہیئت یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے، اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

مسئلہ ۱۰ نماز کے شرائط یعنی مہارت واستقبال وستر عورت ووقت۔ تکبیر تحریرہ کے لیے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، اگر اللہ اکبر کہہ چکا اور کوئی شرط مفقود ہے، نماز نہ ہوگی۔ (۶) "المرحومہ" و "رد المحتار" کتاب الصلاة، بحث شروط التحریمة، ج ۲ ص ۱۶۵ (۱) (در مختار، ج ۲)

مسئلہ ۲ جن نمازوں میں قیام فرض ہے، ان میں تکبیر تحریرہ کے لیے قیام فرض ہے، تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (۱) "المنہج" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۲ ص ۶۸ (در مختار، ج ۲ ص ۶۸) (۲) "المنہج" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۲ ص ۶۸ (در مختار، ج ۲ ص ۶۸)

مسئلہ ۳ امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریرہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہوئی۔ (۲) "المنہج" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۲ ص ۶۸ (در مختار، ج ۲ ص ۶۸) (۳) "المنہج" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۲ ص ۶۸ (در مختار، ج ۲ ص ۶۸)

مسئلہ ۴ نفل کے لیے تکبیر تحریرہ رکوع میں کی، نماز نہ ہوئی اور بیٹھ کر کہتا، تو ہو جاتی۔ (۳) "المنہج" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۲ ص ۶۸ (در مختار، ج ۲ ص ۶۸) (۴) "المنہج" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۲ ص ۶۸ (در مختار، ج ۲ ص ۶۸)

مسئلہ ۵ مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا، نماز نہ ہوئی۔ (۴) "المنہج" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۲ ص ۶۸ (در مختار، ج ۲ ص ۶۸) (۵) "المنہج" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۲ ص ۶۸ (در مختار، ج ۲ ص ۶۸)

مسئلہ ۶ امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نیت کی، نماز شروع ہو گئی اور

(6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج ۲، ص ۱۶۳۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، یعنی بقدر قراءت فرض، قیام فرض اور بقدر واجب، واجب اور بقدر سنت، سنت۔ (1) "الدرالمختار" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۶۳۔ (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعت اولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریر بھی شامل ہوگی اور قیام سنون میں مقدار ثناء و تعوذ و تسبیح بھی۔ (رض)

مسئلہ ۱۵ قیام و قراءت کا واجب و سنت ہونا پائیں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بی مانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج ۲، ص ۱۶۳۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج ۲، ص ۱۶۳۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھالینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (4) "الفتاویٰ الہدیٰ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول، ج ۱، ص ۶۹۔ (نسیبی)

مسئلہ ۱۸ اگر قیام پر قادر ہے مگر مجبوری سے کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے و رکھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۱، ص ۱۶۱۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۹ جو شخص مجبور ہو کر تو سکتا ہے مگر مجبور کرنے سے زخم بہتا ہے، جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور رکھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۱، ص ۱۶۱۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۰ جس شخص کو کھڑے ہونے سے قہر آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں، تو سے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے، اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے۔ یوں کھڑے ہونے سے چوتھی ستر کھل جائے گا یا قراءت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے و اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے، باقی بیٹھ کر۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة و بیعت فی الرکب الاصلیٰ، الخ، ج ۲، ص ۱۶۴۔ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۲۱ اگر تہا کزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت میں ہو تو جماعت سے ورنہ تنہا۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة و بیعت فی الرکب الاصلیٰ، الخ، ج ۲، ص ۱۶۵۔ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۲۲ کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہو تا عذر نہیں، بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا مجبور نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا مجبور کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قہر آتا ہے یا چوتھی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یوں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں چھا ہوگا یا

تا قابل برداشت تکلیف ہوگی، تو بیٹھ کر پڑھے۔ (2) "عنہ المحتملی"۔ "عنصر الصلاة، الثاني من ۲۶ ۲۶۷ (غلیہ)

مسئلہ ۲۳ اگر عسایہ خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ (3) المرجع السابق، ص ۲۶۱ (غلیہ)

مسئلہ ۲۴ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے، مگر چہ انتہائی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔ (4) المرجع السابق ص ۲۶۲ (غلیہ)

تنبیہ ضروری آج کل عوامیہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخارا آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر رہا کرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔ یو ہیں مگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عسایہ دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوتیں، ان کا پھیرنا فرض۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ ۲۵ کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے، تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ۲۷۱ (غلیہ) یعنی جب کہ چکر آنے کا گمن غالب ہو اور کنارے پر اتر نہ سکتا ہو۔

(۳) قراءات:

قراءات اس کا نام ہے کہ تمام حروف کارج سے ادا کیے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، مگر حروف کی صحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سن اور کوئی مانع مثلاً شور وغل یا نقل جماعت (1) (۱) (پہلے کا فرض)۔ بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی (2) "المختصر فی الہندیہ"۔ کتاب الصلاة، الباب الرابع فی الصلۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹، (عائلیہ)

مسئلہ ۲۶ یو ہیں جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے بھی مقصد ہے کہ کم سے کم بتا ہو کہ خود سن سکے، مثلاً طاق دینے، آزاد کرنے، جاں نذرانہ کرنے میں۔ (3) المرجع السابق (عائلیہ)

مسئلہ ۲۷ مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور دو توفیل کی ہر رکعت میں اہم و منفرد پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ، نہ آیت، نہ آہستہ کی نماز میں، نہ جہر کی میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لیے بھی کافی ہے۔ (4) "مرآۃ العیال شرح مور الإصحاح" کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة و رکعاتها، ص ۶۱ (عامہ کتب)

مسئلہ ۲۸ فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی، تو زنا فاسد ہوگئی۔ (5) "المختصر فی الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی الصلۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹ (عائلیہ)

مسئلہ ۲۹ چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے "ن، ق، کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ اس کی تکرار کرے (6) المرجع السابق و "دلائل مطہر" کتاب الصلاة، فصل فی القراءۃ، مطلب، تحقیق مہم، نو ندر می

و رکوعہ الھم یقرء الخ ج ۱۹ ص ۳۱۳۔ (نائبی رہنکار) اربعی ایک لکھ کی آیت **مُذْهَبِ** اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔ (7) امام سیوطی نے شرح جامع مغیرہ شرح مختصر امام گدائی اور امام نظام الدین کے تحت الفقہاء اور امام ملک اعظمی نے بدائع میں اس سے جواز ہر جز ملزم اور خلاف کا اعلان کیا اور یہی اکثر کتب جہت الدلیل ہے اور عمیرہ سرخ و پہنچ و فتح القدیر و شرح الجمعہ، ابن ملک و درکنار شہرم جزو ازکو ص ۱۸۱ کا محقق صاحب حج و عمرہ شراعیہ ہے جو انکی دلیل و ذکر کی تحقیق صاحب نے اس پر اعتراض کیا بہر حال احتیاط اولیٰ ہے خصوصاً جبکہ مفسرین نے اسے تصریحاً صحیح۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (۸)

مسئلہ ۳۰ سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک پوری آیت ہے، مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ (8) "المسحدر" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل ج ۹ ص ۲۳۰ (درمختار)

مسئلہ ۳۱ قراءت شاذہ سے فرض ادا نہ ہوگا، یوہیں بجائے قراءت آیت کی بجے کی نماز نہ ہوگی۔ (9) "المسحدر" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل ج ۹ ص ۲۲۶ (درمختار)

(۴) رکوع:

تانا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ وجہ ہے۔ (1) "المسحدر" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲ ص ۱۰۰ (درمختار عمیرہ) اور پورا یہ کہ پینچہ سیدھی، چھڑا ہے۔

مسئلہ ۳۲ گودہ پشت (2) (کبوتر) کہ اس کا لب صدر رکوع کو پہنچ گیا ہو، رکوع کے پے سر سے اشارہ کرے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاة، باب الرابع فی الصلوة، الفصل الأول ج ۱ ص ۷ (نائبی)

(5) سجود:

حدیث میں ہے: "سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو، لہذا دو نماز یادہ کرو۔" (4) "مصحح مسلم" کتاب الصلاة، باب ما یصل فی الركوع والسجود، الحديث ۸۳ ج ۱ ص ۷۰۱ اس حدیث کو مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ پیشانی کا زمین پر جتنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پین لگنا شرط۔ (5)

(محمد باقر علی حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمن "قادیانی رضیہ" نقل فرماتے ہیں "ملاحظہ ہو حدیث میں کہ اس کے ہاتھوں میں سے ایک کے ہاتھ پر اور دوسرے ہاتھ پر سجدہ کرے۔")

جو میں فرض ہے اور دونوں پاؤں کی تمام انگلیاں پر سجدہ کرے کہ وہ سب ہوں اس کا پتہ "سید" میں ہے اور فقہی کتب میں کہ سجدہ کرنا بغیر کسی طرف کے سجدہ کرنا جائز ہے۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاة، باب مکروحات الصلاة، ج ۷ ص ۳۷۶ (تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا

کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔ (6) "المسحدر" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱۲ ص ۲۴۹، ۲۵۱ و "الفتاویٰ الہندیہ"

(الحمدیہ) کتاب الصلاة، باب مکروحات الصلاة، ج ۷ ص ۳۶۳، ۳۷۶ ملخصاً (درمختار، فتاویٰ ضویہ)

مسئلہ ۳۳ اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔ (7) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاة، باب الرابع فی الصلوة، الفصل الأول ج ۱ ص ۷ (نائبی رہنکار)

مسئلہ ۳۴ رخسارہ یا ٹھوڑی زمین پر لگنے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر، اگر عذر ہو تو اشارہ کا

حکم ہے۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصلۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷ (عائسیٰ)

مسئلہ ۳۵ ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔

مسئلہ ۳۶ کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روٹی، قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے

سے نہ دبے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصلۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷

(عائسیٰ) بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں جاس (2) (پاؤں کا ہنس) بچھاتے ہیں، ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا یقین

بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبے، تو نرم زنی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبے تو کمرہ تحریمی واجب نہ ہو

ہوئی، مکنی دار (3) (اگرچہ اسے) گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دیتی لہذا نماز نہ ہوگی، ریل کے بعض درجوں

میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدے ہوتے ہیں اس گدے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ ۳۷ دو پہیہ گاڑی پتہ وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر اس کا فٹا (4) (دھڑکی ہو گا زنی پہل کے پیروں کے گدے پر رکھی جاتی ہے)

یا ہم (5) (کمرہ گاڑی کا ہانس جس میں کمرہ جوتا ہوتا ہے) تیل اور گھوڑے پر ہے، سجدہ نہ ہوا، ورنہ زمین پر رکھا ہے، تو ہو گیا۔ (6)

(الفتاویٰ الہندیہ)، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصلۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷، (عائسیٰ) پہلی کا کھنوا (7) (پیروں کی

پہلی گاڑی کی پہلی سی پال۔ باگر ہانوں سے بنا ہوا ہو تو اتنا سخت بنا ہو کہ سر ٹھہر جائے وہاں سے اب نہ دبے، ورنہ نہ

ہوگی۔

مسئلہ ۳۸ جوار، باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جے، سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس

کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں، تو ہو جائے گا۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصلۃ

الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷ (عائسیٰ)

مسئلہ ۳۹ اگر کسی عذر مثلاً اڑدھام (9) (مچر۔ مچر) کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے۔ اور بلا عذر باطل

اور گھٹنے پر عذر وہاں عذر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔ (10) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصلۃ الصلاۃ، الفصل

الأول، ج ۱، ص ۷ (در مختار، عائسیٰ)

مسئلہ ۴۰ اڑدھام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اس کا شریک ہے، تو جائز ہے ورنہ

ناجائز، خواہ وہ نرم زنی میں نہ ہو یا نرم زنی میں تو ہے مگر اس کا شریک نہ ہو، یعنی دونوں اپنی، اپنی پڑھتے ہوں۔ (11) "الفتاویٰ

الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصلۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷ (عائسیٰ وغیرہ)

مسئلہ ۴۱ ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے بیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ تاپاک

ہے تو سجدہ نہ ہوا، ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کر لیا، تو ہو گیا۔ (1) "مبایع المعصی"، مسائل الفروضۃ

العامة ای السجود ص ۲۶۳ و "المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل ۲، ص ۲۵۳ (منیہ، در مختار)

مسئلہ ۴۲ عمامہ کے بیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا، سجدہ ہو گیا اور ماتھا نہ جم بلکہ فقط چھو گیا کہ دبائے سے دبے

گایا سر کا کوئی حصہ لگا، تو نہ ہوا۔ (2) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۵۲ (در مختار)

مسئلہ ۴۳ ایسی جگہ جہہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اونگھل سے زیادہ اونچی ہے، جہہ نہ ہوا، ورنہ ہو گیا۔ (3) المرجع السابق، ص ۲۵۷ (در مختار)

مسئلہ ۴۴ کسی چھوٹے پتھر پر جہہ کیا، اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہوگی، ورنہ نہیں۔ (4) "العیوای الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی الصفة الصلاة المصلی الاول، ج ۱، ص ۷ (مستدرک)

(۲) قعدہ اخیرہ:

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری اتقیات یعنی رسولہ تک پڑھ لی جائے، فرض ہے۔ (5) المرجع السابق

مسئلہ ۴۵ چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کر کے کہ تین ہی ہوئیں کھڑا ہو گیا، پھر یاد کر کے کہ چار ہو چکیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا، اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعہ بقدر تشہد ہو گیا فرض ادا ہو گیا، ورنہ نہیں۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۷۰ (در مختار)

مسئلہ ۴۶ پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گزر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی، یوں ہیں قیام، قراءت، رکوع، سجود میں اول سے آخر تک سوتا ہی رہا، تو بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی اور جہہ سہو بھی کرے، لوگ اس میں غافل ہیں خصوصاً تراویح میں، خصوصاً گرمیوں میں۔ (7) "مبایع المصنوع"، الفرع السادسة و تحفہ التراویح، ص ۲۶۷ و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، بحث شروط التحصی، ج ۱، ص ۱۸۰ (ملیہ رد المحتار)

مسئلہ ۴۷ پوری رکعت سوتے میں پڑھ لی، تو نماز قاسد ہو گئی۔ (8) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۸۱ (در مختار)

مسئلہ ۴۸ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا، تو جب تک پانچویں کا جہہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور پانچویں کا جہہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا جہہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا جہہ کر لیا، تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملے۔ (1) "مبایع المصنوع"، السادس لقعدہ الاخرہ، ص ۲۹ (غیب)

مسئلہ ۴۹ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ جہہ تلاوت یا نماز کا کوئی جہہ کرنا ہے اور کر لیا تو فرض ہے کہ جہہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے، وہ پہلا قعدہ جا تا رہا قعدہ نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (2) "مبایع المصنوع"، الفرع السادسة و فی القعدہ الاخرہ، ص ۲۶۷ (ملیہ)

مسئلہ ۵۰ جہہ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا، مگر تشہد واجب ہے۔ یعنی اگر جہہ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا، مگر گناہ کا رہا۔ (3) (روایت: ابی حنیفہ)۔ (4) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب کل شعاع من النعل صلاة، ج ۲، ص ۱۹۳ (رد المحتار)

یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو متافی نماز ہو بقصد کرنا، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا متافی قصد پایا گیا، تو نماز واجبہ اعادة ہوئی اور بلا قصد کوئی متافی پایا گیا تو نماز باطل۔ مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تحنم وانا پانی پر قادر ہوا، یا سوزہ پر مسح کیے ہوئے تھا اور بدت پوری ہوگئی یا عمل قلیل کے ساتھ سوزہ اتار دیا، یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت ہے کسی کے پڑھائے محض سننے سے یا وہوگئی یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے مار کر دے دیا جس سے نماز ہو سکے یعنی بقدر مانع اس میں نجاست نہ ہو، یا وہو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کر سکے یا یہ بھی نہیں، مگر اس کپڑے کی چوڑائی یا زیادہ پاک ہے یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے اب رکوع و سجود پر قادر ہو گیا یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے اگر وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی یا امام کو محدث ہوا اور ان کی کو حلیفہ کیا اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہوگئی یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آ گیا یا عیدین میں نصف النہار شرعی ہو گیا یا پانی پر مسح کیے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہو کر وہ گر گئی یا صاحب عذر تھا اب عذر جاتا رہا یعنی اس وقت سے وہ حدیث موقوف ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا یا بیٹھ کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہو سکتی ہے یا قضا پڑھ رہا تھا اور وقت مکروہ آ گیا یا باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اور آزاد ہوگئی اور فوراً سر نہ ڈھالکا، ان سب صورتوں میں نماز باطل ہوگئی۔ (۵) دیکھئے (عاصۃ تب)

مسئلہ ۵۱ مقتدی انہی تھا اور امام قاری اور نماز میں اسے کوئی آیت یاد ہوگئی، تو نماز باطل نہ ہوگی۔ (۱)

”المختار“ کتاب الصلاۃ، المسائل ثلاث عشریۃ، ج ۲، ص ۱۳۵ (درمختار)

مسئلہ ۵۲ قیام رکوع و سجود قعدۂ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے، اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جا تارہا، اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہو جائیگی ورنہ نہیں، یوں رکوع سے پہلے، سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (۲) ”ردالمحتار“ کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ، بحث العروج بصلوۃ، ج ۲، ص ۱۷۲

(ردالمحتار)

مسئلہ ۵۳ جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں کا کوئی فعل امام سے مشترک ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا، تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھالیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہوگی، ورنہ نہیں۔ (۳)

”المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ، بحث العروج بصلوۃ، ج ۲، ص ۱۷۲ (درمختار، المختار)

مسئلہ ۵۴ مقتدی کے لیے یہ بھی فرض ہے، کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے، تو اس کی نہ ہوگی۔ اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔ (۴) ”المختار“ کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ، ج ۲، ص ۱۷۲ (درمختار)

واجبات نماز

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہوتا۔

(۸۲۲) تہ پڑھنا یعنی اسکی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک آیت مستقل واجب ہے، ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔

(۹) سورہ مدنا یعنی یک چھوٹی سورت جیسے اَبْ اعطیک لکھو رَحْمَۃً یا تین چھوٹی آیتیں جیسے اِنَّمَا نَحْنُ بَشَرٌ لِّمَنْ خَلَقَ عِيسٰی وَبَصُرَ لَا نَمُوتُ اَدْرٰی وَاَسْکُرُ یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا۔

(۱۰) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قراءت واجب ہے۔

(۱۳۱۲) الحمد اور اس کے ساتھ سورۃ الفاتحہ کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔

(۳) تہ کا سورۃ سے پہلے ہوتا۔

(۵) ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار تہ پڑھنا۔

(۱۶) الحمد و سورۃ کے درمیان کسی اجنبی کا فاصلہ نہ ہوتا۔ آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورۃ یہ اجنبی نہیں۔ (۱) آمین

بسم اللہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا۔

(۱۷) قراءت کے بعد محصل (۲) (نور...) رکوع کرتا۔

(۱۸) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصلہ نہ ہو۔

(۱۹) تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر شمار پایا ہے

(۲۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔

(۲۱) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

(۲۲) قعدۃ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو اور

(۲۳) فرض و وتر و سنن و واجب (۳) (مختصرہ کدو...) میں قعدۃ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ پڑھانا۔

(۲۴ و ۲۵) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا، یوں ہیں جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ

بھی گر چھوڑے گا، ترک واجب ہوگا اور

(۲۷ و ۲۸) لفظ السلام دو بار اور لفظ علیکم واجب نہیں اور

(۲۸) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور

(۲۹) تکبیر قنوت اور

(۳۰ و ۳۵) عیدین کی چھوٹی تکبیریں اور

(۳۶) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور

(۳۷) اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر ہونا اور

(۳۸) بر جہزی نماز میں امام کو جہز (۴) (بندہ و ہنر) سے قراءت کرنا اور

(۳۹) غیر جہزی (۵) (خطا و ہنر) میں آہستہ۔

(۴۰) ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔

(۴۱) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔

(۴۲) اور بخود کا دوسری بار ہونا۔

(۴۳) دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور

(۴۴) چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔

(۴۵) آیت بجدہ پڑھی ہو تو بجدہ تلاوت کرنا۔

(۴۶) سہوا ہوا ہو تو بجدہ سہوا کرنا۔

(۴۷) دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر (۱) (تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا۔

(۴۸) امام جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔

(۴۹) سوا قراءت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔ (۲) "رد المحتار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الصلاۃ

مطلب: واجبات صلاۃ ج ۲ ص ۱۸۹-۲۰۳ وغیرہ

مسئلہ ۵۵ کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو بجدہ سہوا واجب ہے۔ (۳) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ باب

صلاۃ الصلاۃ ج ۲ ص ۱۹۶ (در مختار)

مسئلہ ۵۶ آیت بجدہ پڑھی اور بجدہ میں سوا تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو بجدہ سہوا کرے۔ (۴) "حکیم المعانی"

واجبات الصلاۃ ج ۲ ص ۲۹۶ (عیہ)

مسئلہ ۵۷ سورت پہلے پڑھی اس کے بعد الحمد یا الحمد وسورت کے درمیان ویر تک یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر

چکار ہا، بجدہ سہوا واجب ہے۔ (۵) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الصلاۃ ج ۲ ص ۱۸۷ (در مختار)

مسئلہ ۵۸ الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو بجدہ سہوا کرے۔ (۶) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الصلاۃ مطلب کل

صلاۃ واجبۃ، المجلد ج ۲ ص ۱۸۹ (در مختار)

مسئلہ ۵۹ جو چیزیں فرض و واجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انھیں ادا کرے، بشرطیکہ کسی

واجب کا تہ رض نہ پڑے اور تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اس کو ادا کر کے متابعت کرے، مثلاً امام تشہد پڑھ کر

کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت

ہے، بشرطیکہ تہ رض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے، مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے

تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اٹھالیا تو یہ بھی اٹھالے۔ (۱) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الصلاۃ مطلب: مهم فی

تحقیق متابعتہ الامام ج ۲ ص ۲۰۳ (رد المحتار)

مسئلہ ۶۰ ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا تو جب یاد آئے کر لے، اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نہ صادر ہوا ہو اور سجدہ سہو کرے۔ (۲) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۹۲۔ (درمختار)

مسئلہ ۶۱ ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع یا قعدہ اولیٰ بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (۳) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۰۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۶۲ انظار تشہد (۴) جب تک کہ تشہد اٹھائے تحت سلام ہوئے، منہ منہ سے دعا کہ اللہ شہد معراج تیرا اور اللہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہد کرے، وہ یہ دعوت دھڑک کہتے ہیں ایسا جائز ثابت ہوا کہ در میں واجب ہے۔ (۵) اسے ان کے معافی کا قصد اور انشاء ضروری ہے، گویا اللہ عزوجل کے لیے تحیت کرتا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعہ معراج کی حکایت مد نظر ہو۔ (۵) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، فصل ج ۲، ص ۲۶۹ و "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صلاۃ الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۶۹۔ (مکتبہ دار الفکر)

مسئلہ ۶۳ فرض دو تر و سن رواتب کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا **اللہم صل علی محمد** یا **اللہم صل علی سیدنا** تو اگر سہوا ہو سجدہ سہو کرے، عہد اہو تو اعادہ واجب ہے۔ (۶) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، فصل ج ۲، ص ۲۶۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۶۴ مقتدی قعدہ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے، ذر و دوعا کچھ نہ پڑھے اور مسبوق کو چاہیے کہ قعدہ اخیرہ میں غمخیز کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا تو کلمہ شہادت کی تکرار کرے۔ (۷) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۷۰۔ (درمختار)

سنن نماز

- (۱) تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور
- (۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔
- (۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبضہ نہ ہونا
- (۴) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا
- (۵) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا یا ہیں
- (۶) تکبیر قوت و
- (۷) تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا

سنت نہیں۔ (۱) "الدر المختار" و "الفتح" کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، فصل الثالث، ج ۱، ص ۲۶۹ و "حیۃ المسلم" صلاۃ، ج ۲، ص ۸ و "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صلاۃ الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۶۹۔ (مکتبہ دار الفکر)

مسئلہ ۶۵ اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا تو اب نہ اٹھائے اور اللہ اکبر پورا کہنے سے پیشتر یاد آ گیا تو اٹھائے اور اگر موضع مسنون تک ممکن نہ ہو، تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔ (۲) "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صلاۃ الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۶۹۔ (مکتبہ دار الفکر)

مسئلہ ۶۶ عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ موٹڑھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ (۳) "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ باب صفة

الصلاة، فصل، ج ۱، ص ۲۲۲ (رد المحتار)

مسئلہ ۶۷ کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے جب ہی اٹھا ہے تو اٹھائے۔ (۴) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب الصلاۃ، باب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۲ (عائشہ)

(۹) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور

(۱۰) **سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** اور

(۱۱) سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔ (۵) "ردالمحتار" و

"ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب فی قولہ الإعادة دون ذکره، ج ۱، ص ۲۰۸

مسئلہ ۶۸ امام کو تکبیر تحریر اور تکبیرات انتقال سب میں جہر مسنون ہے۔ (۶) "مرجع السابق" (رد المحتار)

مسئلہ ۶۹ اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ نماز شروع ہونے اور انتقال کا حاس سب کو معلوم ہو جائے اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔ (۷) "ردالمحتار" کتاب

الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب فی التبیع خلف الإمام، ج ۱، ص ۲۰۹ (رد المحتار)

مسئلہ ۷۰ تکبیر تحریر سے اگر تحریر مقصود نہ ہو بلکہ محض اعلان مقصود ہو تو نہ زنی نہ ہوگی۔ یوں ہونا چاہیے کہ نفس تکبیر سے تحریر مقصود ہو در جہر سے اعلان، یوں آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیے اگر اس نے فقط آواز پہنچانے کا قصد کیا تو نہ اس کی نماز ہو، نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریر باندھے اور علاوہ تکبیر تحریر کے اور تکبیرات **بِسْمِ اللَّهِ لَعْنُ حَمْدُهُ يَا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ** میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ مکروہ ہوگی کہ ترک سنت ہے۔

(۱) "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب فی التبیع خلف الإمام، ج ۱، ص ۲۰۹ (رد المحتار)

مسئلہ ۷۱ کبوتر کو چاہیے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اس کی حاجت ہے، پہلی یا دوسری صف میں جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے، یہاں سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ نیز یہ بہت ضروری ہے کہ امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا، نیز یہ کہ اگر کبوتر نے تکبیر میں مد کیا تو امام کے تکبیر کہہ لینے کے بعد اس کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں، بلکہ تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا، اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا، نماز واجب الاعادة ہے۔

مسئلہ ۷۲ مقتدی و منفرد کو جہر کی حاجت نہیں، صرف اتنا ضروری ہے کہ خوش۔ (۲) "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ،

باب صفة الصلاۃ، مطلب فی التبیع خلف الإمام، ج ۱، ص ۲۰۹ (رد المحتار)

(۱۲) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ بیٹائیوں کے مردناف کے نیچے دہنے ہاتھ کی پھٹی بائیں کھٹی کے جوڑ پر رکھے، چھٹکی اور

اگر ٹھکانا کئی کے اٹل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچائے اور عورت و خنثی بائیں ہتھیلی سینہ پر چھلکے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے۔ (3) "حیة المتعلیٰ"، ص ۲۰، ص ۲۰ (غنیہ وغیرہ) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے ٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لاکر باندھ لے۔

مسئلہ ۷۳ بیٹھے یا لیٹے نماز پڑھے، جب بھی یو ہیں ہاتھ باندھے۔ (4) "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۲۹ (رد المحتار)

مسئلہ ۷۴ جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ٹھکانا اور دعائے ثنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریرہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے۔ (5) "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳ (رد المحتار)

(۱۳) ثنا و

(۱۴) تعوذ و

(۱۵) تسبیح و

(۱۶) آمین کہنا اور

(۱۷) ان سب کا آہستہ ہونا

(۱۸) پہلے ٹاپڑھے

(۱۹) پھر تعوذ (۱) اغوذ باللہ من الشیطن الرجیم

(۲۰) پھر تسبیح (۲) بسم لله الرحمن الرحیم

(۲۱) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے، وقفہ نہ کرے،

(۲۲) تحریرہ کے بعد فوراً ٹاپڑھے اور ثامن و حنّ نساؤک غیر جنازہ میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں، وہ سب نفل کے لیے ہیں۔

مسئلہ ۷۵ امام نے بالجبر قرات شروع کر دی تو مقتدی ٹھانہ پڑھے اگرچہ بوجہ دور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں کچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دور ہونے کے قرات نہیں سنتے۔ (3) "الفتاویٰ"

المعدیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹ و "حیة المتعلیٰ"، ص ۲۰، ص ۲۰ (عائشہ رضی اللہ عنہا) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔ (4) "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲

ص ۲۳۲ (رد المحتار)

مسئلہ ۷۶ امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا ہو اگر غالب گمان ہے کہ ٹاپڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا ہو تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ٹاپڑھے شامل ہو جائے۔ (5) "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،

مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۲ (رد المحتار: بخش ۲)

مسئلہ ۷۷ نماز میں اعتدال و بسم اللہ قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں، لہذا اعتدال و تسمیہ بھی ان کے لیے مسنون نہیں، ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے، اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ (۶) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطب فی بیان الصوائر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۴ (در مختار)

مسئلہ ۷۸ اعتدال صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اوّل میں مسنون ہے فاتحہ کے بعد، مگر اوّل سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے، قراءت خواہ سری ہو یا جہری، مگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔ (۱) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطب فی بیان الصوائر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۲ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷۹ اگر ثناء و اعتدال و تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو احدی وہ نہ کرے کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا، یوں ہیں اگر ثناء پڑھنا بھول گیا اور اعتدال شروع کر دیا تو ثناء کا اعادہ نہیں۔ (۲) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطب فی بیان الصوائر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۳ (رد المحتار)

مسئلہ ۸۰ مسبوق شروع میں ثناء پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے، اس وقت پڑھے۔ (۳) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطب فی بیان الصوائر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۳ (علیہ)

مسئلہ ۸۱ فرائض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعدانی و خفٹ الخ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں **وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کی جگہ **وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کہے۔ (۴) "مباہجہ السنن"، صفة الصلاۃ، ص ۳۰ (علیہ الخیر)

مسئلہ ۸۲ (۲۳) عیدین میں تکبیر تحریر رہی کے بعد ثناء کہے اور ثناء پڑھتے وقت ہاتھ باندھے اور اعتدال پڑھ کر چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔ (۵) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۳۳ (در مختار، الخیر)

مسئلہ ۸۳ آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں، مد کہ الف کو کھینچ کر پڑھیں اور قصر کہ الف کو دراز نہ کریں اور امامہ کہ مد کی صورت میں الف کو یا کی طرح نازل کریں۔ (۶) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۳۷ (در مختار)

مسئلہ ۸۴ اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی (۷) (اتقن) یا یا کو گرا دیا (۸) (اتقن) تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہے اور اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی (۹) (اتقن) اور یا کو حذف کر دیا یا قصر کے ساتھ تشدید (۱۰) (اتقن) یا حذف یا ہو (۱۱) (اتقن) تو ان صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱۲) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطب فی بیان الصوائر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۷ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸۵ امام کی آواز اس کو نہ پہنچی مگر اس کے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز سن لی، اگر چہ اس نے آہستہ کہی ہے تو یہ بھی آمین کہے، غرض یہ کہ امام کا **وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کہنا سنت ہو جائے گا، امام کی آواز سننے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو۔ (۱) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۳۹ (در مختار)

مسئلہ ۸۶ سزى نماز میں امام نے آمین کہی اور یہ اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی، تو یہ بھی کہے۔ (2)

”رد المحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۳۹ (در مختار) اور

(۲۳) رکوع میں تین بار سبحان رسی العظیمہ کہنا اور

(۲۵) گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور

(۲۶) انگلیاں خوب کھلی رکھنا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور

(۲۷) عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور

(۲۸) انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خد ف سنت

ہے۔

(۲۹) حاست رکوع میں ناقلیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح نیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔

(۳۰) رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ ۸۷ اگر ”ظ“ ادا نہ کر سکے تو سبحان رسی العظیمہ کی جگہ سبحان رسی الکبریٰ کہے۔ (3) ”رد المحتار“،

کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب طراء البسملة، ج ۲، ص ۲۴۲ (در مختار)

مسئلہ ۸۸ بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے، تو اللہ اکبر

شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے۔ (4) ”فتاویٰ ہند“، کتاب الصلاۃ، باب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الثالث ج ۱

ص ۷۱ (ع لکھی) اس مسافت کے پورا کرنے کے لیے اللہ کے لام کو بڑھائے اکبر کی ب و فیہر کسی حرف کو نہ

بڑھائے۔

مسئلہ ۸۹ (۳۱) ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ”ر“ کو جزم پڑھے۔ (5) ”المرجع السابق“ (ع تفسیری)

مسئلہ ۹۰ آخر سورت میں اگر اللہ عزوجل کی شان ہو تو افضل یہ کہ قراءت کو تکبیر سے وصل کرے جیسے و کثرۃ

تکبیروں اللہ، شکر و اما بسملة رنگ فحدثت، لہ انکر (ث) کو کسرہ پڑھے، و اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس

کا اسم جلاست کے ساتھ ملانا نا پسند ہو تو افضل بہتر ہے یعنی ختم قراءت پر پڑھے پھر اللہ اکبر کہے، جیسے ان شاکسک ہو

الانتر میں وقف و فصل کرے پھر رکوع کے لیے اللہ اکبر کہے اور اگر دونوں نہ ہوں، تو فصل و وصل دونوں یکساں ہیں۔

(1) ”رد المحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب طراء البسملة، ج ۲، ص ۲۴۲ و ”فتاویٰ الرضویہ“، باب القراءۃ، ج ۶،

ص ۲۳۵ (رد مختار، قوی رضویہ)

مسئلہ ۹۱ کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قراءت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے، جب کہ اسے پہچانتا

ہو یعنی اس کی خاطر موقوف ہو اور نہ پہچانتا ہو تو طویل کرنا افضل ہے کہ نیکی پر اعانت ہے، مگر اس قدر طول نہ دے کہ

مقتدی گھبرا جائیں۔ (2) ”رد المحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب فی إمالة الركوع، ج ۲، ص ۲۴۲

(رد المحتار)

مسئلہ ۹۲ مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھایا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔ اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھ لیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے، نہ بولے گا تو کراہت تحریم کا مرکب ہوگا، گناہ گار ہوگا۔ (3) "السر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، مطلب من ہذا الرکوع عندی، ج ۷، ص ۲۴۳ (رد المحتار)

مسئلہ ۹۳ (۳۲) رکوع میں پینچہ خوب چھٹی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیلہ اس کی پینچہ پر رکھ دیا جائے، تو ٹھہر جائے۔ (4) "فتح القدیر"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، ج ۱، ص ۲۵۹ (فتح القدیر)

مسئلہ ۹۴ رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پینچہ کے برابر ہو۔ (5) "الہدایۃ"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، ج ۱، ص ۲۵۹ (بہ یہ) حدیث میں ہے "اس شخص کی نماز کا کافی ہے" (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پینچہ سیدھی نہیں کرتا۔

(6) "سنن ابی داؤد"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم صلاۃ فی الرکوع و السجود، الحدیث ۸۵۵، ص ۱۲۸۶ یہ حدیث یوز ووزی ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے ابوسعور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "رکوع و سجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔"

(7) "صحیح البخاری"، کتاب الأدب، باب العشوخ فی الصلاۃ، الحدیث ۷۵۲، ص ۵۹ اس حدیث کو بخاری و نسیم نے ابوسعور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۵ (۳۳) عورت رکوع میں تمھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پینچہ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں مٹی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے

مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔ (1) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صلاۃ الصلاۃ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۴ (عائقی)

مسئلہ ۹۶ تین بار تسبیح ادائی (2) کم رکے۔ درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم حاق عدد (3) (خاک پاکی سات بار) پر ہو، ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ نہ کرے۔

(4) "فتح القدیر"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، ج ۱، ص ۲۵۹ (فتح القدیر) حدیث میں عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے ہے کہ "امام کے لیے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے۔" (5) (حدیث) حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "جب کوئی رکوع کرے اور تین بار سبحان ربی العظیم کہے تو اس کا رکوع تمام ہو گیا اور یہ ادائی درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور تین بار سبحان ربی العظیم کہے تو سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادائی درجہ ہے۔"

(6) "جامع الترمذی"، ابواب الصلاۃ، باب صلاۃ فی التسبیح فی الرکوع و السجود، الحدیث ۲۶۱، ص ۱۶۶۱ اس کو ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۷ (۳۳) رکوع سے جب اٹھے، تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے۔ (7) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صلاۃ الصلاۃ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۳ (عائقی)

مسئلہ ۹۸ (۳۵) سَمِعَ اللّٰهُ لَمَنُ حَمِدَهُ کی ہ کو ساکن پڑھے، اس پر حرکت ظاہر نہ کرے، نہ وال کو

بڑھائے۔ (8) المرجع السابق، ص ۷۵ (عائگیری)

(۳۶) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللّٰهُ لَمَنُ حَمِدَهُ کہنا اور

(۳۷) مقتدی کے لیے اَللّٰهُمَّ رُبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا اور

(۳۸) منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ ۹۹ رَبَّنَا اَلْحَمْدُ سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر ادا ہونا بہتر ہے اور اَللّٰهُمَّ ہونا اس سے بہتر اور

سب میں بہتر یہ ہے کہ دونوں ہوں۔ (9) "المرجع السابق"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۴۶ یعنی اَللّٰهُمَّ رُبَّنَا وَلَكَ

الْحَمْدُ ۲ (درمختار) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لَمَنُ حَمِدَهُ کہے،

تَوَاللّٰهُمَّ رُبَّنَا لَكَ اَلْحَمْدُ کہو کہ جس کا قوس فرشتوں کے قول کے موافق ہوا، اس کے اگلے گناہ کی مغفرت ہو جائے

گی۔" (1) "صحیح البخاری"، کتاب الأدب، باب بعد الحمد ربنا لك الحمد، ج ۲، ص ۶۳ اس حدیث کو بخاری و مسلم

سے، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۰۰ مَنْفَرْد سَمِعَ اللّٰهُ لَمَنُ حَمِدَهُ کہنا ہو اور کوغ سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر اَللّٰهُمَّ رُبَّنَا وَلَكَ

الْحَمْدُ کہے۔ (2) "المرجع السابق"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۴۷ (درمختار)

(۳۹) سجدہ کے لیے اور

(۴۰) سجدہ سے اٹھنے کے لیے اے کہہ کہنا اور

(۴۱) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيْ اَعْلٰی کہنا اور

(۴۲) سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا

مسئلہ ۱۰۱ (۴۳) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر

(۴۴) ہاتھ پھر

(۴۵) ناک پھر

(۴۶) پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا ٹکس کرے یعنی

(۴۷) پہلے پیشانی اٹھائے پھر

(۴۸) ناک پھر

(۴۹) ہاتھ پھر

(۵۰) گھٹنے۔ (3) "العتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع من صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۵ (عائگیری)

رسول، اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کو جاتے، تو پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ اور جب اٹھتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر

گھٹنے۔ (4) "مسند ابی داؤد"، کتاب الصلاة، باب کیف یضع رکبتيه قبل بدب الحديث ۸۳۸ ص ۱۲۸۵ اصحاب شہن اربعہ اور

دارمی نے اس حدیث کو وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۰۲ (۵۱) مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں، (۵۲) اور پیٹ رانوں سے (۵۳) ورکائیاں زمین پر نہ بچائے، مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔ (۱) "المصباح"

کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۵۱ و "المصباح"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل ج ۲، ص ۲۵۷ (بدیہ النبی)

(در مختار) (۵۴) حدیث میں ہے جس کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم "سجدہ میں اعتدال کرے اور ٹخنے کی طرح کھائیاں نہ بچائے۔" (۲) "المصباح مسند"، کتاب الصلاة، باب

الاعتدال فی السجود، بیچ الحنبی، ۱۱۰۲، ص ۷۵۵ اور صحیح مسلم میں براہین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں "جب تو سجدہ کرے، تو ہتھیلی کو زمین پر رکھ دے اور کہیاں اٹھالے۔" (۳)

"المصباح مسند"، کتاب الصلاة، باب الاعتدال فی السجود، بیچ، الحديث ۱۱، ص ۷۵۵ ابو داؤد نے أم المؤمنین یسویہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے ڈور رکھتے، یہاں

تک کہ ہاتھوں کے نیچے سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا، تو گزر جاتا۔" (۴) "مسند ابی داؤد"، کتاب الصلاة، باب صفة السجود،

الحديث، ۸۹۸، ص ۱۲۸۹ اور مسلم کی روایت بھی اسی کے مثل ہے، دوسری روایت بخاری و مسلم کی عبد اللہ بن مالک، ابن

کعبہ سے یوں ہے کہ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے، یہاں تک کہ بغل مبارک کی پیدیٰ ظاہر ہوتی۔ (۵) "المصباح مسند"، کتاب

الصلاة، باب الاعتدال فی السجود، بیچ الحنبی، ۱۱۰۵، ص ۷۵۵

مسئلہ ۱۰۳ (۵۵) عورت سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملادے، (۵۶) اور پیٹ ران سے، (۵۷) اور ران پنڈیوں سے، (۵۸) اور پنڈیاں زمین سے۔ (۶) "المصباح"

کتاب الصلاة، الفصل الثالث، ج ۷، ص ۷۵ (بدیہ النبی)

مسئلہ ۱۰۴ (۵۹) دونوں ٹخنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور اگر کسی غدر سے ایک ساتھ نہ سکے ہو، تو پہلے داہنا

رکھے پھر بائیں۔ (۷) "المصباح"، کتاب الصلاة، مطلب فی صلاة طرکوع لضعافی، ج ۲، ص ۲۶۷ (در مختار)

مسئلہ ۱۰۵ اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے تو حرج نہیں اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا

ہاتھوں پر سجدہ کیا، تو اگر غدر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر وہاں کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں اور

وہاں دھول ہو اور وہاں کوگرد سے بچانے کے لیے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں اور چہرے کو خاک سے

بچانے کے لیے کیا، تو مکروہ ہے۔ (۸) "المصباح"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل ج ۲، ص ۲۵۵ (در مختار)

مسئلہ ۱۰۶ (۱) اچکن (۱) ایک لباس جو کپڑوں کے پیرا پیرا ہوتا ہے، وغیرہ بچھا کر نماز پڑھے، تو اس کا اوپر کا حصہ

پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے۔ (۲) "المصباح"، کتاب الصلاة، فصل ج ۲، ص ۲۵۵ (در مختار)

مسئلہ ۱۰۷ سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا مکروہ و ممنوع ہے۔ (۳) "المصباح" و "المصباح"، کتاب الصلاة، مطلب

فی إطالة الركوع لضعافی، ج ۲، ص ۲۵۸ (در مختار) (۶۰) دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بائیں قدم بچھا

اور داہنا کھڑا رکھنا، (۶۱) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، (۶۲) سجدوں میں انگلیاں قبلہ زوہد ہونا، (۶۳) ہاتھوں کی انگلیاں ٹلی ہوئی ہونا۔

مسئلہ ۱۰۸ (۶۳) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ زوہد سنت۔ (۴) نظر "فتاویٰ رضویہ" (الحمدیہ) کتاب الصلاۃ، باب مکروہات الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۷۶ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۰۹ (۶۵) جب دونوں سجدے کر لے تو رکعت کے لیے پنجوں کے بل، (۶۶) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے، یہ سلف ہے، ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ (۵) "الدر المختار"

"الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، مطلب من (عالة لمرکب عنہما)، ج ۲، ص ۲۶۲ (در مختار) اب دوسری رکعت میں شاتو توندہ پڑھے۔ (۶۷) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بائیں پاؤں بچھا کر، (۶۸) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، (۶۹) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا، (۷۰) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے، (۷۱) اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے، (۷۲) اور بائیں سرین پر بیٹھے، (۷۳) اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا، (۷۴) اور بائیں ہاتھ سرین پر، (۷۵) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں، نہ ملی ہوئی، (۷۶) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے، (۷۷) شہادت پر اشارہ کرنا، یوں کہ چٹنگی اور اس کے پاس والی کو بند کر لے، انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا طبقہ باندھے اور لا پر کلہ کی انگلی اٹھائے اور بالا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔ حدیث میں ہے جس کو ابو داؤد و نسائی نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے (تشہد میں کلمہ شہادت پر پہنچنے) تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے۔ (۶) "سبہ داؤد"

کتاب الصلاۃ، باب الإحداد فی التشہد، الحدیث ۹۸۹ ص ۱۲۹۶ نیز ترمذی و نسائی و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا، فرمایا "توحید کر" توحید کر۔ (۱) "جامع الترمذی"، کتاب الدعوات، باب لا یلہ حی کریم، الحدیث ۳۵۵۷ ص ۱۰۱۸ (ایک انگلی سے اشارہ کر)۔

مسئلہ ۱۱۰ (۷۸) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے، بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر، ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔ (۲) "حبہ السنن"، ص ۲۴۱ (علیہ)

مسئلہ ۱۱۱ نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورۃ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا کھڑا رہا، تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر سکوت نہ چاہیے۔ (۳) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ، ج ۲، ص ۲۷ (در مختار)

مسئلہ ۱۱۲ دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے میں بیٹھا تھا اور تشہد بھی پڑھے۔ (۴) "المرجع الساری" ص ۲۷۲ (در مختار) بعد (۷۹) تشہد دوسرے قعدہ میں زور و شریف پڑھنا اور افضل وہ زور دے، جو پہلے مذکور ہوا۔

مسئلہ ۱۱۳ زور و شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

اسمائے طیبہ کے ساتھ لفظ سیدنا کا کہنا بہتر ہے۔ (5) "والمحذر" کتاب الصلاۃ باب صفة الصلاۃ، مطبوع فی جواز الترجع علی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم ج ۲، ص ۲۷۱ (در مختار، رد المحتار)

دُرود شریف کے فضائل و مسائل

دُرود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں، جن کا بعض ذکر کر جاتی ہیں۔

حدیث ۱ صحیح نسیم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار دُرود نازل فرمائے گا۔" (6) صحیح نسیم، کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ

علیہ وسلم بعد النبوت، الحدیث: ۹۱۶، ص ۷۹۳

حدیث ۲ نسائی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں "جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ عزوجل اس پر دس دُرودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں بخوفاً فرمائے گا، ورنہ درجے بلند فرمائے گا۔" (7)

مسند النسائی، کتاب السنن باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۲۹۸، ص ۷۲

حدیث ۳ امام احمد عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں "جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ عزوجل اس پر ستر بار دُرود بھیجے ہیں۔" (1) المسند للإمام أحمد بن حنبل، سنن عبد اللہ بن عمرو،

الحدیث: ۱۶۶۶، ج ۲، ص ۶۱۹

حدیث ۴ در مختار میں بروایت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے اور دُرود قبول ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کے آسمانی (۸۰) برس کے گناہ کو بخوفاً مٹا دے گا۔" (2)

الدر المختار، کتاب الصلاۃ باب صفة الصلاۃ، فصل ج ۲، ص ۲۸۲

حدیث ۵ ترمذی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا، جس نے سب سے زیادہ مجھ پر دُرود بھیجا ہے۔" (3) جامع الترمذی، أبواب

الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۴۸۴، ص ۱۶۹۱

حدیث ۶ نسائی و دارمی انھیں سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں، جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں۔ میری امت کا سلام، مجھ تک پہنچاتے ہیں۔" (4) مسند النسائی، کتاب

السنن باب التسمیۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۲۸۳، ص ۲۱۷

حدیث ۷ ترمذی میں انھیں سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "اس کی ناک خاک میں ملے، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے، جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے، جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا۔" (5) جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب راحم أنفس رطل، الحدیث: ۳۵۲۵، ج ۲، ص ۶۱

مسند عبد اللہ تعالیٰ عنہ (یعنی ان کی خدمت و اطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جاتا)۔

حدیث ۸ ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”پورا بخیل وہ ہے، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔“ (6) ”جامع الترمذی“، کتاب الصلوٰۃ، باب رقم اربع

رجل الحديث ۳۵۱۶ ص ۱۶

حدیث ۹ نسائی و دارمی نے روایت کی کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف لائے اور بشارت چہرۃ القدس میں نمایاں تھی، فرمایا ”میرے پاس جبریل آئے اور کہا: ”آپ کا رب فرماتا ہے کہ آپ راضی نہیں کہ آپ کی آمت میں جو کوئی آپ پر دُرود بھیجے، میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا اور آپ کی آمت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے، میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔“ (7) ”نسائی“، کتاب الصلوٰۃ، باب المعصی فی الصلاۃ

عن ثانی صلی اللہ علیہ وسلم، الحديث ۱۶۹۶، ص ۱۶۹

حدیث ۱۰ ترمذی شریف میں ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں بکثرت دُعا مانگتا ہوں، تو اس میں سے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر دُرود کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا ”جو تم چاہو۔“ عرض کی، چوتھی؟ فرمایا ”جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے۔“ میں نے عرض کی، نصف؟ فرمایا ”جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے۔“ میں نے عرض کی، دو تہائی؟ فرمایا ”جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے۔“ میں نے عرض کی، توکل دُرود ہی کے لیے مقرر کروں؟ فرمایا ”ایسا ہے تو اللہ تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔“ (1) ”جامع الترمذی“، أبواب صفة القیامۃ، باب فی الترحیب فی ذکر اللہ

الترمذی ۱۸۹۹، ص ۱۱۵۷

حدیث ۱۱ امام احمد و طبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو دُرود پڑھے اور یہ کہے **لَئِنْ لَمْ يَمُوتْ لَآتِيَنَّ الْمَقْعَدَ مُقَرَّبٌ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**“ (2) ”المستدرک“، لإمام أحمد بن حنبل، حديث رواه عن ابن أبي عمير، الحديث ۱۶۹۸۸، ج ۱، ص ۱۶، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“ (3) (۱) اللہ عزوجل، (۲) اللہ تعالیٰ

محبوب کو قیامت تک دن ایک مجلس اور ہر جمعہ ایک مجلس میں پڑھنا واجب ہے۔ (۱۳)

حدیث ۱۲ ترمذی نے روایت کی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے، چڑھ نہیں سکتی، جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود نہ بھیجے۔“ (4) ”جامع الترمذی“، أبواب

لأول باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی نسی صلی اللہ علیہ وسلم، الحديث ۱۸، ص ۱۶۹

مسئلہ ۱۱۴ عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود یا نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نام اقدس لیا یا سنا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے لکا پڑھ لے۔ (5) ”المرآۃ المختار“، کتاب

الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل ۱، ج ۱، ص ۲۶۶، ۲۸۱ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ ۱۱۵ گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے دُرود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی حمد کی

خیر پر نظر کرے، ناجائز ہے۔ یوہیں کسی بڑے کو دیکھ کر ذرود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے، اس کی تعظیم کو انھیں اور جگہ چھوڑ دیں، ناجائز ہے۔ (6) "المختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب، من نفع الصلاة، عقد تسمیٰ، إلخ، ج ۲، ص ۲۸۱ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱۶ جہاں تک بھی ممکن ہو ذرود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں (۱) روز جمعہ، (۲) شب جمعہ، (۳، ۴) صبح و شام، (۵) مسجد میں جاتے، (۶) مسجد سے نکلنے وقت، (۷) بوقت زیارت روضہ اطہر، (۸) مسافروں پر، (۹) خطبہ میں، (۱۰) جواب اذان کے بعد، (۱۱) بوقت اقامت، (۱۲) دُعا کے اول "خروج میں، (۱۳) دُعاے قنوت کے بعد، (۱۴) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد، (۱۵) اجتماع و فراق کے وقت، (۱۶) وضو کرتے وقت، (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، (۱۸) وعظ کہنے اور (۱۹) پڑھنے اور (۲۰) پڑھانے کے وقت، خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول آخر، (۲۱) سوال و (۲۲) فتویٰ لکھتے وقت، (۲۳) تعینف کے وقت، (۲۴) نکاح، (۲۵) اور مٹائی، (۲۶) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو ذرود ضرور لکھے کہ بعض علما کے نزدیک اس وقت ذرود شریف لکھنا واجب ہے۔ (1) "المختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب، من نفع الصلاة، عقد تسمیٰ، إلخ، ج ۲، ص ۲۸۱ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱۷ اکثر لوگ آج کل ذرود شریف کے بدلے "سورۃ بقرہ" لکھتے ہیں، یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ یوہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ "رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جگہ" لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے، جن کے نام محمد، احمد، علی حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر "ماتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ فیض مراد ہے، اس پر ذرود کا اشارہ کیا معنی۔ (2) "حاشیۃ الطحطاوی" ہی "المختار" مطبعۃ الکتاب، ج ۱، ص ۶؛ "کنز الدین الرضوی" (المعبدہ)، کتاب الحفظ و ۱۶، ج ۲، ص ۲۳

ص ۳۸۷ (طحاوی وغیرہ)

مسئلہ ۱۱۸ قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں ذرود شریف پڑھنا نہیں، (۸۰) اور نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی مستنون ہے۔ (3) "المختار" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل ج ۲، ص ۲۸۲ (درمختار) (۸۱) ذرود کے بعد دُعا پڑھنا۔

مسئلہ ۱۱۹ (۸۲) دُعا عربی زبان میں پڑھے، غیر عربی میں کروہ ہے۔ (4) "المختار" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل ج ۲، ص ۲۸۰ (درمختار)

مسئلہ ۱۲۰ اپنے اور اپنے والدین و اساتذہ کے لیے جب کہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دُعا مانگے، خاص اپنے ہی لیے نہ مانگے۔ (5) "المختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب، من نفع الصلاة، عقد تسمیٰ، إلخ، ج ۲، ص ۲۸۱ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲۱ ماں باپ اور اساتذہ کے لیے مغفرت کی دُعا حرام ہے، جب کہ کافروں اور مرگے ہوں تو دُعا مغفرت کو فقہاء نے مطلقاً لکھا ہے، ماں اگر زندہ ہوں تو ان کے لیے ہدایت و توفیق کی دُعا کرے۔ (6) "المختار" و

”رد المحتار“، کتاب الصلاة باب صفة الصلاة، مطلب فی العهد المعجم، ج ۲، ص ۲۸۸ (۱۰ مختار، ۱۱ مختار)

مسئلہ ۱۴۲ محالات عادیہ و محالات شرعیہ کی دُعا حرام ہے۔ (۱) ”المرقح مختار“، کتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۸۸ (در مختار)

مسئلہ ۱۴۳ وہ دُعا میں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ان کے ساتھ دُعا کرے، مگر ادعیہ قرآنیہ پ نیت قرآن اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ قیوم کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (۲) ”رد المحتار“، کتاب الصلاة باب صفة الصلاة، مطلب فی عهد الوعد، الخ، ج ۲، ص ۲۸۹ (۱۱ مختار)

مسئلہ ۱۴۴ نماز میں ایسی دُعا میں جائز نہیں جن میں ایسے الفاظ ہوں جو آدمی ایک دوسرے سے کہہ کرتا ہے، مثلاً **لَهُمْ رَوْحِي** (۳) ”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی باب صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۹ (حاشیہ)

مسئلہ ۱۴۵ مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دُعا عادیہ ہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دُعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو، بلکہ وہ جو کتب میں حاضر ہو۔ (۴) ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی عهد الوعد، الخ، ج ۲، ص ۲۹۰ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۴۶ مستحب ہے کہ ”غرض نماز میں بعد از اذان نماز پڑھنا پڑھے۔

وَبِجَعْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَ رَبِّ اَعْمُرْنِي وَلَوْ اَلَدَى وَلِنُفُوْهُنَّ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ“ (۵) ”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی باب صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۶ (۱ سے پھرے) اور اگر ان جگہ کو اور میری ذریت کو تار قائم کرنے والا بنا دے اور اے رب! تو میری دُعا قبول فرما، اے رب! تو میری اور میرے والدین اور ایمان والوں کی قومیت کے دن سطر تار دے۔ (حاشیہ)

(۸۳) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہوتا

(۸۴، ۸۵) لَسَدْتُمْ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ دُوبَارَکَمَا

(۸۶) پہلے دہنی طرف پھر

(۸۷) بائیں طرف۔

مسئلہ ۱۴۷ دہنی طرف سلام میں منہ اتنا پھیرے کہ وہ تار خشار دکھائی دے اور بائیں میں پائیں۔ (۶)

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی باب صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۰ (حاشیہ)

مسئلہ ۱۲۸ عَنْكَ السَّلام کہنا مکروہ ہے، یوں آخر میں دو سر کاتہ ملا بھی نہ چاہیے۔ (۱) "الدرالمختار"

کتاب الصلاة باب صفة الصلاة، فصل ج ۲، ص ۲۹۳ (درمختار)

مسئلہ ۱۲۹ (۸۸) سخت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے۔ (۸۹) مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم

آواز سے ہو۔ (۲) "الدرالمختار" کتاب الصلاة باب صفة الصلاة، فصل ج ۲، ص ۲۹۴ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۰ اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو، دوسرا دائیں طرف پھیر لے پھر بائیں طرف، سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر پہلے میں کسی طرف موٹھ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف موٹھ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا، تو جب تک قبلہ کو نہ چھن نہ ہوا کلام نہ کیا ہو کہہ لے۔ (۳) "الدرالمختار"

"الدرالمختار" کتاب الصلاة باب صفة الصلاة، مطلب فی حذف الوعيد، إتيان ج ۲، ص ۲۹۱ و "تفہیم الہدیۃ" کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۷ (درمختار، حاشیہ، درمختار)

مسئلہ ۱۳۱ امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو، البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے، بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔ (۴)

"الدرالمختار" کتاب الصلاة باب صفة الصلاة، فصل ج ۲، ص ۲۹۲ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۲ امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے، یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام سے دو شتر قبضہ لگایا، وضو جاتا رہے گا۔ (۵) "الدرالمختار" کتاب

الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل ج ۲، ص ۲۹۲ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۳ مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں، مگر ضرورت مثلاً خوف، حدث (۶) (بہرے کثرت ہانے، غفلت) ہو یا یاد اندیشہ ہو کہ قیام طلوع کر آئے گا یا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔ (۷) "الدرالمختار" کتاب

الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی حذف الوعيد، إتيان ج ۲، ص ۲۹۳ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۴ پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا، اگرچہ علیکم نہ کہ ہوا اس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہو تو اقامت صحیح نہ ہوئی، ہاں اگر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو اقامت صحیح ہو گئی۔ (۸) "الدرالمختار" کتاب الصلاة،

مطلب فی حذف الوعيد، إتيان ج ۲، ص ۲۹۲ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۵ امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو دائیں طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی، مگر عورت کی نیت نہ کرے، اگرچہ شریک جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کرنا کاتین و رات

ملا لنگہ کی نیت کرے، جن کو اللہ عز و جل نے حفاظت کے لیے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔ (۱) "الدرالمختار"

"الدرالمختار" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی وقت بخلافه، إتيان ج ۲، ص ۲۹۱ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۶ مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان ملا لنگہ کی نیت کرے، نیز جس طرف امام ہوا اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی

نیت کرے اور مفرد صرف اُن فرشتوں ہی کی نیت کرے۔ (2) "مختصر الأبصار" و "الدر المختار" کتاب الصلاة، باب صفة

(صلاة فصل، ج ۲، ص ۲۹۹ (در مختار)

مسئلہ ۱۳۷ (۹۰) سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنے پاٹیں کو انحراف کرے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے، جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ کسی چھٹی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔ (3) "الفتاویٰ الرضویہ" (الحمدیہ)، باب صفة الصلاة، ج ۶، ص ۱۹-۲۰ (حلیہ و خیرہ)

مسئلہ ۱۳۸ مفرد بغیر انحراف اگر وہیں دعا مانگے تو جائز ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۷ (عائیں)

مسئلہ ۱۳۹ ظہر و مغرب و عشا کے بعد مختصر دعاؤں پر اکثاف کے سنت پڑھے، زیادہ طویل دعاؤں میں مشغول نہ ہو۔ (5) المرجع السابق (عائیں)

مسئلہ ۱۴۰ فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر راز کار و اوراد و ادعید پڑھنا چاہے پڑھے، مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول ہو دعا ہوں اور قتم کے مختصر ہوں تو امام اس قدر طویل دعا نہ کرے کہ گھبرا جائیں۔ (6) "الفتاویٰ الرضویہ" (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۴۱ سنتیں وہیں نہ پڑھے بلکہ بنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جا کر پڑھے۔ (7) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۷ و "الدر المختار" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۰۲ (عائیں، در مختار)

مسئلہ ۱۴۲ جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہیے، اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے، پوچھیں بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔ (8) "رد المحتار" کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب، عن بدرقہ المسکان، ج ۲، ص ۳ و "حیة المتقی" صفة الصلاة، ص ۱۳ (غنیہ، رد المحتار)

مسئلہ ۱۴۳ افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۷ (عائیں)

نماز کے مستحبات

(۱) حالت قیام میں موضع سجود (2) (بہرہ یک) کی طرف نظر کرنا۔

(۲) رکوع میں پخت قدم کی طرف۔

(۳) سجدہ میں ناک کی طرف۔

(۴) قعدہ میں گود کی طرف۔

(۵) پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف۔

(۶) دوسرے میں بائیں کی طرف۔

(۷) جماعتی آئے تو مونہہ بند کیے رہنا اور نہڑ کے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہڑ کے تو قیام میں دھانے ہاتھ کی پشت سے مونہہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں ہاتھ کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے مونہہ ڈھانکنا، مکروہ ہے۔ جماعتی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دس میں خیر کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جماعتی نہیں آتی تھی۔

(۸) مرد کے لیے یکمیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔

(۹) عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔

(۱۰) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفعہ کرنا۔

(۱۱) جب بکتر حی عیسیٰ، الفلاح کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔

(۱۲) جب بکتر قد قست الضوۃ کہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (۳) "رد المحتار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۱۹، ۲۱۸

(۱۳) دونوں پنجوں کے درمیان، قیام میں چار انگلی کا فاصلہ ہونا۔

(۱۴) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔

(۱۵) سجدہ زمین پر بلحاظ حال ہونا۔

نماز کے بعد کمرہ ذکر و دعا

نماز کے بعد جواز کارطو یہ احادیث میں وارد ہیں، وہ ظہر و مغرب و عشا میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبل سنت ظہر دعا پر قناعت چاہیے، ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ (۱) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، مطلب من یذکرہ بعد الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۰۰ (رد المحتار)

تفسیر احادیث میں کسی دعا کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم زیادہ نہ کرے کہ جو فضائل ان اذکار کے لیے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قنل (۲) (۱۱۳) کسی خاص قسم کی کنجی سے کہتا ہے اب اگر کنجی میں دنانے کم یا زیادہ کر دیں تو اس سے نہ کہے گا، البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت نہیں بلکہ اتمام ہے۔ (۳) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الصلاۃ، مطلب من یذکرہ بعد الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۰۰

۲۰ (رد المحتار) ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیت الکرسی، تینوں نکل ایک ایک بار پڑھے اور سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار، اَللَّهُ اَكْبَرُ ۳۳ بار اور اَللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَخُدَّةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ اَلْمَلِكُ وَلَهُ اَلْحَمْدُ وَهُوَ عِزِّي شَيْئٌ قَدِيرٌ ایک بار، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور عصر و فجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے، بغیر کلام کیے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَخُدَّةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ اَلْمَلِكُ وَلَهُ اَلْحَمْدُ بِيَدِهِ اَلْغَيْبُ يُخْبِرُ وَيُخْبِتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۴) (انہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ سب سے بڑا ہے، اس کے ہاتھ میں ہے، اسی کے ہاتھ میں ہے، وہ

دس دس بار پڑھے بعد ہر نماز، پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لِرُحْمَنِ لِرُحِيمَةِ اللَّهِ أَذْهَبَ عَنِّي الْهَمُّ وَالْخُزْنُ (5) (اللہ عزوجل کے نام کی برکت سے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس اور رحم ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے غم و غم کو دور کر دے۔) اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

حدیث ۱ ابو داؤد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ”نماز فجر کے بعد طسوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا، اس سے بہتر ہے کہ چار چار غلام بنی اسماعیل سے آزاد کیے جائیں۔“ (6) ”مسلم ابی داؤد“ کتاب العلم، باب فی القصص، الحدیث ۳۶۶۷، ص ۱۴۹۵

حدیث ۲ ترمذی انیس سے راوی، ارشاد ہوا کہ ”فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے، پھر بعد بندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے، تو ایسا ہے جیسے حج و عمرہ کیا پورا پورا۔“ (1) ”صحیح الترمذی“، ابواب السفر، باب ما ذکر منہ

بشعب من العباد فی المسجد، إلخ، الحدیث ۵۸۰، ص ۱۷۰۲

حدیث ۳ بخاری و مسلم و غیرہما غیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَهُوَ عَمَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُ لَا مَانِعَ لَهُ أَعْطَيْتُ وَلَا مَعْطَى لِمَا سَأَلْتُ وَلَا رَافِئَ لِمَا قَسَيْتُ وَلَا يَمْنَعُ دَاخِلُكَ مِنْكَ أَحَدٌ (2) ”صحیح البخاری“، کتاب الأدب، باب الذکر بعد الصلوة، الحدیث ۸۱۱، ص ۱۷، حوالہ (۱) ”ولا رافئ لما قسيت“ (اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، اور نہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہر شے پر قادر ہے، اسے اللہ عزوجل) اشیء تو مٹا کر دے، سے کوئی روکے والا نہیں اور شے تو روک دے سے کوئی روکے والا نہیں اور تیری رضا کا کوئی مجھ سے روکے والا نہیں اور تیرے عطیہ سے اللہ اگر اس کا مال مانگے گا۔ (۱۲)

حدیث ۴ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سلام پھیر کر، بندۂ اواز سے یہ دعا پڑھتے۔“

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَمَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَغْنُ الْإِلَٰهَ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفُضُّ وَلَهُ لُثَاءُ نَحْسٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (3) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، إلخ، باب استحباب الذکر، إلخ، الحدیث ۱۳۱۳، ص ۷۷، بتصرف و ”مشكاة المصابيح“، کتاب الصلوة، باب الذکر بعد الصلوة، الحدیث ۹۶۳، ج ۱، ص ۲۸۷ (اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور نہ تھا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ہی کے لیے ملک ہے اور ہی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔) ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی طاقت اللہ ہی سے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم ہی کی عبادت کرتے ہیں، ہی کے لیے نعت و فضل ہے اور ہی کے لیے انجی تحریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم ہی کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر نہ مانیں۔ (۱۲)

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں مروی، کہ فقہائے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی ”اے داروں

نے بڑے بڑے ورعے اور لازوال نعمت حاصل کی، ارشاد فرمایا: کیا سب لوگوں نے عرض کی، ”جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے اور غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھ دوں؟ جس سے ان لوگوں کو پا لوجو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو، مگر وہ جو تمہاری طرح کرے، لوگوں نے عرض کی، ہاں یا رسول اللہ (عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرمایا کہ ”ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اکبر، الحمد للہ، کہہ لی کرو، ابوصالح کہتے ہیں کہ پھر فقہائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی، ہم نے جو کیا اس کو جاری رکھا، مالداروں نے سنا تو انہوں نے بھی ویسا ہی کیا، ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔“

(1) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، إلخ باب استصحاب الذکر إلخ، المحدث ۱۲۱۷، ص ۷۷۰ ابوصالح کا کلام صرف مسلم میں ہے۔

حدیث ۶ صحیح مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں، جن کا کہنے والا تمارا نہیں رہتا۔ ہر فرض نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، واللہ اکبر ۳۳ بار۔“ (2) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، إلخ باب استصحاب الذکر إلخ، المحدث ۱۲۱۷، ص ۷۷۰

حدیث ۷ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار واللہ اکبر کہے کہ یہ کُل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ کہہ کر سو پورے کر لے، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ نہ الٰہمک وہ الحمد وهو علی کُل شیء قدیر ط، تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی، اگر چہ دریا کے جھاگ کی مثل ہوں۔“ (3) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، إلخ، باب استصحاب الذکر إلخ، المحدث ۱۳۵۲، ص ۷۷۰

حدیث ۸ تبتلیٰ قُتیب الدیمان میں راوی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی منبر پر فرماتے سنا، جو ہر نماز کے بعد آیہ الکرسی پڑھ لے، اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوا موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیٹتے وقت جو اسے پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پردی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔“ (4) ”کتاب الایمان“، باب

فی منظوم القرآن، فصل فی مسائل السور والآیات المحدث ۶۳۹۵ ج ۲، ص ۱۶۸

حدیث ۹ امام احمد عبدالرحمن بن حنبل سے اور ترمذی ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے، دس بار جو یہ پڑھے۔

لا الہ الا للہ وحدہ لا شریک لہ لہ الٰہمک وہ الحمد بسدہ الخیر بخیر و یمنیٰ وهو علی کُل شیء قدیر ط

اس کے لیے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں اور دس گناہ بخوکیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور یہ دعا اس کے لیے ہر برائی اور شیطان رجیم سے حفظ ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے سوا شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے، مگر وہ جو اس سے افضل کہے، تو یہ بڑھ جائے گا۔“ (1) "مسند" إمام أحمد بن حنبل حديث عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه ١٢ ١٨ ج ٦ ص ٢٨٩ دوسری روایت میں فجر و عصر آیا ہے۔ (2) "الترغيب والترهيب"،

الترغيب والترهيب، ج ٩، ص ١٨٠

اور حنفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب لگتی ہے۔

حدیث ١٠۔ امام احمد و ابوداؤد و نسائی روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا "اے معاذ! میں تجھے محبوب رکھتا ہوں۔" میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں بھی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو محبوب رکھتا ہوں، فرمایا "تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ دینا، چھوڑنا نہیں۔"

دُبَّ عَنَى عَنِ دُكْرِكُ وَ شُكْرُكَ وَ خُسْنُ عِبَادِكَ (3)

"حسن العالی"، کتاب السنن باب نوع آخر من الدعاء، الحديث ٤ ١٣ ص ٢١٢

اسے یہ دعا کہ چنے ذکر، شکر، حسن عبادت پر مبنی ہے۔

حدیث ١١۔ ترمذی امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور غنیمت بہت لایا، ایک صاحب نے کہا، اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا ہو اور غنیمت زیادہ لایا ہو، اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "کیا وہ قوم نہ بتاؤں، جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں، جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے، پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے، وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔" (4) "جامع الترمذی"، کتاب

الدعوات، باب ١٠٨، الحديث ٢٦١، ص ٢٠١

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

اللہ عز و جل فرماتا ہے:

﴿قُرْءَانًا مَّجِيدًا ۚ وَاحْتَسِرْ مِنَ الْقُرْآنِ ط ۝﴾ (5)

پہ ٢٩ سورۃ

"قرآن سے جو متسرا آئے پڑھو۔"

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (1)

پہ ۹، الاخر صفحہ ۲۰۴

”جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور چپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔“

حدیث ۳۱۱ امام بخاری و مسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ”جس نے سورۃ فاتحہ پڑھی، اس کی نماز نہیں۔“ (2)۔ مصحح البخاری، کتاب الاداء، باب وجوب القراءة، إلخ الحديث ۷۵۶ ص ۶۰۔ یعنی نماز مکمل نہیں، چنانچہ دوسری روایت صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے ہے ((یہی حداثہ)) (3)۔ مصحح مسلم، کتاب الصلاة، باب وجوب القراءة، إلخ الحديث ۸۷۸ ص ۷۱ وہ نماز ناقص ہے، یہ حکم اس کے لیے ہے جو امام ہو یا تھا پڑھتا ہو اور مقتدی کو خود پڑھنا نہیں، بلکہ امام کی قراءت اس کی قراءت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت، اس کی قراءت ہے۔“ (4)۔ المسند، باب أحمد بن حنبل من عبد الله، الحديث ۱۱۶۶۹ ج ۱۰ ص ۱۰۔ اس حدیث کو امام محمد اور ترمذی و حاکم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسی کے مثل امام احمد نے اپنی سند میں روایت کی امام طبری نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۳۱۴ امام ابو جعفر شرح معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو زید بن ثابت و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا: ”امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کر۔“ (5)۔ شرح معانی الآثار، کتاب الصلاة، باب القراءة، إلخ الحديث ۱۲۷۸ ج ۱ ص ۲۸۴

حدیث ۷ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موطا میں روایت کی، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال ہوا، فرمایا ”خاموش رہ کہ نماز میں شغل ہے اور امام کی قراءت تجھے کافی ہے۔“ (6)۔ الموطا، باب القراءة، إلخ الحديث ۱۱۹ ص ۶۲

حدیث ۸ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قراءت کرے، اس کے مونہ میں انگارہ ہو۔“ (7)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاة، باب من قرأ القرآن، إلخ الحديث ۷ ج ۱ ص ۱۱۲

حدیث ۹ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے، کاش اس کے مونہ میں پتھر ہو۔“ (8)۔ مصنف عبد اللہ بن ابی، باب القراءة، إلخ الحديث ۸ ج ۱ ص ۱۰۲

حدیث ۱۰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، کہ فرمایا: ”جس نے امام کے پیچھے قراءت کی، اس نے قنطرت سے خط کی۔“ (1)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاة، باب من قرأ القرآن، إلخ الحديث ۶ ج ۱ ص ۱۱۲

احکام فقہیہ

یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ قراحت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی نفع مثلاً شغل سماعت شور و غل نہ ہو تو خود سن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح جن معاملات میں تعلق کو غل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے، مثلاً چانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا، طلاق، عتاق، استثناء، آیت مجیدہ پڑھنے پر بعد از تلاوت واجب ہوتا۔

مسئلہ ۱ فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (۲) "الدر المختار" کتاب الصلاة، فصل فی القراءۃ، ج ۱، ص ۲۰۵ (درمختار، نیوہ)

مسئلہ ۲ جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفاً اول میں ہیں سن سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔ (۳) "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاة، مطلب فی الکلام علی السہر و المعالفتہ، ج ۲، ص ۲۰۸ (عائتہ کتب)

مسئلہ ۳ اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔ (۴) "الدر المختار" کتاب الصلاة، فصل فی القراءۃ، ج ۱، ص ۲۰۸ (درمختار)

مسئلہ ۴ حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعث تکلیف ہو، مکروہ ہے۔ (۵) "الدر المختار" کتاب الصلاة، فصل فی القراءۃ، ج ۱، ص ۲۰۸ (رد المحتار)

مسئلہ ۵ آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو بات ہے اسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔ (۶) "الدر المختار" کتاب الصلاة، فصل فی القراءۃ، ج ۱، ص ۲۰۸ (رد المحتار)

مسئلہ ۶ ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مدینہ (۷) (قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت سورہ البقرہ، پارہ نمبر ۱ آیت ۲۸۲) اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا اور دوسری میں بعض، تو جائز ہے، جب کہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا بقدر تین آیت کے ہو۔ (۱) "الفتاویٰ ہند" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول، ج ۱، ص ۶۹ (عائتہ تیسری)

مسئلہ ۷ دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔ (۲) "الدر المختار" کتاب الصلاة، فصل فی القراءۃ، ج ۱، ص ۲۰۸ (درمختار)

مسئلہ ۸ جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (۳) المرجع السابق (درمختار)

مسئلہ ۹ جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور ستر کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، اگرچہ رات میں ادا کرے۔ (۴) المرجع السابق ص ۶۷ و "الفتاویٰ ہند" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱

ص ۷۲ (عائتہ تیسری، درمختار)

مسئلہ ۱۰ چار رکعتی فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورت بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور

ایک میں بھول گیا ہے، تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے۔ ورا ایک رکعت کی قراءت سورت جاتی رہی اور ان سب صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ پڑھے، جہری نماز ہو تو فاتحہ دوسرے جہرا پڑھے ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدہ سہو کرے اور قصداً چھوڑی تو اعادہ کرے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"۔

کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، و مطلب فی الکلام علی الظهر و العشاء، ج ۲ ص ۳۱ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱ سورت ملنا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملے پھر رکوع کرے۔ ورا اخیر میں سجدہ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"۔ کتاب الصلاة، فصل فی القراءة،

مطلب، تحقیق مهم فیما یؤتی ذکر الخ، ج ۲ ص ۳۱ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲ فرض کی پہلی رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قنہ نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے، یا ہیں اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ دوسرے پڑھے پھر رکوع کرے، اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، نماز نہ ہوگی۔ (7) "درمختار، رد المحتار"۔

مسئلہ ۱۳ ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسکن مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۃ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ واجب عین ہے۔ (1) "الدرالمختار" کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج ۲ ص ۳۱۵ (درمختار)

مسئلہ ۱۴ بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ جمع قرآن سے انقض ہے۔ (2) "الدرالمختار" کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج ۲ ص ۳۱۵ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۵ سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و عصر میں سورۃ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشاء میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفضل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاة، باب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل فرع ج ۱ ص ۷۷ (عائشہ)

مسئلہ ۱۶ اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا دشمن یا چور کا خوف ہو تو بقدر حال پڑھے، خواہ سفر میں ہو یا حضر (4) (واجب اقامت) میں، یہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کر سکتا، تو اس کی بھی اجازت ہے، مثلاً فجر کا وقت تنازع ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے، تو یہی کرے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمختار" فصل فی القراءة،

کتاب الصلاة، مطلب السنة تكون سنة عین الخ، ج ۲ ص ۳۱۷ (درمختار، رد المحتار) مگر بعد پبندی آفتاب اس نماز کا عادہ کرے۔

مسئلہ ۱۷ سنت فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف واجبات پر اکتفا کرے، مثلاً تھوڑا کو ترک کرے اور رکوع بخود میں ایک ایک بار تسبیح پراکٹھ کرے۔ (6) "الدرالمختار" کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، مطلب السنة تكون سنة عین و

سنة کفایہ، ج ۲ ص ۳۱۷ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۸ حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و عصر میں طوالت مفضل پڑھے اور عصر و عشاء میں

اوساط مفصل اور مغرب میں قہار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و متقدم دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (7) "الدر المختار"

کتاب الصلاة، فصل فی القراءۃ، ج ۲، ص ۳۱۷ (در مختار، غنیہ)

مسئلہ ۳۹۔ حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصے ہیں، سورۃ حجرات سے بروج تک طویل مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قہار مفصل۔

مسئلہ ۴۰۔ عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے، جب بھی صواب یہ ہے کہ قراءت مسنونہ کو پورا کرے، جب کہ وقت میں تنگی نہ ہو۔ (8) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷ (عائسی)

مسئلہ ۴۱۔ وتر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سبح اسمہ ربک الا عسیٰ دوسری میں قل یا ایہا الکفرون تیسری میں قل هو اللہ احد پڑھی ہے، لہذا کبھی تیسرا نہیں پڑھے۔ (1) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۸ (عائسی) اور کبھی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ کی جگہ انا شرف۔

مسئلہ ۴۲۔ قراءت مسنونہ پر زیادت نہ کرے، جب کہ مقتدیوں پر گراں ہو اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیلہ میں حرج نہیں۔ (2) "المرجع المسائل" (عائسی، رد المحتار)

مسئلہ ۴۳۔ فرضوں میں ظہر ظہیر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جہد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے اس لیے کہ تراویح سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ (3) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی

القرآن، مطلب، السنۃ نکون سنۃ الخ، ج ۲، ص ۳۲۰ (در مختار، رد المحتار) آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا اور ہوتا تو بڑی بات ہے یہ معمول نعلموں کے سوا کسی لفظ کا پڑھ بھی نہیں چلتا نہ صحیح حروف ہوتی، بلکہ جہدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر قفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جہد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام و سخت حرام ہے۔

مسئلہ ۴۴۔ ساتوں قراءتیں جائز ہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے نا آشنا ہوں وہ نہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے، جیسے ہمارے یہاں قراءت امام عاصم بروایت حفص رائج ہے، لہذا ایک پڑھے۔ (4) "المرجع المسائل" (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۵۔ فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی، دوسری میں ایک تہائی۔ (5) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۸ (عائسی)

مسئلہ ۴۶۔ اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا، مثلاً پہلی میں چالیس (۴۰) آیتیں، دوسری میں تین تو بھی مضائقہ نہیں، مگر بہتر نہیں۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءۃ، مطلب، السنۃ نکون سنۃ الخ، ج ۲، ص ۳۲۰ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۶۔ بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں بھی چھٹی رکعت کی قراءت دوسری سے قدرے زیادہ ہو، یہی حکم جمعہ وعیدین کا بھی ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۸ (عائلیگیری)

مسئلہ ۲۷۔ سنن و نوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔ (۲) "منہج المسلمین" معمار القراءۃ فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۳۰۰ (علیہ)

مسئلہ ۲۸۔ دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جبکہ تین (۳)، (راجح۔ صاف۔) بخرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف و کلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں کتنی میں برابر ہوں، مثلاً پہلی میں **الہم شرحْ** پڑھی اور دوسری میں **سم یکن** تو کراہت ہے، اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔ (۴) "المحارر" و "المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل فی قراءۃ، و مطلبہ لیسۃ بکون سبۃ عن

البحر ج ۱، ص ۲۱۲ (درمختار، مختار)

مسئلہ ۲۹۔ جمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں **سبح اسمہ** دوسری میں **ہل تک** پڑھنا سنت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے، یہاں قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ (۵) "مجمع الصلوٰۃ"، ص ۲۲۱ (درمختار، مختار)

مسئلہ ۳۰۔ سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، مکروہ ہے، مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے، مگر اوست نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کر لے۔ (۶) "المجمع الصلوٰۃ" ص ۲۲۵ (درمختار، مختار)

مسئلہ ۳۱۔ فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) و ترہیب (جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھے تو مقتدی و امام اس کے ملنے اور اس سے بچنے کی دعا نہ کریں، نوافل یا جماعت کا بھی یہی حکم ہے، ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو تو دعا کر سکتا ہے۔ (۷) "مجمع الصلوٰۃ" ص ۳۰۷ (درمختار، مختار)

مسئلہ ۳۲۔ دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں، مثلاً پہلی رکعت میں پوری **قل اغوذ بربک** پڑھی، تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی سورت شروع کر دی یہ دوسری سورت یا نہیں آتی، تو وہی پہلی پڑھے۔ (۸) "المحارر" کتاب

الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل فی قراءۃ، و مطلب لیسۃ بکون سبۃ عن

البحر ج ۱، ص ۲۲۹ (درمختار، مختار)

مسئلہ ۳۳۔ نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو کمر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا، کراہت جائز ہے۔ (۱) "منہج المسلمین" معمار القراءۃ فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۲۹۶ (موضحاً علیہ)

مسئلہ ۳۴۔ ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر لیا تو دوسری میں فاتحہ کے بعد آئمہ سے شروع کرے۔ (۲) "الفتاویٰ

الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۹ (عائلیگیری)

مسئلہ ۳۵ فرض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں، اگرچہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں، مگر یا ضرورت ایسا نہ کرے اور، اگر یک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا، تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو بولے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے۔ (۳) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الفلانی، فصل فی القراءۃ، مطب الاستیعاف للقرآن فرض کفایہ، ج ۶ ص ۳۲۹

(رد المحتار)

مسئلہ ۳۶ پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت، مثلاً پہلی میں الفحسبم اور دوسری میں قل هو اللہ، تو حرج نہیں۔ (۴) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صلاۃ الفلانی، الفصل الرابع ج ۶ ص ۷۸ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور منفرد پڑھے تو حرج بھی نہیں، بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں، تو مکروہ ہے۔ (۵) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الفلانی، فصل فی القراءۃ، مطب الاستیعاف للقرآن فرض کفایہ، ج ۶ ص ۳۳۰ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۸ پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قراءت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں، جیسے و نسیں کے بعد ابراہیم پڑھنے میں حرج نہیں اور ادا حاء کے بعد قل هو اللہ پڑھنا نہ چاہیے۔ (۶) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج ۶ ص ۳۳۰ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۹ قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں قل یا ایہا الکفرون پڑھی اور دوسری میں الحمد للہ ترکیف۔ (۷) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج ۶ ص ۳۳۰ (درمختار) اس کے لیے سخت وعید آئی، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل اُلٹ دے۔" (۸) "الفتاویٰ الہدیہ" (المعبدۃ)، باب القراءۃ ج ۶ ص ۳۳۹، اور بھول کر ہو تو نہ گناہ، نہ جحدہ سمجھو۔

مسئلہ ۴۰ بچوں کی آسانی کے لیے پارہ عام خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔ (۱) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطب الاستیعاف للقرآن فرض کفایہ، ج ۶ ص ۳۳۰ (رد المحتار)

مسئلہ ۴۱ بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا، پھر دایا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو، مثلاً پہلی میں قل یا ایہا الکفرون پڑھی اور دوسری میں الحمد للہ ترکیف یا تسبیح شروع کر دی، اب یا آئے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر ادا حاء پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (۲) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج ۶ ص ۳۳۰ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۲ بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا افضل ہے اور ہر دوسرت اور پوری سورت میں

الحديث ۱۳۹۱، ص ۱۳۲۷ اس حدیث کو ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

مسئلہ ۴۹ جب ختم ہو تو تین بار **قُلْ هُوَ اللہ** اِحد پڑھنا بہتر ہے، اگرچہ تراویح میں ہو، ابتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے، تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (5) "حیۃ المسلمین" فقہاء خارج الصلاۃ، ص ۱۹۶ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۵۰ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ پاؤں سٹے ہوں اور مونہ کھلا ہو، یو ہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے اور نہ مکروہ ہے۔ (6) المرجع السابق (غنیہ)

مسئلہ ۵۱ غسل خانہ اور مواضع نجاست (7) (بہت سی جگہوں) میں قرآن مجید پڑھنا ناجائز ہے۔ (8) عبد المصنی، الفقہاء خارج الصلاۃ، ص ۱۹۶ (غنیہ)

مسئلہ ۵۲ جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سنا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع بغرض سننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سنا کافی ہے، اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔ (1) "حیۃ المسلمین" الفقہاء خارج الصلاۃ، ص ۱۹۶ و

"الفتاویٰ الرصوبۃ (الحدیثہ)" باب ادواب، ج ۲۲ ص ۲۵۲ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۵۳ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تہجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگرچہ شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (2) "الدر المنثور" (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۴ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا، تو اس پر گناہ۔ (3) "حیۃ المسلمین" الفقہاء خارج الصلاۃ، ص ۱۹۷ (غنیہ)

مسئلہ ۵۵ جہاں کوئی شخص علم دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علم دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (4) المرجع السابق (غنیہ)

مسئلہ ۵۶ قرآن مجید سنا، تلاوت کرنے اور نقل پڑھنے سے افضل ہے۔ (5) المرجع السابق (غنیہ)

مسئلہ ۵۷ تلاوت کرنے میں کوئی شخص معتمد دینی، بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پھر استاد یا باپ جائے، تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔ (6) المرجع السابق (غنیہ)

مسئلہ ۵۸ عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے، کہ اگرچہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سنانے کی اجازت نہیں۔ (7) المرجع السابق (غنیہ)

مسئلہ ۵۹ قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تکاب جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے، تو

اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت وحی مکی اور اس نے بھلا دیا۔" (۱) جامع الترمذی: ابواب

فصل القرآن الحديث ۲۹۱۶، ص ۱۹۴۴ اس حدیث کو ابو داؤد و ترمذی نے روایت کیا، دوسری روایت میں ہے، "جو قرآن پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔" (۲) سنن ابی داؤد: کتاب الوتر، باب التمشید فیہ حفظ

القرآن ثم صیہ، الحديث ۱۷۷۴، ص ۱۳۳۷ اس حدیث کو ابو داؤد و دارمی و نسائی نے روایت کیا اور قرآن مجید میں ہے کہ۔ "انہ ہو کر اٹھے گا۔" (۳) قرآن مجید میں ہے ﴿وَمَنْ عَرَّضَ عَنْ ذِكْرِىْ لَابَدًا ۖ﴾ ۱۶ طہ ۱۲۴ "جو میرے ذکر یعنی قرآن سے متوجہ نہ ہو گا وہ میرے پاس ہے اور میرے قیامت کے دن دعا مانگیں گے، کہہ گا، اے میرے رب! انہ مجھے اندھا کیا، اللہ پا میں تو تھا اگیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یو ہیں آئی تھیں میرے پاس ہماری آیتیں سوڑنے لگیں تھیں بخدا یا رب میرے ہی آج تو بخدا دیا جائے گا کہ کوئی میری قبر نہ لے گا۔" (محمد راجح اعظمی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ "فتاویٰ رضویہ" میں فرماتے ہیں "اور قرآن مجید میں جو آیتیں ہیں جو اس باب میں وارد ہوئیں، پھر آپ نے مذکور آیت و

ترجمہ کیا۔ (۳) الفتاویٰ الرضویۃ (الحدیثۃ)، ج ۲۳، ص ۱۱۱۶)

مسئلہ ۶۰۔ جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (۴) "غیۃ المصنی" الفراء، معراج الصلاة، ص ۴۹۸ (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا منصف شریف اپنے پاس غارت ہے، اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھیے، بتا دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۱۔ قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھا کر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن چھپے ہیں مکروہ ہے، کہ اس میں تخفیر کی صورت ہے۔ (۵) المراجع لسان (غنیہ) بلکہ جمائل (۶) (پہلے نسخہ قرآن سے کئے میں لکھتے ہیں۔) بھی نہ

چاہیے۔

مسئلہ ۶۲۔ قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ (۷) "غیۃ المصنی" الفراء، معراج الصلاة، ص ۴۹۷ (غنیہ)

مسئلہ ۶۳۔ دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور منصف شریف کو مطلق (۸) (سوتے سے آراستہ کرنے میں حرج نہیں۔) (۹) "غیۃ المصنی" الفراء، معراج الصلاة، ص ۴۹۸ (غنیہ) بلکہ بہت تعظیم مستحب ہے۔

قراءت میں غلطی بوجانے کا بیان

اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۱۔ اعرابی غلطیوں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفید نہیں، مثلاً لا تَرْفَعُوا اصْوَاتَكُمْ، تَفْعَلُوا اور اگر تاخیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصد پڑھنا کفر ہو، تو احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے، مثلاً ﴿عَصَىٰ اٰدَمُ رَبَّهُ﴾ (۱) ۱۶ طہ ۱۲۱ میں میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا اور ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الضَّالُّوْنَ﴾ (۲) ۲۲ طہ ۲۲ میں جہالت کو رفع اور اعلمہ کو زبر پڑھا اور ﴿فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْزِلِ﴾ (۳) ۵۸ المل ۵۸ میں ذال کو زبر پڑھا، ﴿اِنَّكَ نَفْعٌ﴾ (۴) ۱۱ الفاتحہ ۴ میں کاف کو زبر پڑھا، ﴿نُفُوسٌ﴾ (۵) ۲۸ العنبر ۲۴ کے

وَأَوْكُزْ بِرْ پڑھے۔ (6) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱ و "رد المحتار"، کتاب

الصلاۃ، باب ما یصد الصلاۃ، وما یکرمہا، مطلب مسائل رنة القاری، ج ۲، ص ۱۷۳ (رد المحتار، عائینی)

مسئلہ ۴ تشدید کو تخفیف پڑھا جیسے ﴿اِنَّکَ عِنْدَ اَیَّاکَ سَیَسْتَعِیْذُ﴾ (7) پ ۱، قفاحتہ ۴ میں ی پرتشید نہ

پڑھی، ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَمٰی﴾ (8) پ ۱، قفاحتہ ۱ میں ب پرتشید نہ پڑھی، ﴿قُلُوْا تَقْبَلُوْا﴾ (9)

۷۲، الاحواب ۶۱۔ میں ت پرتشید نہ پڑھی، نماز ہوگئی۔ (10) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ،

الفصل الخامس ج ۱ ص ۸۱ و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یصد الصلاۃ، وما یکرمہا، مطلب مسائل رنة القاری ج ۲ ص ۱۷۴

(عائینی، رد مختار)

مسئلہ ۳ تخفیف کو مشدود پڑھا جیسے ﴿فَمَنْ اَظْلَمَ مِنْ کَذِبِ عَمْرِی لَنہ﴾ (11) پ ۲۱، الزمر ۳۲ میں ذال کو

تشدید کے ساتھ پڑھا یا ادغام ترک کیا جیسے ﴿اَهْدِنَا الصِّرَاطَ﴾ (12) پ ۱، القامتہ ۵ میں مام ط ہر کی نماز ہو

جائے گی۔ (13) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الخامس ج ۱ ص ۸۱ و "رد المحتار"،

رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب ما یصد الصلاۃ (بخ، مطلب، مسائل رنة القاری، ج ۲ ص ۱۷۵) (عائینی، رد مختار)

مسئلہ ۴ حرف زیادہ کرنے سے اگر معنی نہ بگڑیں نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے ﴿وَاَنہ عَنِ الْعَمٰکِ﴾ (1) پ ۲۱،

النساء ۱۷ میں رکے بعد ی زیادہ کی، ﴿ہم الذین﴾ (2) پ ۲۸، الشطور ۷ میں میم کو جزم کر کے الف ظاہر کیا اور

اگر معنی فاسد ہو جائیں، جیسے

﴿رَیْبُی﴾ (3) پ ۳۰، العاشیہ ۱۶ کو ر ر ایب، ﴿مَاشِی﴾ (4) پ ۲۳، الزمر ۲۲ کو م شائین پڑھا، تو نماز

فاسد ہو جائیگی۔ (5) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الخامس ج ۱ ص ۷۹ (عائینی)

مسئلہ ۵ کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، جیسے ﴿اِنَّکَ بَعْدَ﴾

یو ہیں کلمہ کے بعض حرف کو قطع کرنا بھی مفید نہیں، یو ہیں وقف وابتدا کا بے موقع ہونا بھی مفید نہیں، اگرچہ وقف لازم ہو

مثلاً ﴿اِنَّ لَیْلَیْمَ اَوْ اَوْ اَعْمَوُا الصَّلٰحَ﴾ (6) پ ۳، مروج ۱۱ پر وقف کیا، پھر پڑھا ﴿اَوَلَنْکَ هُمْ حٰمِزُ

الْبَرِیۃ ط﴾ (7) پ ۳، البینۃ ۷ یا ﴿صَحْبَ النَّارِ﴾ (8) پ ۲۸، الحشر ۲ پر وقف نہ کیا اور ﴿الَّذِیْنَ

یَسْخَمُوْنَ الْعُرٰشَ﴾ (9) پ ۲۱، المومن ۶ پڑھ دیا اور ﴿شَہِدَ اللہ اَنہ لَا اِلہ﴾ (10) پ ۳، آل عمران ۸ پر

وقف کر کے اِلَا هُوَ پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔ (11) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب

الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الخامس ج ۱ ص ۸۲، ۷۹ (عائینی وغیرہ)

مسئلہ ۶ کوئی کلمہ زیادہ کر دیا، تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں، اگر معنی فاسد

ہو جائے گا، نماز جاتی رہے گی، جیسے ﴿اِنَّ لَیْلَیْمَ یُؤٰکِفُکُمْ وَاِنَّہُ وَرَیْبُہُ اَوَلَنْکَ هُمْ الصّٰدِقُوْنَ اور اِنَّمَا

نَسَمٰلِیْ لَہُمْ لَیْزٌ دُوْرًا اِنَّمَا وَحَدًا اور اگر معنی متغیر نہ ہوں، تو فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو، جیسے

﴿اِنَّہٗ کَانَ بَعَادَہٗ حَبِیْرًا بَصِیْرًا اور فِیْہِ فَاکِیۃٌ وَنَحْلٌ وَتَفَاحٌ وَرُمَّانٌ﴾ (12) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب

تسوم القدس۔ جب کہ قصد اضافت پڑھا ہو یعنی رب کا رب مالک کا مالک اور اگر قصد صحیح خارج مکرر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرر ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (4) "ردالمحتار" کتاب الصلاة باب ما یفسد الصلوة وما یکره جہا مطلب ہذا قرآنہ۔ إلخ ج ۲ ص ۵۷۸ (رواجحہ)

مسئلہ ۱۳ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے، اس پر کوشش کرنا ضروری ہے، اگر لا پرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیال میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں، تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی، اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم اس کی تفصیل باب الایمانہ میں مذکور ہوگی۔

مسئلہ ۱۴ ط، ث، س، ز، ظ، ع، و، ح، ان حروف میں صحیح طور پر اجاز رکھیں، ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض قوس ش، زج، ق، ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔

مسئلہ ۱۵ مد، غنہ، اظہار، افتاء، لہ لہ بے موقع پڑھا، یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا، تو نماز ہو جائے گی۔ (5) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱ ص ۸۱ (مستفی، وغیرہ)

مسئلہ ۱۶ لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سنا بھی حرام، مگر دو لین (6) (دو آوی، اللہ ساکن اور تامل کی حرکت موافق ہو تو اس کو دو لین کہتے ہیں۔ بھی وار کے پیچھے پیش روئی کے پیچھے ریاض کے پیچھے زیر۔) میں لحن ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (7) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱ ص ۸۲ (مستفی) اگر فاضل نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے۔

مسئلہ ۱۷ اند عزوجل کے لیے مؤنث کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ (8) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱ ص ۸۲

امامت کا بیان

حدیث ۱ ابو داؤد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں کے آجے لوگ اذان کہیں اور "خزاً" امامت کریں۔" (1) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة الحدیث ۱۵۹ ص ۱۰۰۷ (کہ اس زمانہ میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہو تادی علم میں زیادہ ہوتا)۔

حدیث ۲ صحیح مسلم کی روایت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ امامت کا زیادہ مستحق اقرب ہے (2) صحیح مسلم، کتاب المساجد۔ إلخ باب من أحق بالإمامة الحدیث ۱۵۲۹ ص ۷۸۶ یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا۔

حدیث ۳ ابوالشیخ کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ فرمایا "امام دوؤذان کو ان سب کی برابر ثواب ہے، جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔" (3) تکرر العمل، کتاب الصلاة، الحدیث ۳۷ ج ۲ ص ۲۳۹

حدیث ۴ ابو داؤد و ترمذی روایت کرتے ہیں کہ ابو علیہ عقیلی کہتے ہیں کہ "مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے تھے، ایک دن نماز کا وقت آگیا، ہم نے کہا آگے بڑھیے، نماز پڑھائیے، فرمایا اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتا دوں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا

ہے کہ فرماتے ہیں ”جو کسی قوم کی ملاقات کو چاہئے، تو ان کی امامت نہ کرے اور یہ چاہیے کہ انہیں میں سے کوئی امامت کرے۔“ (4) ”مسئلی دود“، کتاب الصلاۃ، باب امامۃ القراء، الحدیث: ۵۹۶، ص ۱۶۸، و ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاۃ، باب

امامۃ فومن (ان قوم فلا یصل بہم، الحدیث: ۱۳۵۶، ص ۱۶۷۵)

حدیث ۵ ترمذی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ”تین شخصوں کی نماز رکاتوں سے متجاوز نہیں ہوتی، بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے کراہیت کرتے ہوں۔“ (5) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی من اقامہ وہم لا ینکحون الحدیث: ۳۶۰، ص ۱۶۷۶ (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے)۔

حدیث ۶ ابن ماجہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں ہے، کہ ”تین شخصوں کی نماز سے ایک ہاشت بھی اوپر نہیں جاتی، ایک وہ شخص کہ قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اس کو برا جانے ہوں اور وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزار لی کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور وہ مسلمان بھائی یا ہم جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔“ (6) ”مسئلی ما جاء“، أبواب إقامة الصلاۃ، (یعنی باب من اقامہ وہم لا ینکحون، الحدیث: ۹۷۱، ص ۲۵۳۱)

حدیث ۷ ابو داؤد و ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہیت کرتے ہوں اور وہ شخص کہ نماز کو پیچھے دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے اور وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنایا۔“ (1) ”مسئلی ما جاء“، أبواب إقامة الصلاۃ، (یعنی باب من اقامہ وہم لا ینکحون، الحدیث: ۹۷۰، ص ۲۵۳۱) من جملۃ من جرد

حدیث ۸ امام احمد و ابن ماجہ سلمہ بنت الحمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”قیامت کی علامات سے ہے کہ ہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے، کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کو نماز پڑھاوے۔“ (2) ”مسئلی دود“، کتاب الصلاۃ، باب من کرۃۃ التقلع من الإمامۃ الحدیث: ۵۸۱، ص ۱۶۷۷ (یعنی کسی میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی)۔

حدیث ۹ بخاری کے علاوہ صحاح ستہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”کسی کے گھر اسکی سلطنت میں امامت نہ کی جائے، نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے، مگر اس کی اجازت سے۔“ (3) ”صحیح مسلم“، کتاب المصاحف و مواضع الصلاۃ، باب من اقل بالامامۃ الحدیث: ۱۵۳۹، ص ۷۸۶

حدیث ۱۰ بخاری و غیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جب کوئی اور دن کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔“ (4) ”صحیح بیہاری“، کتاب الاداء، باب ان صلی نفسہ (یعنی الحدیث: ۷۳، ص ۵۶) بتصرف

الطی

حدیث ۱۱ امام بخاری ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ

”میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، لہذا نماز میں اختصار کر دیتا ہوں کہ جانتا ہوں، اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے۔“ (5) ”صحیح البخاری“، کتاب الاداء، باب

من اعطى الصلاة، إلخ، الحديث، ۷۰۷، ص ۵۶

حدیث ۱۲ صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ”ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے، ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، رکوع و سجود قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔“ (6) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب بحریہ

صلی الإمام برکوع، إلخ، الحديث، ۹۶۱، ص ۷۸۶

حدیث ۱۳ امام مالک کی روایت انہیں سے اس طرح ہے، کہ فرمایا کہ ”جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے، اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔“ (1) ”کنز العمال“، امام مالک، کتاب الصلاة، باب ما یصل من رفع رأسه قبل

الإمام، الحديث، ۶۱۲، ج ۱، ص ۱۰۲، عن ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث ۱۴ بخاری و مسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے، اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے؟“ (2) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب بحریہ صلی الإمام برکوع، إلخ، الحديث، ۹۶۳، ص ۷۸۶

بعض محدثین سے منقول ہے کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث سینے کے لیے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں گئے اور ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر وہ پردہ ڈال کر پڑھتے، مدتوں تک ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر ان کا مونہ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور انہوں نے دیکھا کہ ان کو حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا، دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا مونہ گدھے کا سا ہے، انہوں نے کہا، ”صاحب زاوے! امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مستبعد (3) (بعض راویوں کی عدم صحت کے باعث دور از قائل) جانا اور میں نے امام پر قصد اسبقت کی، تو میرا مونہ ایسا ہو گیا جو تم دیکھ رہے ہو۔“

(4) ”مرکاة المفاتیح“، کتاب الصلاة، تحت الحديث، ۱۱۴۱، ج ۳، ص ۲۶۱، عن عبد بن النور

حدیث ۱۵ ابو داؤد و ثواب بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ ”تمن ہا تمیں کسی کو حلال نہیں، جو کسی قوم کی امامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دُعا کرے، انہیں چھوڑ دے، ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی، اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے، بلکہ ہلکا ہو لے۔ یعنی فارغ ہو لے۔“ (5) ”سنن ابی داؤد“، کتاب الطہارۃ، باب

الجمہر الرجال وهو حلق، الحديث، ۱۲۲۸، ص ۵۹

احکام فقہیہ

امامت کبریٰ کا بیان حصہ عقائد میں مذکور ہوا۔ اس باب میں اہل بیت صغریٰ یعنی امامت نماز کے مسائل بیان کیے جائیں گے، امامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

(شرائط امامت)

مسئلہ ۱ مرد غیر محذور کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں۔

- (۱) اسلام۔
- (۲) بلوغ۔
- (۳) عاقل ہونا۔
- (۴) مرد ہونا۔
- (۵) قرأت۔

(۶) محذور نہ ہونا۔ (۱) "توہید الامام" کتاب الصلاة، باب الإمامة ص ۷۳

مسئلہ ۲ عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں، عورت بھی امام ہو سکتی ہے، اگرچہ مکروہ ہے۔ (۲)

"المرآۃ المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب شروط الإمامة الکبری، ج ۲ ص ۳۶۷، ۳۶۸ (عامہ تہذیب)

مسئلہ ۳ نابالغوں کے امام کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ نابالغ بھی نابالغوں کی امامت کر سکتا ہے، اگر

مجھو واپس ہو۔ (۳) "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب شروط الإمامة الکبری، ج ۲ ص ۳۳۷، ۳۳۸ (رد مختار)

مسئلہ ۴ محذور اپنے محل یا اپنے سے زائد محذور والے کی امامت کر سکتا ہے، کم محذور والے کی امامت نہیں کر سکتا اور

اگر امام مقتدی دونوں کو دو قسم کے محذور ہوں، مثلاً ایک کو ریح کا مرض ہے، دوسرے کو قطرہ آنے کا، تو ایک دوسرے کی

امامت نہیں کر سکتا۔ (۴) "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب الرجب کفایہ، ج ۲ ص ۳۸۹، ۳۹۰ و "فتاویٰ الہندیہ"

کتاب الصلاة، باب العاصم فی الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۸۱ (عاشیہ، رد مختار)

مسئلہ ۵ ہر محذور کی اقتدا نہیں کر سکتا جبکہ حالت وضو میں حدث پایا گیا، یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہو،

اگرچہ نماز کے بعد اور اگر نہ وضو کے وقت حدث تھا، نہ ختم وقت تک اس نے عود کیا تو یہ نماز جو اس نے القطار پر پڑھی،

اس میں تندرست اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (۵) "المرآۃ المختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲ ص ۳۸۹ (رد مختار)

مسئلہ ۶ محذور اپنے محل محذور کی اقتدا کر سکتا ہے اور ایک محذور والا دوسرے محذور والے کی اقتدا نہیں کر سکتا، نہ ایک محذور

والا دوسرے محذور والے کی اور دو محذور والے ایک محذور والے کی اقتدا کر سکتا ہے، جب کہ وہ ایک محذور اسی کے دو میں سے ہو۔

(۶) المرجع السابق۔ (رد مختار وغیرہ)

مسئلہ ۷ محذور نے اپنے محل دوسرے محذور اور صحیح کی امامت کی، صحیح کی نہ ہوگی اور وہ کی ہو جائے گی۔ (۱)

"المرآۃ المختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲ ص ۳۸۹ (رد مختار)

مسئلہ ۸۔ وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو، جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو، یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان اقدس میں تبرّ اکہتا ہو۔ قدری، جہکی، مشہہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا ویدارائی یا عذاب قبر یا کراماتین کا انکار کرتا ہے، ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (2)

(عائشہ کی غدیہ) اس سے سخت تر حکم و ہدایہ نہ دینا کا ہے کہ اللہ عز و جل دینی مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔

مسئلہ ۹۔ جس بد مذہب کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو، جیسے تفسیلیہ اس کے پیچھے نماز، مکروہ تحریمی ہے۔ (3)

الفہامیۃ، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۸۶ (عائشہ کی غدیہ)

اقتدا کی تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں:

(۱) نیت اقتدا۔

(۲) اور اس نیت اقتدا کا تحریم کے ساتھ ہونا یا تحریم پر مقدم ہونا، بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی جنبی نیت و تحریم سے قاضی نہ ہو۔

(۳) امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔

(۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مقتدی کو حصص ہو۔

(۵) امام کی نماز سب مقتدی پر صحیح ہونا۔ اور

(۶) امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔

(۷) عورت کا محاذی (۱) نہ ہونا ان شرط کے ساتھ جو مذکور ہوں گی۔

(۸) مقتدی کا امام سے مقدم (۱) نہ ہونا۔

(۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا۔

(۱۰) امام کا عظیم یا مسافر ہونا معلوم (۲) (چھ صحت اقتدا کی شرطیں بلکہ صحت اقتدا کے یہ شرط ہیں، اگر حال معلوم ہو جائے نماز کا ہوگی۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔)

(۱۱) ارکان کی ادائیں شریک ہونا۔

(۱۲) ارکان کی ادائیں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم۔

(۱۳) یو ہیں شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔ (۳) رد المحتار، کتاب الصلاۃ، مضب، شروط الإمامة الکبری، ج ۲، ص ۳۳۸۔ ۳۳۹۔

مسئلہ ۱۰ سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا مقتدی و امام دونوں دو سوار یوں پر ہیں، ان تینوں صورتوں میں اقتدا نہ ہوگی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں۔ اور اگر دونوں ایک سوار یوں پر سوار ہوں، تو پیچھے والے اگلے کی

اقتدا کر سکتا ہے کہ مکان ایک ہے۔ (۴) رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مضب، الم جب کتابہ من سقط الخ ج ۲، ص ۳۹۵۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱ امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بتل گاڑی جاسکے، تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ یو ہیں اگر

بچ میں نہر ہو جس میں کشتی یا بجزا (۵) (ایک قسم کی کھڑی صورت کشتی) چل سکے تو اقتدا صحیح نہیں، اگر چہ وہ نہر بچ مسجد میں ہو اور

اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجزا بھی نہ تیر سکے، تو اقتدا صحیح ہے۔ (۶) رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۹۵۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۲ بچ میں حوض ذہر ذہر ہے تو اقتدا نہیں ہو سکتی، مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا

حرف ہے، تو اقتدا صحیح ہے۔ (7) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب الکافی للحاکم۔ إلخ، ج ۲، ص ۴ (رد المحتار)۔

مسئلہ ۱۳۔ پنج میں چوڑا راستہ ہے، مگر اس راستہ میں صف قائم ہوگئی، مثلاً کم سے کم تین شخص کھڑے ہو گئے تو ان کے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتدا کر سکتے ہیں، بشرطیکہ ہر دو صف اور صف اول و امام کے درمیان تین گاڑی نہ جاسکے، یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہو سکتی ہیں تو اتنی ہو لیں کہ دو صفوں کے درمیان تین گاڑی نہ جاسکے، یو ہیں اگر راستہ تنگ ہو جیسا مثلاً ہمارے ملکوں میں پورب بچھم (1) (شرقی مغرب) ہو تو بھی ہر دو صفوں میں اور امام و مقتدی میں وہی شرط ہے۔ (2) "رد المحتار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب الکافی للحاکم۔ إلخ، ج ۲، ص ۴ (رد المحتار، رد المحتار)۔

مسئلہ ۱۴۔ نہر پر تیل ہے اور اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگرچہ نہر کے اس طرف ہے، اس طرف والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ میدان میں جماعت قائم ہوئی، اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں، بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم۔ (3) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۴ (رد المحتار)۔

مسئلہ ۱۶۔ بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا کہیں گے، جو چار بیس ہاتھ ہو۔ (4) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب الکافی للحاکم۔ إلخ، ج ۲، ص ۴ (رد المحتار)۔

مسئلہ ۱۷۔ مسجد عید گاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانع اقتدا نہیں، اگرچہ پنج میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو۔ (5) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، باب الجماعات فی الإمامۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۷ (عائنی)۔

مسئلہ ۱۸۔ میدان میں جماعت قائم ہوئی، پہلی دو صفوں نے ابھی اللہ اکبر نہ کہا تھا کہ تیسری صف نے امام کے بعد تحریرہ ہاتھ دھ لیا، اقتدا صحیح ہوگئی۔ (6) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب الکافی للحاکم۔ إلخ، ج ۲، ص ۴ (رد المحتار)۔

مسئلہ ۱۹۔ میدان میں جماعت ہوئی اور صفوں کے درمیان بقدر حوض دہ دروہ کے خالی چھوڑا کہ اس میں کوئی کھڑا نہ ہوا، تو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں تو اس جگہ کے بعد وائے کی اقتدا صحیح ہے، ورنہ نہیں اور دہ دروہ سے کم جگہ خالی بچی ہے تو پیچھے والے کی اقتدا صحیح ہے۔ (7) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب الکافی للحاکم۔ إلخ، ج ۲، ص ۴ (رد المحتار)۔

مسئلہ ۲۰۔ دو کشتیاں باہم بندھی ہوں ایک پر امام ہے، دوسری پر مقتدی تو، اقتدا صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں۔ اور اگر کشتی کنارے پر رکھی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو یا بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں، ورنہ ہے۔ (8) "رد المحتار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب صلاة المریض، مطلب فی الصلاۃ فی السعیۃ، ج ۲، ص ۶۹ (رد المحتار، رد المحتار)۔

یعنی جب امام اترنے پر قادر نہ ہو، اس لیے کہ جو شخص کشتی سے اتر کر خشکی میں

پڑھ سکتا ہے اس کی کشتی پر نماز ہوگی ہی نہیں، ہاں اگر کشتی رستین پر بیٹھ گئی تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے کہ اب وہ تخت کے علم میں ہے۔

مسئلہ ۲۱ جو مسجد بہت بڑی نہ ہو، اس میں امام اگر چہ محراب میں ہو، مقتدی منبر سے مسجد میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۸ (عائلیہ)

مسئلہ ۲۲ امام و مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ نہ ہوں، مثلاً اس کی یا کبیر کی آواز سنتا ہو یا اس کے یا اس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے تو حرج نہیں، اگرچہ اس کے لیے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو، مثلاً دروازہ میں جاسیاب ہیں کہ امام کو دیکھ رہا ہے، مگر کھانچ نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جاسکے۔ (۲) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۱۰۲ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۳ امام و مقتدی کے درمیان ممبر حائل ہو تا نفع اقتدا نہیں، جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔ (۳) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب الکافی، ص ۲، ج ۲، ص ۱۰۰ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۴ جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو کہ بیچ میں راستہ نہ ہو تو اس چھت پر سے اقتدا ہو سکتی ہے اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو، تو نہیں۔ (۴) "المرجع السائد"، ص ۱۰۲ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۵ مسجد کے متصل کوئی والاں ہے، اس میں مقتدی اقتدا کر سکتا ہے جبکہ امام کا حال عقلی نہ ہو۔ (۵) "المرجع السائد"، (رد المحتار)

مسئلہ ۲۶ مسجد سے باہر چوتراہ ہے اور امام مسجد میں ہے، مقتدی اس چوتراہ پر اقتدا کر سکتا ہے جب کہ متصل ہو۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۸ (عائلیہ)

مسئلہ ۲۷ وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی، مثلاً سحیح موزنہ کی مدت گزر چکی تھی یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی، تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔ (۷) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب

شروط الإمامۃ الکبریٰ، ج ۱، ص ۳۳۹، (رد المحتار)

مسئلہ ۲۸ امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی، مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہہ گیا جس سے خفیہ کے نزدیک وضو نفا ہے اور بغیر وضو کی امامت کی، حنفی اس کی اقتدا نہیں کر سکتا، اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے، جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کی بھول کر امامت کی، حنفی اس کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔ (۱) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب شروط الإمامۃ الکبریٰ، ج ۱، ص ۳۳۹ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۹ شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتدا اس وقت کر سکتے ہیں، جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ خفیہ کے طور پر بغیر

عابراً کہا جائے، نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اُسے فاسد کہیں پھر بھی خفی کو خفی کی افتد افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے، نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے، مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے تو باطل محض ہے۔ (2) "مفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۸۹ و

"رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مضبوط علی القضاء بشافعی، ج ۲ ص ۳۶۱ (عائشہ علیہ رد مختار)

مسئلہ ۳۰ عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا، اس وقت مرد کے لیے نفع افتد ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اور دوسری ہاتھ نہ ہو، نہ مرد کے قدم برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔ (3) "مفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، الفصل

الحامس، ج ۱ ص ۸۹ (رد مختار، عائشہ علیہ)

مسئلہ ۳۱ ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی، دودھ نہ پائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ اور دو عورتیں ہوں تو چار مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، دودھ نہ پائیں دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دودھ نہ پائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین محض کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی محض ہیں، ان سب کی نماز نہ ہوگی۔ (4) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مضبوط علی القضاء بشافعی، ج ۲ ص ۳۸۰ (رد مختار)

مسئلہ ۳۲ مسجد میں بال خانہ ہے، اس پر عورتوں نے امام مسجد کی افتد اکی اور بال خانہ کے نیچے مردوں نے اسی کی افتد اکی اگر چہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہوگی اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بال خانہ پر، تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے، ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (5) "مفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مضبوط علی القضاء بشافعی، ج ۲ ص ۳۹۹ (عائشہ علیہ)

مسئلہ ۳۳ ایک اسی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے، دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوگی جو درمیان میں ہے، ہاتھوں کی ہو جائے گی۔ (1) "مفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، الفصل الرابع، ج ۱ ص ۸۷ و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مضبوط علی القضاء بشافعی، ج ۲ ص ۳۹۹ (عائشہ علیہ)

مسئلہ ۳۴ اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں، اس کی انگلیاں اس کی انگلیوں سے آگے ہیں، مگر ایڑیاں برابر ہوں، تو نماز ہو جائے گی۔ (2) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مضبوط علی القضاء بشافعی، ج ۲ ص ۳۸۸ (رد مختار)

مسئلہ ۳۵ سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ (3) (مہارت) نہ رکھتا ہو، بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف حجاز سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش (4) (بے حیائیوں اور ایسے کاموں سے بچتا ہو، جو

مذہب کے خلاف ہیں) سے بچتا ہو، اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قرأت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو

(امامت کا زیادہ حقدار کون ہے)

مسئلہ ۳۵ سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ (3) (مہارت) نہ رکھتا ہو، بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف حجاز سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش (4) (بے حیائیوں اور ایسے کاموں سے بچتا ہو، جو

مذہب کے خلاف ہیں) سے بچتا ہو، اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قرأت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو

ہو۔ اگر کسی شخص ان باتوں میں برابر ہوں، تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شہادت سے بھی بچتا ہو، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ عمر والا یعنی جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گزرا، اس میں بھی برابر ہوں، تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے، پھر زیادہ خوبصورت، پھر زیادہ حسب والا پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو، پھر زیادہ مامدار، پھر زیادہ عزت والا، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ سترے ہوں، غرض چند شخص برابر کے ہوں، تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حق دار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے، جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ امامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولیٰ کو امام بنایا تو رد کیا، مگر گنہگار نہ ہوئے۔ (5) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۰

۳۰۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶ امام معین ہی امامت کا حق دار ہے، اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۰۴ (در مختار) یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امام ہو، ورنہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں، بہتر ہونا درکنار۔

مسئلہ ۳۷ کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط امامت پائے جائیں تو وہی امامت کے لیے اولیٰ ہے، اگرچہ اور کوئی اس سے علم وغیرہ میں بہتر ہو، ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم کرے کہ اس میں اس کا اعزاز ہے اور اگر وہ مہمان خود ہی آگے بڑھ گیا، تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، باب العاصی فی الإمامة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۸۳ (۷) (تفسیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳۸ کرایہ کا مکان ہے، اس میں مالک مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار احق (2) (زیادہ قدر) ہے، وہی اجازت دے گا اور اسی سے اجازت لی جائے گی، یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں بطور عاریت (3) (دوسرے شخص کو اپنی کسی چیز کی صنعت کا بغیر عوض، ملک کر دینا عاریت ہے) رہتا ہو کہ یہی احق ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، باب العاصی فی الإمامة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۸۳ (۷) (تفسیری)

مسئلہ ۳۹ سلطان و امیر و قاضی کسی کے گھر مجتمع ہوئے تو احق سلطان ہے، پھر امیر، پھر قاضی، پھر صاحب خانہ۔ (5) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، معتب فی ذکر الجماعة فی مسجد، ج ۲، ص ۳۰۱ (رد المحتار)

مسئلہ ۴۰ کسی شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں، تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں، بلکہ اگر وہی حق ہو، تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۰۴ (در مختار)

مسئلہ ۴۱ کوئی شخص صالح امامت ہے اور اپنے محلہ کی امامت نہیں کرتا اور وہ ماہ رمضان میں دوسرے محلہ واپس کی امامت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ عشا کا وقت آنے سے پہلے چل جائے، وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔

(7) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، باب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۸۶ (نامستری)

مسئلہ ۴۲ امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے اور قدر مسنون سے زیادہ طویل قراعت نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے۔ (8) المرجع السابق ص ۸۷ (نامستری)

مسئلہ ۴۳ بدنہب کہ جس کی بدنہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور فاسق ملعون جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خوار، چغل خور، وغیرہم جو کبیرہ گناہ بااعلان کرتے ہیں، ان کو امام بتانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب آتا ہے۔ (1) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب علیہ حصۃ المسام، ج ۲ ص ۲۵۶ ۲۶۰ (رد المحتار، رد المحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴۴ غلام، دوہتانی (2)، (دیہاتی یاں سے مراد یہاں کارہنے والاںوں بلکہ جال مراد ہے چاہے وہ شہری ہی کیوں نہ ہو۔) اندھے، سوداگران، امرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو، سفیر (یعنی بے وقوف کہ تصرفات مثلاً بیع و شرا (3) (خرید و فروخت۔) میں دھوکے کھاتا ہو) کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔ (4) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲ ص ۳۵۵ ۳۶۰ و "حب المسنی شرح منیہ المعنی" ص ۵۱

(رد المحتار، غفر)

مسئلہ ۴۵ جس کو کم سو جھٹتا ہے، وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔ (5) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲ ص ۲۵۰ (رد المحتار)

مسئلہ ۴۶ فاسق کی اقتدا ان کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدا ان کی جائے دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی تکرار الصلاۃ فی المسجد، ج ۲ ص ۳۵۵ (علیہ، رد المحتار، فتح قدیر)

مسئلہ ۴۷ عورت، خضنی، ناہانغ لڑکے کی اقتدا امرد بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہو سکتا ہے، مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امام عورت کی نیت کرے سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امام عورت کی نیت نہ کی، اقتدا کر سکتی ہے اور عورت و خضنی عورت کے امام ہو سکتے ہیں، مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے، فرائض ہوں یا نوافل پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے، تو امام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی اور خضنی کے لیے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں، خضنی، خضنی کا بھی امام نہیں ہو سکتا۔ (7) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی الکلام علی الصف

الأول، ج ۱ ص ۲۸۷ (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۴۸ نماز جنازہ و صرف عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی، تو اس جماعت میں کراہت نہیں۔ (1) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲ ص ۳۶۵ و "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، باب الخامس فی الإمامۃ، الفصل

الثالث، ج ۱ ص ۸۵ (عائسی، رد المحتار) ایک اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی امامت کرے گی، جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۹ بمثل غیر حالت افتاد میں امام نہیں ہو سکتا اور جب ہوش میں ہو اور معلوم بھی ہو تو ہو سکتا ہے، یو ہیں جس کو نشہ ہے اس کی امامت صحیح نہیں اور معقودہ (مدرہوش) اپنے مثل کے لیے امام ہو سکتا ہے اوروں کے لیے نہیں۔ (۲) "رد المحتار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ باب الإمامۃ، مطلب: قواعد ج ۲ ص ۳۸۹ (۱) (عائسی، رد المحتار، عائسی)

مسئلہ ۵۰ جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو، وہ انہی کی (یعنی اس کی جس کو کوئی آیت یاد نہیں) اقتدا نہیں کر سکتا اور انہی انہی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی قاسم ہو جاتے ہیں، وہ بھی انہی کے مثل ہے۔ (۳) (۱) (عائسی، رد المحتار)

مسئلہ ۵۱ انہی کو نکلے کی اقتدا نہیں کر سکتا، گو نکلے کی کر سکتا ہے اور اگر انہی صحیح طور پر تحریر نہ بھی ہاں نہ نہیں سکتا تو گو نکلے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (۴) (۱) (عائسی، رد المحتار)

مسئلہ ۵۲ انہی نے انہی اور قاری کی (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو) امامت کی، تو کسی کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہوا ہو، یو ہیں اگر قاری نے انہی کو خلیفہ بنایا ہو، اگرچہ تشہد میں۔ (۵) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ باب الإمامۃ، مطلب: المواضع التي ينفرد (۱) (عائسی، رد المحتار)

مسئلہ ۵۳ انہی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کر لے، ورنہ عند اللہ تعالیٰ معذور نہیں۔ (۶) (۱) (عائسی، رد المحتار)

مسئلہ ۵۴ جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ صحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح داکر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل دوسرے کی امامت بھی کر سکتا ہے

یعنی اس کی کہ وہ بھی اسی حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو جس کو یہ اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا، دوسرا اس کو ادا کر پیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا، تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں جھکا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں امامت و رکنار۔ مگر جس سے حرف مکرر ادا ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا مرام ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر (۱) (۱) (عائسی، رد المحتار)

اس سے زیادہ بگڑا ہو (۱) کی امامت بھی کر سکتا ہے۔ (۲) (۱) (عائسی، رد المحتار)

مسئلہ ۵۵ قاری نماز پڑھ رہا تھا، انہی آیا اور شریک نہ ہوا، اپنی الگ پڑھی، تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ (۳) (۱) (عائسی، رد المحتار)

"رد المحتار" کتاب الصلاۃ باب الإمامۃ، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۸۵ (عائسی، رد المحتار)

مسئلہ ۶۳ ایک شخص نے نفل نماز پڑھنے کی قسم کھائی، ہمت والامت کی نماز اس کے پیچھے بھی نہیں پڑھ سکتا اور یہ قسم کھانے والے فرض اور نفل اور نذر اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (۴) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۴، ص ۲۹۲ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۴ دو شخص نفل ایک ساتھ پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دی، تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، ورنہ تنہا پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دیں، تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ (۵) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب، قولہ جب

کتابہ حل بسقط، الخ، ج ۲، ص ۲۹۳ (در مختار)

مسئلہ ۶۵ لائق نہ مسبوق کی اقتدا کر سکتا ہے نہ لائق کی، یو ہیں مسبوق نہ لائق کی نہ مسبوق کی، نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کر سکتا ہے۔ (۶) المرجع السابق، ص ۲۹۴ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۶ جن نمازوں میں قصر ہے وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا، خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہو گیا، البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہو گیا، تو اقتدا صحیح ہے۔ (۱) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۲۹۴ (در مختار)

مسئلہ ۶۷ محل اقامت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے اور دو پر سلام پھیر دے، تو ضرور ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر، اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا نہ بعد کو اور چلا گیا نہ اس کا حال اور طرح معلوم ہو تو مقتدی اپنی پھر پڑھیں، وہاں اگر جنگل میں یا منزل پر ہو پڑھ کر چلا گیا تو ان کی نماز ہو جائے گی، یہی سمجھ جائے گا کہ مسافر تھا۔ (۲) "البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، باب المسافر، ج ۲، ص ۲۳۸ (خانیہ، بحر)

مسئلہ ۶۸ جہاں بوجہ شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو، تو وہ نماز سرے سے شروع ہی نہ ہوگی اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے، مگر اس نفل کے توڑ دینے سے قضا واجب نہ ہوگی۔ (۳) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۲۹۷ (در مختار)

مسئلہ ۶۹ جس نے وضو کیا ہے، تیمم والے کی اور پاؤں دھونے والے موزہ پر مسح کرنے والے کی اور اعضائے وضو کا دھونے والا اپنی پر مسح کرنے والے کی، اقتدا کر سکتا ہے۔ (۴) "الغنیۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء فی الإمامۃ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۴ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ اس کا لب حد رکوع کو پہنچا ہو، جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا اور وہ کی امامت کر سکتا ہے، مگر دوسرا شخص

اولیٰ ہے۔ (۵) المرجع السابق، ص ۸۵ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱ نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ مفترض بھیجی رکعتوں میں قراءت نہ کرے۔ (6) المرجع السابق (عائسیٰ)

مسئلہ ۷۲ معتقل (فل پڑھنے والا) نے مفترض (8) (فرض پڑھنے والا) کی اقتدا کی پھر نماز قاسد کر دی، پھر اسی نماز میں اس فوت شدہ کی قضا کی نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الثالث ج ۱ ص ۸۵ (عائسیٰ)

مسئلہ ۷۳ اشارے سے پڑھنے والا اپنے محل کی اقتدا کر سکتا ہے، مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ سے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں۔ (2) "المصنوع" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲ ص ۸۴ (در مختار)

مسئلہ ۷۴ جن نے امامت کی، اقتدا صحیح ہے اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔ (3) "المصنوع" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی تکرار الجماعۃ فی السجۃ، ج ۲ ص ۲۱۵ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷۵ امام نے اگر بڑا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی امامت صحیح نہ ہو، تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے جہاں تک بھی ممکن ہو، خواہ خود کہے یا کہلے بیجھے، یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی، پتی، پتی نماز کا اعادہ کریں۔ (4) "المصنوع" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲ ص ۱۱۱ (در مختار)

مسئلہ ۷۶ امام نے اپنا کافر ہونا یا تو چیختر کے بارے میں اس کا قوس نہیں مانا جائے گا اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں، ان کا اعادہ نہیں، ہاں اب وہ بے شک مرتد ہو گیا۔ (5) المرجع السابق ص ۱۱۱ (در مختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہوا۔

مسئلہ ۷۷ پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تخم کیا تھا اور مقتدی نے وضو اور اٹائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا، امام کی نماز صحیح ہوگئی اور مقتدی کی باطل۔ (6) "المصنوع" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲ ص ۱۳۱ (در مختار) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی، بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے۔ اور ظاہر تر یہ تعلیلہ والہ اعلم بالصواب۔

جماعت کا بیان

حدیث ۱ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "نماز جماعت، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔" (7) "صحیح البخاری" کتاب الأذان، باب فضل

صلاۃ الجماعة، الحديث ۱۶۱۵، ص ۵۲

حدیث ۲ مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ نے روایت کی، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں "ہم نے اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا، مگر کھلا منافق یا بیمار اور بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چلا کر نماز کو لاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو سنن الہدیٰ کی تعلیم فرمائی اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے، اس میں نماز پڑھنا سنن الہدیٰ سے ہے،" (1) "صحیح مسلم" کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجماعة

مسند الہدی، الحديث ۱۴۸۷، ص ۷۷۹ اور ایک روایت میں یوں ہے، کہ ”جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے، تو پوچھیں کہ تمہاری پرکھا فطرت کرے، جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے سنن الہدیٰ مشروع فرمائی اور یہ سنن الہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رو جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے، تو تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے، تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“ (2) ”مصحیح مسلم“ کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الجماعة من مس الہدی، الحديث ۱۴۸۸، ص ۷۷۹ اور ابو داؤد کی

روایت میں ہے، ”کافر ہو جاؤ گے“ (3) ”مسند ابی داؤد“ کتاب الصلاۃ، باب التشدید یعنی رکۃ الجماعة، الحديث ۵۰ ج ۱ ص ۱۶۴ اور جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے، ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔“ (4) ”مصحیح مسلم“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجماعة من مس الہدی، الحديث.

۱۴۸۸ ص ۷۷۹

حدیث ۳ نسائی وابن خزیمہ اپنی صحیح میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے کامل وضو کیا، پھر نماز فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“ (5)

”مصحیح ابن جریر“ کتاب الصلاۃ باب فصل المثنیٰ فی الجماعة خصوصاً فی الخ، الحديث ۱۴۸۹ ج ۲، ص ۳۷۳

حدیث ۴ طبرانی ابوالامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے؟، تو کھٹکتا ہوا حاضر ہوتا۔“ (6)

”تذکرہ“، الحديث ۷۸۸۶، ج ۸، ص ۲۲۴

حدیث ۵ ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو اللہ کے لیے چالیس دن جماعت پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے، اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نارسے، دوسری نفاق سے۔“ (7) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی فصل التکبیر الأولی، الحديث ۲۴، ص ۶۶۱ ابن ماجہ کی

روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشا کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔“ (8) ”مسند ابی ماجہ“، أبواب الصلاۃ، باب صلاۃ النساء و الفجر فی الجماعة، الحديث ۷۹۸، ص ۲۵۲۴

حدیث ۶ ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”رات میرے رب کی طرف سے ایک“ نے وال آیا اور ایک روایت میں ہے، میں نے اپنے رب کو نہایت جہل کے ساتھ تجلی فرمائے ہوئے دیکھا، اس نے فرمایا اے محمد! میں نے عرض کی **تکبیر** و **سجدہ**، اس نے فرمایا تمہیں معلوم ہے ملاء اعلیٰ (یعنی ملاء مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟“ میں نے عرض کی، ”نہیں جانتا، اس نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی، تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا“ اور ایک روایت میں ہے، ”جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا“، فرمایا ”اے محمد! چانتے ہو ملاء اعلیٰ

کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟" میں نے عرض کی، "ہاں، درجات و کفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے و رخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر بھی فقط کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا، جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا" اس نے فرمایا "اے محمد!" میں نے عرض کی، "ایک و معدیک، فرمایا "جب نماز پڑھو، تو یہ کہہ لو۔"

لِلّٰهِمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْکَ النُّسُکَاتِ وَ خُبَّ الْمَسَکِیْنِ وَ اَدَاؤَ ذُلِّ عِبَادِکَ فَسَلِّ عَلَیْ قَبْضِیْ الْبَیْکَ غَیْرَ مَقْنُونٍ ط (1) (اے اللہ! وہاں) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے کام کروں اور نبی پاؤں سے ہار ہوں اور مسکین سے محبت رکھوں اور جب قرآن پڑھوں پڑھ کر، چاہے، تو مجھے اس سے عمل اچھے (۱۲) فرمایا "اور درجات یہ ہیں۔ سلام عام کرنا اور کھانا کھانا اور رات میں نماز پڑھنا، جب لوگ سوتے ہوں۔" (2) "جمع غریبی" ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورہ ص،

لحدیث: ۳۷۷۳-۳۷۷۴، ص ۱۹۸۶

حدیث ۹۰۸ امام احمد و ترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی ہے، کہ ایک دن صبح کی نماز کو تشریف مانے میں دیر ہوئی، یہاں تک قریب تھا کہ ہم آفتاب و کینے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف مانے، اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی، سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا "سب اپنی اپنی جگہ پر رہو، میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں" نے سے روکا؟، میں رات میں اٹھا، وضو کیا اور جو مقدار تھا نماز پڑھی، پھر میں نماز میں اٹھا (اس کے بعد اسی کے مثل واقعات بیان فرمائے اور اس روایت میں یہ ہے) اس کے بعد قدرت رکھنے سے ان کی فحشی (3) (مٹا دی۔) میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی "اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا "کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی، جماعت کی طرف چلنا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور غنیوں کے وقت کامل وضو کرنا، اس کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔" (1) ("المسند" لإمام حماد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل الحدیث: ۲۲۱۷۰، ج ۸، ص ۲۵۸) و "مشکوٰۃ المصابیح" کتاب الصلاۃ الحدیث: ۷۱۸ ج ۶ ص ۲۳۵) ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی کے مثل داری و ترمذی نے عبد الرحمن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۹۱۰ ابو داؤد و نسائی و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "جو بھی طرح وضو کر کے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کی مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔" (2) "مسند ابی داؤد" کتاب الصلاۃ، باب فیمن خرج یؤد الصلاۃ الحدیث: ۵۶۱، ص ۱۲۶۵ حاکم نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط صحیح ہے۔

حدیث ۹۱۱ امام احمد و ابو داؤد و نسائی و حاکم اور ابن خزیمہ و ابن حبان اپنی صحیح میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "آیا فلاں حاضر ہے؟" لوگوں نے عرض

کی، نہیں، فرمایا "فلان حاضر ہے؟" لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا "یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں، اگر جانتے کہ ان میں کیا (ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز پر نسبت تھا کہ زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں، اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔" (3)

"مسئس آبی دود" کتاب الصلاة باب فی فصل صلاة الجماعة الحديث ۱۵۵۴ ص ۱۲۶۴ و "الترغیب والترہیب" کتاب الصلاة الترغیب فی کلمۃ الجماعة الحديث ۱۶۱ ج ۱ ص ۱۶۱ یحییٰ بن معین اور ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۴۔ صحیح مسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "جس نے باجماعت عشاء کی نماز پڑھی، گویا دو رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی، گویا پوری رات قیام کیا۔" (4) "صحیح مسلم" کتاب المساجد [بخاری باب فصل صلاة العشاء] البخاری الحديث ۱۱۹۱ ص ۷۷۹ اسی کے مثل ابوداؤد و ترمذی و ابن خزیمہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۳۔ بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشاء و فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور پٹنگ میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس گزریوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر ان پر آگ سے جلا

دوں۔" (1) "صحیح مسلم" کتاب المساجد [بخاری باب فصل صلاة الجماعة] البخاری الحديث ۱۱۸۲ ص ۷۷۹ امام احمد نے انہیں سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں "اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے، تو نماز عشاء قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے، آگ سے جلا دیں۔" (2) "مسند الإمام أحمد بن حنبل الحديث ۱۸۸ ج ۳ ص ۲۹۰

حدیث ۱۲۔ امام مالک نے ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ "امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا، ہزار تشریف لے گئے، راستہ میں سلیمان کا گھر تھان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صبح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا، انہوں نے کہا! رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، فرمایا کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔" (3) "الموطأ" للإمام مالک کتاب صلاة الجماعة باب ما جاء فی العشاء والصبح الحديث ۳۰ ج ۱ ص ۱۳۴

حدیث ۱۵۔ ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "جس نے اذان سن لی اور آنے سے کوئی عذر مانع نہیں، اس کی وہ نماز مقبول نہیں، لوگوں نے عرض کی، عذر کیا ہے؟ فرمایا: "خوف یا مرض۔" (4) "مسئس آبی دود" کتاب الصلاة باب التشمید فی تراک الجماعة، الحديث ۱۵۵۱ ص ۱۲۶۴ اور ایک روایت ابن حبان و حاکم کی انہیں سے ہے، "جواز ان سنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو، اس کی نماز ہی نہیں۔" (5)

الإحسان بتأليف صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب فرض الجماعة - إخراج الحديث ۲۰۶۱ ج ۳، ص ۲۵۳ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۶ احمد ابو داؤد و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو داؤد و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”کسی گاؤں یا بادیہ میں تین شخص ہوں اور نماز نہ قائم کی گئی مگر ان پر شیطان مسلط ہو گیا تو جماعت کو لازم جانو، کہ بھیڑ یا اسی بکری کو کھاتا ہے، جو ریوڑ سے دور ہو۔“ (6) سنن النسائي، کتاب الإمامۃ، التشہد فی شریک

الجماعة، الحديث ۸۴۸، ص ۲۶۱

حدیث ۱۷ ۲۰۶ ابو داؤد و نسائی نے روایت کی، کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں تائب ہوں، تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پڑھ لوں؟ فرمایا ”حسب علی الصلوة، حسبی الفلاح“ سننے ہو، عرض کی، ہاں، فرمایا ”تو حاضر ہو۔“ (1) سنن

النسائي، کتاب الإمامۃ، باب المحافظة علی الصلوة، الحديث ۸۴۲، ص ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱

حدیث ۲۵ بخاری کے علاوہ دیگر صحاح میں مروی نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لیے، پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے ٹکرا دیکھا، فرمایا "اے اللہ (عزوجل) کے بندو! صفیں برابر کرو یا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا۔" (1) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف إلخ، الحديث ۷۶۷، ص ۷۶۷ بخاری نے بھی اس حدیث کے جزا خیر کو روایت کیا۔

حدیث ۲۶ بخاری و مسلم و ابن ماجہ وغیرہم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں "صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تم نماز سے ہے۔" (2) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف إلخ، الحديث ۹۷۵، ص ۷۶۷

حدیث ۲۷ امام احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں "جو صف کو ملائے گا، اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے قطع کر دے گا۔" (3) "مسند السنن"، کتاب الإمامة، باب من وصل صفاء، الحديث ۸۲، ص ۲۱۲۹ حاکم نے کہا بشرط مسلم یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۲۸ مسلم و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں "کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے رب کے حضور باندھتے ہیں؟" عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: "گلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں جمل کر کھڑے ہوتے ہیں۔" (4) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب الأمر بالصفوف في الصلاة... إلخ، الحديث ۹۶۸، ص ۷۶۷

حدیث ۲۹ امام احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں "اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔" (5) "مسند سنن"، کتاب الإمامة، إلخ، باب من وصل صفه وصله الله، الحديث ۸۶، ج ۸، ص ۲۷ حاکم نے کہا، یہ حدیث بشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث ۳۰ ابن ماجہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں "جو کوش و گوی بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔" (6) "مسند ابن ماجہ"، کتاب إقامة الصلاة، إلخ، باب إقامة الصفوف، الحديث ۹۹۵، ص ۲۵۳۵ اور طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ "اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک گھربنائے گا۔" (7) "المعجم الأوسط" للبخاری، باب العید، الحديث ۵۷۹۷، ج ۱، ص ۲۲۵

حدیث ۳۱ سنن ابو داؤد و نسائی و صحیح ابن خزیمہ میں برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے سونڈھے پائینے پر

ہاتھ پھیرتے اور فرماتے "مختلف کفر سے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔" (1) "صحیح بن جریر" باب ذکر

صناعات الرب وملاکئہ الخ، الحدیث: ۱۵۵۶، ج ۴، ص ۲۶

حدیث ۳۴ تا ۳۵ طبرانی ابن عمر سے اور ابو داؤد ویراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ فرماتے ہیں: "اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں، جو اس لیے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے۔" (2) "المعجم الأوسط"

طبرانی باب المیم، الحدیث: ۵۷۴۰، ج ۴، ص ۶۹ اور یزید بن اسناد حسن ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ "جو صف کی کشادگی بند کرے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔" (3) "مسند ابی حنیفہ، حلیۃ، الحدیث: ۴۲۳۲، ج ۱، ص ۱۵۹

حدیث ۳۵ ابو داؤد و ابن ماجہ باسناد حسن ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: "اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صف کے دہنے والوں پر زور دیتے ہیں۔" (4) "مسند ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من یسحب

لن ہی الإمام فی الصف، الخ، الحدیث: ۶۷۶، ص ۱۲۳۲

حدیث ۳۶ طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لیے آباد کرے کہ ادھر لوگ کم ہیں، اسے دونا ثواب ہے۔" (5) "المعجم الکبیر، لفظ ابی،

الحدیث: ۱۱۱۵۹، ج ۱۱، ص ۱۵۲

حدیث ۳۷ مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کم تر کچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر کچھلی ہے اور کم تر پہلی۔" (6) "صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب سورۃ الصفوف الخ، الحدیث: ۹۸۵، ص ۷۱۸

حدیث ۳۸ و ۳۹ ابو داؤد و ابن خزیمہ و ابن حبان ام المؤمنین صدیقہ سے اور مسلم و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "ہمیشہ صف اوّل سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے مؤخر کر کے، نار میں ڈال دے گا۔" (7) "مسند ابی داؤد، کتاب الصلاۃ،

باب صف النساء، الحدیث: ۶۷۹، ص ۱۶۳۲

حدیث ۴۰ ابو داؤد و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں "صف مقدم کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد ہو، اگر کچھ کی ہو تو کچھلی میں ہو۔" (8) "مسند ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب سورۃ الصفوف، الحدیث: ۶۷۱، ص ۱۶۷۲

حدیث ۴۱ ابو داؤد و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "عورت کا دامن میں نماز پڑھنا، محن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔" (1) "مسند ابی داؤد، کتاب

الصلاۃ، باب التصدیق فی ذلک، الحدیث: ۵۷۰، ص ۱۳۶۶

حدیث ۴۲ ترمذی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے، تو ایسی اور ایسی ہے، یعنی زانیہ ہے۔" (2) "جامع الترمذی، کتاب الأدب، باب ما جاء فی کرمیۃ خروج المرأۃ معطرۃ، الحدیث: ۷۷۸۶، ص ۱۹۳۷

ابوداؤد و نسائی میں بھی اسی کے مثل ہے۔

حدیث ۴۳ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں (اسے تنہا رہنا یا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو۔“ (3)۔ جامع الترمذی، کتاب الأدب، باب ما جہل فی کراهیة خروج المرأة معطوۃ الحدیث، ۲۷۸۶، ۱۹۳۲

(جماعت کے مسائل)

احکام فقہیہ عاقل، بالغ، حر، قادر پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک یا بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے، ورنہ کسی بارتک کرے، تو فاسق مرد و انبہادت (4) (حسب کتب قبل تو نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پرہیزگاروں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (5) الذرقمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب، شروط الإمامة للکبری، ج ۲، ص ۳۵۰، و ”عین المنبہی“، فصل فی الإمامة و ہما مباح، ص ۸۰ • (در مختار، رد المحتار علیہ)

مسئلہ ۱ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنت کفایہ کے محلہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہو گئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، لو اُفعل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداوی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ تداوی کے یہ معنی ہیں کہ تنہا سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں تداوی کے ساتھ مکروہ۔ (6) الذرقمختار، و ”رد المحتار“ کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب، فی شروط الإمامة للکبری، ج ۲، ص ۳۵۱، و ”الفتاویٰ الہدیۃ“ کتاب الصلاة، الباب الثامن عشر فی الصلاة الکسوف، ج ۱، ص ۱۵۲ (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲ جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو، وضو میں تین تین بار اعضا دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضا دھونا بکبیرہ اولی پانے سے بہتر یعنی اگر وضو میں تین تین بار اعضا دھوتا ہے تو رکعت جاتی رہے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی، مگر بکبیرہ اولی نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔ (۱) مصری، فصل فی مسائل جنس، ص ۲۰ (مغنی)

مسئلہ ۳ مسجد محلہ میں جس کے لیے امام مقرر ہو، امام محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیأت اولی پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعت ثانیہ ہوئی، تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا ”ہت اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعت ثانیہ نہ ہوگی۔ ہیأت بدلنے کے لیے امام کا محراب سے دھننے یا پائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے، شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، اس میں اگر چہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعت ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں، بلکہ یہی افضل ہے کہ جو مکروہ نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے، یوچین انشیں و سرائے کی مسجدیں۔ (2)

مسئلہ ٤ جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کر کے پڑھے، ہاں مستحب ہے، البتہ جس کی مسجد حرم شریف کی جماعت فوت ہوئی، اس پر مستحب بھی نہیں کہ دوسری جگہ تلاش کرے۔ (3)

المعتمد "والمعتمد" كتاب الصلاة، باب الإملاء، ج ٢، ص ٣٤٧، ٣٤٩ (المعتمد، المقتار)

مسئلہ ٥ (١) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔

(٢) اپناج۔

(٣) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔

(٣) جس پر فالج گرا ہو۔

(٥) اتنا بڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے۔

(٦) اندھا اگر چہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔

(٧) سخت بارش اور

(٨) شدید کچڑ کا حامل ہونا۔

(٩) سخت سردی۔

(١٠) سخت تاریکی۔

(١١) آدمی۔

(١٢) مال یا کھانے کے تلف (١) (سابع) ہونے کا اندیشہ۔

(١٣) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ جنگ دست ہے۔

(١٣) ظالم کا خوف۔

(١٥) پاخانہ۔

(١٦) پیشاب۔

(١٧) ریاچ کی حاجت شدید ہے۔

(١٨) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو۔

(١٩) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔

(٢٠) مریض کی تہہ رزاری کہ جماعت کے لیے جاتے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترک

جماعت کے لیے عذر ہیں۔ (2) "المعتمد" كتاب الصلاة، باب الإملاء، ج ٢، ص ٣٤٧، ٣٤٩ (المعتمد، المقتار)

مسئلہ ٦ عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ

جودان ہوں یا بڑھیں، یوہیں وعظ کی مجال میں بھی جانا جائز ہے۔ (3) المرجع السابق، ص ۳۶۷ (درمختار)

مسئلہ ۷ جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس میں مرد کو ان کی اداست ناجائز ہے، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی کسی محارم ہو، یا بی بی یا دہاں کوئی مرد بھی ہو، تو ناجائز نہیں۔ (4) المرجع السابق، ص ۳۶۸ (درمختار)

مسئلہ ۸ اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کی برابر دینی جانب کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، دو سے زائد کا امام کی برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔ (1) الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمام، ج ۲، ص ۲۷ (درمختار)

مسئلہ ۹ دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں، اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو، زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے، دو مقتدی ہوں ایک مرد ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو دو عورت پیچھے، دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت ان کے پیچھے۔ (2) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب

الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۸ و البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، باب الإمامۃ، ج ۱، ص ۶۱۸ (۷ لکھنؤ)

مسئلہ ۱۰ ایک شخص امام کی برابر کھڑا ہو اور پیچھے صف ہے، تو مکروہ ہے۔ (3) الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمام، ج ۲، ص ۳۷ (درمختار)

مسئلہ ۱۱ امام کی برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا کھٹا اس کے گلے سے آگے نہ ہو، سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں، تو اگر امام کی برابر کھڑا ہو اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے، مگر پاؤں کا کھٹا گلے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں، یوہیں، مگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ انگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں، جب کہ کھٹا آگے نہ ہو۔ (4) الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الإمام، مطب، دار صلی الشافعی، بیج، ج ۲، ص ۳۶۸ (درمختار)

مسئلہ ۱۲ شارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی محاذات معتبر نہیں، بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگرچہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو، خواہ امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے، بیٹھ کر یا لیٹ کر قہد کی طرف پاؤں پھیرا کر اور اگر امام کر دھ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائے گی، بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو۔ (5) ردالمحتار، کتاب الصلاة، مطب، دار صلی الشافعی، بیج، ج ۲، ص ۳۶۹ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہو اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے، تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے، تو نماز صحیح نہ ہونا چاہیے۔ (6) الدرالمختار، کتاب الصلاة، مطب، دار صلی الشافعی، بیج، ج ۲، ص ۳۷ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ ایک شخص امام کی برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کی برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا، خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز

ہیں، جو ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے، مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور وہ ہوں تو امام کا آگے بڑھنا، اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھایا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں، تو نماز قاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لیے ہو، کچھ ترجیح نہیں۔ (۱)۔ "در المختار" کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطب. دارالاسلام، ج ۲، ص ۲۷۰۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ مرد اور بچے اور خنثی (۲) (بچہ) اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثی کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (۳) "المرامح" کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۲۷۷۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۶ صفیں مل کر کھڑی ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ رہ جائے اور سب کے موٹے برابر ہوں۔ (۴) المرجع السابق، ص ۲۷۷۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۷ امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو، اگر دہنی یا یائیں جانب کھڑا ہوا، تو خلاف سنت کیے۔ (۵) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹۔ (عائنی)

مسئلہ ۱۸ مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذا القیاس۔ (۶) کہ مع السابق (عائنی) مقتدی کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں، تو دہنی طرف افضل ہے۔ (۷) کہ مع السابق (عائنی)

مسئلہ ۱۹ صف مقدم کا افضل ہونا، غیر جتازہ میں ہے اور جتازہ میں آخر صف افضل ہے۔ (۸) "المرامح"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۲-۳۸۱۔ (در مختار)

مسئلہ ۲۰ امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (۹) "در المختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطب. دارالاسلام، ج ۲، ص ۳۷۷۔ (در مختار)

مسئلہ ۲۱ پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو، اس کے لیے حدیث میں فرمایا کہ "جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کر دے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔" (۱۰) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹۔ (مع الزوائد، کتاب الصلاة، باب صف الصفوف، ص ۲۵۰، ج ۲، ص ۲۵۱۔ (عائنی) اور یہ وہاں ہے، جہاں مقتدی کا احتمال نہ ہو۔

مسئلہ ۲۲ ممکن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالا خانہ پر اقامت کرنا مکروہ ہے، یو ہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ (۱) "المرامح"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۴۔ (در مختار)

مسئلہ ۲۳ عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لیے چند شرطیں ہیں (۱) عورت مشیت ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے، اگر چنانچہ نافذ ہو اور مشیت میں من کا اعتبار نہیں تو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی، جب کہ اس کا بیٹہ (۲) (جسم) اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں، تو نماز قاسد نہ ہوگی اگرچہ نماز

پڑھنا جاتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلہ میں مضبوط ہے وہ عورت اگر اس کی زوجہ ہو یا محرم میں ہو، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، (۲) کوئی چیز انگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑ ہو سکے، نہ عورت اتنی باندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے کسی عضو سے محاذی نہ ہو، (۳) رکوع بخود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو، اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی، (۴) وہ نماز دونوں میں تحریر مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی، اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوگی، مکروہ ہوگی، (۵) ادا میں مشترک ہو کہ اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں، ہیضہ یا حکما مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکما امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے، نہ ہیضہ ہے نہ حکما بلکہ وہ مفرد ہے، (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے، جیسے تاریک شب میں کہ پتہ نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا منہ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظمہ میں پڑھی اور جہت بدلی ہو، تو نماز ہو جائے گی، (۷) عورت عاقلہ ہو، بخونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی، (۸) امام نے ایامت زناں (۳) (عورت کی امت) کی نیت کر لی ہو، اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر ایامت زناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں، (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے، (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں، (۱۱) مرد عاقل بالغ ہو۔ (۴) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ

الایام العاشر فی الإمامۃ، الفصل الخامس ج ۱ ص ۸۹ و "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب لإمامۃ، مطلب فی الکلام علی الصف الأول ج ۲ ص ۳۷۸-۳۸۶ (درمختار، مختار، تفسیری، نیر ہا)

مسئلہ ۲۴ مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت آکر برابر کھڑی ہو گئی اور اس نے ایامت عورت کی نیت بھی کر لی ہے، مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی مرد کی نہیں، یو ہیں اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا اور نہ ہٹی تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔ (۱) رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب

فی الکلام علی الصف الأول ج ۲ ص ۳۸۶ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۵ خفی مشکل کی محاذات مفید نماز نہیں۔ (۲) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، الفصل الخامس ج ۱ ص ۹ (تفسیری)

مسئلہ ۲۶ امر و نحو بصورت مہجھی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفید نماز نہیں۔ (۳) رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ ج ۲ ص ۳۸۶ (درمختار)

(۱) مدرک۔

(۲) لائق۔

(۳) مسبوق۔

(۴) لاحق مسبوق۔

مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی، اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔

لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں، خواہ عذر سے فوت ہوں، جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع تہجد کرنے نہ پایا، یا نماز میں اسے حدث ہو گیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی، خواہ بلا عذر فوت ہوں، جیسے امام سے پہلے رکوع تہجد کر لیا پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت، اس کی پہلی رکعت ہوگی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔

مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

لاحق مسبوق وہ ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں، پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔ (۴) "المحضر" و

"رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی حکام المسبوق، ج ۲، ص ۱۱۲

مسئلہ ۲۸ لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا، تو اس میں نہ قراءت کرے گا، نہ سہو کرے گا اور اگر مسافر تھا تو نماز میں سبب اقامت سے اس کا فرض متغیر نہ ہوگا کہ دو سے چار ہو جائے اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا، یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے، پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے، مثلاً اس کو حدث ہوا اور وضو کر کے آیا، تو امام کو قعدہ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہوگا، بلکہ جہاں سے ہوتی ہے، وہاں سے پڑھنا شروع کرے، اس کے بعد اگر امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہو لی، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی، تو ہوگئی، مگر گتہا رہا۔ (۱) "المحضر" و "رد المحتار" کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب

فیما لو اتى بالركوع، إلخ، ج ۲، ص ۱۱۶ (درمختار رد المحتار)

مسئلہ ۲۹ تیسری رکعت میں ہو گیا اور چوتھی میں جاگا، تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قراءت پڑھے، پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہو لے، ورنہ اسے بھی بلا قراءت تنہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی، پھر بعد میں تیسری پڑھی، تو ہوگئی اور گتہا رہا۔ (۲) "المحضر" کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فیما لو اتى بالركوع، إلخ، ج ۲، ص ۱۱۶ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۰ مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہو لے پھر امام کے سلام

پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قراءت کرے گا اور اس میں سبھو ہو تو سجدہ سبھو کرے گا اور نیت اقامت سے فرض مختیر ہوگا۔ (3) **رد المحتار**: کتاب الصلاۃ باب الإمامۃ مطلب فیہ نو فیہ بالمرکوع **فتح** ج ۲ ص ۱۶۶

(رد المحتار)

مسئلہ ۳۱ مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے شانہ پڑھی تھی، اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ شانہ پڑھا تو اسے رکوع نہ ملتا، یا امام قعدہ میں تھا، غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قراءت سے پہلے تھوڑ پڑھے۔ (4) **الدر المختار**: کتاب الصلاۃ باب الإمامۃ ص ۱۶۷ و "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ الباب الخامس فی الإمامۃ الفصل السابع ج ۱ ص ۹۱ (عائینی، رد المحتار)

مسئلہ ۳۲ مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (5) **الدر المختار**: کتاب الصلاۃ باب الإمامۃ ج ۲ ص ۱۶۷ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۳ مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا، تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے، پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔ (6) **الفتاویٰ الہندیہ**: کتاب الصلاۃ الباب الخامس فی الإمامۃ الفصل السابع ج ۱ ص ۹۱ (عائینی، رد المحتار)

جب بھی پڑھیں کرے، اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حد رکوع تک پہنچ گیا، تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۴ مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی تو حق قراءت میں یہ رکعت اول قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں یہی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو نماز میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت دان نماز میں ایک اسے ثانی تو حق تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے، دوسری ہے، لہذا ایک رکعت فاتحہ وسورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملنا تارک کیا تو اگر عمدہ اے اعادہ واجب ہے اور سبھو ہو تو سجدہ سبھو، پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملے اور اس میں نہ بیٹھے، پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے، ودلی ہیں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قراءت کرے، ایک میں بھی فرض قراءت ترک کیا، نماز نہ ہوگی۔ (1) **الدر المختار**: کتاب الصلاۃ باب الإمامۃ ج ۲ ص ۱۶۸ (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵ چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے۔

(۱) اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی، مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا، اس کے لیے دوسرے کو خلیفہ بنائے گا۔

(۲) باوجود جماع تکبیرات تشریق کہے گا۔

(۳) اگر نئے سرے سے نماز پڑھنے اور اس نماز کے قطع کرنے کی نیت سے تکبیر کہے، تو نماز قطع ہو جائے گی، بخلاف منفرد کے کہ اس کی نماز قطع نہ ہوگی۔

(۴) اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور امام کو سجدہ سبھو کرنا ہے، اگر چہ اس کی اقتدا کے پیچھے ترک واجب ہوا

ہو تو اسے حکم ہے کہ لوٹ آئے، اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور نہ لوٹا تو آخر میں یہ دو سجدہ سہو کرے۔ (۲) المرجع

الساہل، (در مختار)

مسئلہ ۳۶ مسبوق کو چاہے کہ امام کے سلام پھیرے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے، بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدہ سہو نہیں کرنا ہے، مگر جب کہ وقت میں غلطی ہو۔ (۳) المرجع السابق، ص ۱۱۹ (۱) در مختار

مسئلہ ۳۷ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا تو اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا اسکا شمار نہیں، مثلاً امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قراءت سے فارغ ہو گیا تو یہ قراءت کافی نہیں اور نہ زہد ہوئی اور بعد میں بھی بقدر ضرورت پڑھ سکتا ہو جائے گی اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو ارکان ادا کر چکا ان کا اعتبار ہوگا، مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے، پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کر لی اور سلام میں امام کا شریک ہو گیا تو بھی صحیح ہو جائے گی اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کرے گا تو فاسد ہو جائے گی۔ (۱) المرجع السابق، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۱۲۰ (۱) در مختار

مسئلہ ۳۸ امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا، مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہو، یا بخروج بعد و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق محذور ہے اور وقت نماز ختم ہونے کا گمان ہے یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی، تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں۔ (۲) المرجع

الساہل، (در مختار)

مسئلہ ۳۹ اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا، تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے، اگر نہ ہوتا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کر لیا ہے تو مطلقاً نماز نہ ہوگی، اگر چہ امام کی متابعت کرے اگر امام کو سجدہ سہو یا غلطت کرنا ہے اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کر لیا تو اگر متابعت کرے گا، فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (۳) المرجع السابق، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو ان

بالرکوع، ج ۲، ص ۱۲۱ (در مختار)

مسئلہ ۴۰ مسبوق نے امام کے ساتھ قصد اسلام پھیرا، یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے، نماز فاسد ہوگئی اور بھول کر سلام پھیرا، تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔ (۴) المرجع السابق، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو ان بالرکوع، ج ۲، ص ۱۲۱ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۱ بھوس کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہوگئی، نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے التذاکیر کہا، تو اب فاسد ہوگئی۔ (۵) العنای فی التہذیب، کتاب الصلاة، باب العنسی فی الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹

(تائیدی)

مسئلہ ۴۲ امام قعدہ آخرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لیے اٹھ، اگر مسبوق امام کی قصد متابعت کرے،

نماز جاتی رہے گی اور اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہ کیا تھا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کرے گا، فاسد نہ ہوگی۔

(6) "الدر المختار" کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۶۶ (درمختار)

مسئلہ ۴۳ امام نے سجدہ سہواً کیا مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے، پھر معلوم ہوا کہ امام پر سجدہ سہواً نہ تھا، مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی۔ (7) (المرجع السابق، ص ۴۶۶) (درمختار)

مسئلہ ۴۴ دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی، پھر جب اپنی پڑھنے لگے تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں، دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اس نے پڑھی، اس نے بھی پڑھی، اگر اس کی اقتدا کی نیت نہ کی ہوگئی۔ (1) (المرجع المختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۱۹) (درمختار)

مسئلہ ۴۵ لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے، ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے، وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں مل پھر دو رکعتوں میں سوتارہ گیا، تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتارہ بغیر قراءت ادا کرے، صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے، اس میں متابعت کرے، پھر وہ فوت شدہ مع قراءت پڑھے۔ (2) (المرجع السابق، ص ۴۱۹) (درمختار)

مسئلہ ۴۶ دو رکعتوں میں سوتارہ یا دو ایک میں شک ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں، تو اس کو آخری زمیں پڑھے۔ (3) (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، باب الحائض من الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۳) (حاشیہ)

مسئلہ ۴۷ قعدہ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے، وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہو گئے، تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے، اگر چہ رکعت فوت ہو جائے۔ (4) (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، باب الحائض من الإمامة، الفصل السادس، ج ۲، ص ۹) (حاشیہ) (۵) (المرجع السابق، ص ۹) (حاشیہ)

مسئلہ ۴۸ امام نے طویل سجدہ کیا، مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا، تو اگر سجدہ اولیٰ کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اولیٰ ہوا اور، اگر صرف ثانیہ کی نیت کی تو ثانیہ ہوا پھر اگر وہ اسی سجدے میں تھا کہ امام نے بھی سجدہ کیا اور مشارکت ہوگئی تو چار تہ ہے اور امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اٹھالیا تو چار تہ نہ ہوا اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے، اگر اعادہ نہ کرے گا نماز فاسد ہو جائے گی۔ (6) (المرجع السابق، ص ۹) (حاشیہ)

مسئلہ ۴۹ مقتدی نے سجدہ میں ٹٹول کیا یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اٹھ کر دوسرے میں گیا، اب مقتدی نے سر اٹھا یا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدے میں ہے اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہوگا، اگر چہ صرف پہلے ہی

سجدہ کی نیت کی ہو۔ (۱) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، جیب الخلع، الفصل السادس، ج ۲، ص ۹ (عائلیگری)

مسئلہ ۵۰ پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔

(۱) تکبیرات عیدین۔

(۲) قعدہ اولیٰ۔

(۳) سجدہ تلاوت۔

(۴) سجدہ سہو۔

(۵) قنوت جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔ (۲) المراجع السابق

(عائلیگری) مگر قعدہ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے، تاکہ وہ واپس آئے، اگر واپس آگیا فہما اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی، بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ ۵۱ چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔

(۱) نماز میں کوئی رائد سجدہ کیا۔

(۲) تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتیاں کی۔

(۳) جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔

(۴) پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر اس صورت میں اگر قعدہ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے، اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے، اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر لے۔ اور اگر قعدہ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔ (۳) المراجع السابق

(عائلیگری)

مسئلہ ۵۲ نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے، بلکہ بھجائے۔

(۱) تکبیر تحریر میں ہاتھ اٹھانا۔

(۲) ثنا پڑھنا، جبکہ امام فاتحہ میں ہوا اور آہستہ پڑھتا ہو۔

(۳) رکوع۔

(۴) سجدہ کی تکبیرات و

(۵) تسبیحات۔

(۶) تسبیح۔

(۷) تشہد پڑھنا۔

(۸) سلام پھیرنا۔

(۹) تکبیرات تشریق۔ (۱) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السادس ج ۲، ص ۹

(عائسیری، صغیری)

مسئلہ ۵۳۔ مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا، تو ایک رکعت بعد کو بغیر قراءت پڑھے۔

(۲) المرجع السابق (عائسیری)

مسئلہ ۵۴۔ امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا، مگر مقتدی کو

ایسا کرنا حرام ہے۔ (۳) المرجع السابق (عائسیری)

مسئلہ ۵۵۔ امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہوا، مقتدی کہتے ہیں تین پڑھیں امام کہتا ہے چار پڑھیں تو اگر امام کو

یقین ہو، اعادہ نہ کرے، ورنہ کرے اور اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو تو امام جس طرف ہے اس کا قول لیا جائے گا۔

ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں، ورنہ جسے کی

کا یقین ہے، اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے تو امام وقوم اعادہ کریں

اور اس یقین کرنے والے پر اعادہ نہیں، ایک شخص کو کی کا یقین ہے اور امام وجماعت کو شک ہے تو اگر وقت باقی ہے اعادہ

کریں ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں تو بہر حال اعادہ ہے۔ (۴) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السابع ج ۲، ص ۹۲ (عائسیری)

نماز میں بار وضو ہونے کا بیان

ابوداؤد امام امین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "جب کوئی نماز میں

بے وضو ہو جائے، تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے۔" (۱) "سنن ابی داؤد"، کتاب الصلاۃ، باب "استعداد المحدث بالإمام الحدیث

۱۱۱۸، ص ۱۳۰

ابن ماجہ ودارقطنی کی روایت انھیں سے ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "جس کو قے آئے یا عکسیر نوٹے یا مڈی

لنگے، تو چلا جائے اور وضو کر کے اسی پر مٹا کرے، بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔" (۲) "سنن ابی ماجہ"، کتاب الإمامۃ، باب "استعداد المحدث بالإمام الحدیث

ماہاد فی البناء علی الصلاۃ الحدیث، ۱۲۲۱، ص ۲۵۸

اور بہت سے صحابہ کرام مثلاً صدیق اکبر و فاروق اعظم و مولیٰ علی و عبداللہ بن عمر و سلمان فارسی اور تابعین عظام مثلاً

علقمہ و طاؤس و سالم بن عبداللہ و سعید بن جبیر و جعی و ابراہیم نخعی و عطاء و کھول و سعید بن المسیب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

جمعین کا یہی قول ہے۔

احکام فقہیہ نماز میں جس کا وضو جاتا رہا اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے، تو وضو کر کے جہاں

سے پانی سے پڑھ سکتا ہے، اس کو مٹا کہتے ہیں، مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیفاء کہتے ہیں،

اس حکم میں عورت مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (۳) "مجموع الفتاویٰ"، کتاب الصلاۃ، باب الحدیث فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۶۴۲-۶۵۲

مسئلہ ۱ جس رکن میں حدیث واقع ہو، اُس کا اعادہ کرے۔ (۴) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی

الحدیث فی الصلاۃ، ج ۱ ص ۹۳ (عائسیہ)

مسئلہ ۲ بنا کے لیے تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں، اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم (۵) (نہائی لے) ہو، پتاجا نہ نکلیں۔

(۱) حدیث موجب وضو ہو۔

(۲) اُس کا وجود نا دور نہ ہو۔

(۳) وہ حدیث سادی ہو یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اس کا سبب۔

(۴) وہ حدیث اس کے بدن سے ہو۔

(۵) اس حدیث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو۔

(۶) نہ بغیر عذر بقدر ادا سے رکن ٹھہرا ہو۔

(۷) نہ چلتے میں رکن ادا کیا ہو۔

(۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی، نہ کیا ہو۔

(۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی، تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو۔

(۱۰) اس حدیث سادی کے بعد کوئی حدیث سابق ظاہر نہ ہوا ہو۔

(۱۱) حدیث کے بعد صاحب ترتیب کو قطعاً نہ یاد آئی ہو۔

(۱۲) مقتدی ہو تو اہم کے فارغ ہونے سے پہلے دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔

(۱۳) اہم تھا تو، ایسے کو خیف نہ بنایا ہو، جو لائق امامت نہیں۔ (۱) المرجع السابق، و "المرجع المختار"، کتاب الصلاۃ، باب

الاستحلاف، ج ۲ ص ۲۲۲ (دورقہ، عائسیہ)

ان شرائط کی تقریعات

مسئلہ ۳ نماز میں موجب غسل پایا گیا، مثلاً تفکر و فیرہ سے انزال ہو گیا تو بتائیں ہو سکتی، سرے سے پڑھنا

ضروری ہے۔ (۲) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدیث فی الصلاۃ، ج ۱ ص ۹۳ (عائسیہ وغیرہ)

مسئلہ ۴ اگر وہ حدیث نا دور الوجود (۳) (بیت نہ پایا جاے) ہو، جیسے قہقہہ بے ہوشی و جنون، تو بتائیں کر سکتا۔

(۴) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدیث فی الصلاۃ، ج ۱ ص ۹۳، ۹۴ (عائسیہ)

مسئلہ ۵ اگر وہ حدیث سادی نہ ہو، خواہ اس مصلیٰ کی طرف سے ہو کہ قصد اس نے اپنا وضو توڑ دیا (مثلاً بھر مونہ

تے کردی یا تکسیر توڑ دی یا پھڑ یا دبا دی کہ اس سے مواد بہا یا گھٹنے میں ٹھکڑ یا تھی اور جگہ میں گھٹنوں پر زور دیا کہ بچی) خواہ

دوسرے کی طرف سے ہو، مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑ یا دبا دی در خون بہ

گیا یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا، وہ پتھر خود بخود گر آیا کسی کے چلنے سے، تو ان سب

صورتوں میں سرے سے پڑھے، بتائیں کر سکتا۔ یوہیں اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہو گیا اور خون بہایا پاؤں میں کاٹنا ٹمچا یا جگہ میں پیشانی میں ٹمچا اور خون بہایا یا بھڑنے کا نا اور خون بہا، تو بتائیں ہو سکتی۔ (5) المرجع السابق، و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستحلاف، ج ۲، ص ۲۴۹ (عائشیہ، رد مختار)

مسئلہ ۶ بلا اختیار بھروسہ دے ہوئی تو بتا کر سکتا ہے اور قصد کی تو بتا نہیں کر سکتا، نماز میں سو گیا اور حدث واقع ہوا اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بتا کر سکتا ہے اور بیداری میں توقف کیا، نماز فاسد ہو گئی، چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہو گئی یا قطرہ آگیا، تو بتا نہیں کر سکتا۔ (1) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ج ۱، ص ۹۳ و ۹۴ (عائشیہ، وغیرہ)

مسئلہ ۷ کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا، ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا، تو اسے پاک کرنے کے بعد بتا نہیں کر سکتا اور اگر اسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بتا کر سکتا ہے اور اگر خارج و حدث دونوں سے ہے تو بتا نہیں ہو سکتی۔ (2) المرجع السابق، ص ۹۵ (عائشیہ)

مسئلہ ۸ کپڑا ناپاک ہو گیا، دوسرا پاک کپڑا موجود ہے کہ فوراً بدل سکتا ہے، تو اگر فوراً بدل لیا ہو گئی اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے یا اسی حالت میں یک رکن ادا کیا یا وقفہ کیا، نماز فاسد ہو گئی۔ (3) المرجع السابق (عائشیہ)

مسئلہ ۹ رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اور پسنیت ادائے رکن سر اٹھایا یعنی رکوع سے **سمع لله لمن حمد** اور سجدہ سے **اللہ اکبر** کہتے ہوئے اٹھا، یا وضو کے لیے جانے یا واپسی میں قراعت کی، نماز فاسد ہو گئی بتائیں کر سکتا، سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو بتا میں حرج نہیں۔ (4) المرجع السابق، ص ۹۶ (عائشیہ، رد مختار)

مسئلہ ۱۰ حدث ۳ویں کے بعد قصد احدث کیا، تو اب بتا نہیں ہو سکتی۔ (5) المرجع السابق، ص ۹۳ و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستحلاف، ج ۲، ص ۱۲۳ (رد المحتار، عائشیہ)

مسئلہ ۱۱ حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے، اسے چھوڑ کر دوڑ گیا بتائیں کر سکتا یوہیں بعد حدث کلام کیا یا کھایا یا پی، تو بتا نہیں ہو سکتی۔ (6) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ج ۱، ص ۹۵ (عائشیہ، رد مختار)

مسئلہ ۱۲ وضو کے لیے کوئیں سے پانی بھرنا پڑا تو بتا ہو سکتی ہے اور بغیر ضرورت ہو تو نہیں۔ (7) المرجع السابق، (عائشیہ)

مسئلہ ۱۳ وضو کرنے میں ستر مکمل گیا یا بضرورت ستر کھولا، مثلاً عورت نے وضو کے لیے کلائی کھولی تو نماز فاسد نہ ہوگی اور بضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہو گئی، مثلاً عورت نے وضو کے لیے ایک ساتھ دونوں کلائیوں کھول دیں، تو نہ زنجی۔ (8) المرجع السابق (عائشیہ)

مسئلہ ۱۴ کوآں نزدیک ہے، مگر پانی بھرنا پڑے گا اور کھانا پانی ڈور ہے، تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے۔ (1) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ج ۱، ص ۹۵ (عائشیہ)

مسئلہ ۱۵ نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے اور گھر میں پانی موجود ہے، مگر حوض پر وضو کے لیے گیا اور اگر حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز قاسد نہ ہوگی اور زیادہ فاصلہ ہو تو قاسد ہوگی اور اگر گھر میں پانی ہوتا یا دندرہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے، تو بتایا کر سکتا ہے۔ (۲) المرجع السابق ص ۹۵-۹۶ (عائشیہ)

مسئلہ ۱۶ حدث کے بعد وضو کے لیے گھر گیا، دروازہ بند پایا اسے کھولا اور وضو کیا، اگر چور کا خوف ہو تو وہاں سے بند کر دے، ورنہ کھلا چھوڑ دے۔ (۳) المرجع السابق ص ۹۵ (عائشیہ)

مسئلہ ۱۷ وضو کرنے میں سنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے، البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا تو سرے سے پڑھے۔ (۴) المرجع السابق ص ۹۵ (عائشیہ)

مسئلہ ۱۸ حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے، بلا عذرا سے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زائد ہٹا نماز قاسد ہوگی اور وہاں بھیڑ تھی، تو قاسد نہ ہوگی۔ (۵) المرجع السابق ص ۹۵ (عائشیہ)

مسئلہ ۱۹ اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا جاکر مسح کر آئے اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے۔ اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا اور جا کر اٹھالیا تو سرے سے پڑھے۔ (۶) المرجع السابق (عائشیہ)

مسئلہ ۲۰ مسجد میں پانی ہے، اس سے وضو کر کے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھالیا تو بتایا کر سکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں، یوہیں برتن سے لٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بتایا کر سکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا، تو نہیں۔ (۷) المرجع السابق (عائشیہ)

مسئلہ ۲۱ موزہ پر مسح کیا تھا، نماز میں حدث ہوا، وضو کے لیے گیا، اٹھائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہوگئی یا تنہا سے نماز پڑھ رہا تھا اور حدث ہوا اور پانی پایا یا پانی پر مسح کیا تھا، حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پنی کھل گئی، تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کر سکتا۔ (۱) الفتاویٰ الهندیہ، کتاب الصلاۃ، باب الحائض فی الحدث فی الصلاۃ، ج ۱ ص ۹۵ (عائشیہ)

مسئلہ ۲۲ بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے نکل گیا، اب معلوم ہوا کہ وضو نہ کیا تھا تو سرے سے پڑھے اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو باقی (۲) (جو بقیہ لازم ہو) پڑھ لے۔ (۳) الفتاویٰ، کتاب الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ، ج ۱ ص ۹۰ (ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا، تو نفل سے بچے ہی نماز قاسد ہوگی۔ (۴) الفتاویٰ الهندیہ، کتاب الصلاۃ، باب الحائض فی الحدث فی الصلاۃ، ج ۱ ص ۹۷ (عائشیہ)

مسئلہ ۲۳ اگر یہ گمان ہوا کہ بے وضو شروع ہی کی تھی یا موزے پر مسح کیا تھا اور گمان ہوا کہ مدت ختم ہوگئی یا صاحب ترتیب ظہر کی نماز میں تھا اور گمان ہوا کہ فجر کی نہیں پڑھی یا تنہا کیا تھا اور سراب (۵) درتلی رہی کہ وہ تک جس پر چاند سون کی چمک سے پانی کا دھوکہ ہوتا ہے) پر نظر پڑی اور اُسے پانی گمان کیا، یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجس گمان کیا، ان سب

صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹائی تھی کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے، تو نماز قاسد ہوگئی۔ (6) "الفوائد الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستحلاف، ج ۱، ص ۹۷ (عائسیٰ)

مسئلہ ۲۱۔ رکوع یا جہدہ میں حدث ہوا، اگر ادا کے ارادہ سے سر اٹھایا، نماز باطل ہوگئی، اس پر بتائیں کہ رکعت۔ (7) "المختار"، کتاب الصلاة، باب الاستحلاف، ج ۱، ص ۹۳ (رد المحتار)

خلیفہ کرنے کا بیان

مسئلہ ۱۔ نماز میں امام کو حدث ہوا تو ان شرائط کے ساتھ جواد پر مذکور ہوئیں، دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے (اس کو اختلاف کہتے ہیں)، اگرچہ وہ نماز جنازہ ہو۔ (8) "مرجع السابق" ص ۱۷۵ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۔ جس موقع پر بتا جائے کہ وہاں اختلاف صحیح ہے اور جہاں بتا صحیح نہیں اختلاف بھی صحیح نہیں۔ (9) "الفوائد الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستحلاف، ج ۱، ص ۹۵ (عائسیٰ)

مسئلہ ۳۔ جو شخص اس محدث کا امام ہو سکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے اور جو امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (10) "مرجع السابق" (عائسیٰ)

مسئلہ ۴۔ جب امام کو حدث ہوا جائے تو ناک بند کر کے (کہ لوگ تکبیر ٹھکان کریں) پیٹھ ٹھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے، خلیفہ بنانے میں ہت نہ کرے۔ (1) "الفوائد الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستحلاف، ج ۱، ص ۹۵ و "رد المحتار" کتاب الصلاة، باب الاستحلاف، ج ۲، ص ۱۲۵ (عائسیٰ، رد المحتار)

مسئلہ ۵۔ میدان میں نماز ہو رہی ہے، تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا، خلیفہ بنا سکتا ہے اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا، اختلاف ہو سکتا ہے۔ (2) "الفوائد الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستحلاف، ج ۱، ص ۹۵ (عائسیٰ)

مسئلہ ۶۔ مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں، امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا، بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا یہ اختلاف صحیح نہ ہوا تو امام سب کی نمازیں گنیں اور آگے بڑھ گیا، تو اس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ سترہ یا موضع سجود سے تجاوز نہ ہوا۔ (3) "مرجع السابق" و "المختار" کتاب الصلاة، باب الاستحلاف، ج ۲، ص ۱۲۵ (رد المحتار، عائسیٰ)

مسئلہ ۷۔ مکان اور چھوٹی عید گاہ مسجد کے حکم میں ہیں، بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عید گاہ میدان کے حکم میں ہیں۔ (4) "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستحلاف، ج ۲، ص ۱۲۶ (رد المحتار)

مسئلہ ۸۔ امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا بلکہ قوم نے بنا دیا، یا خود ہی امام کی جگہ پر نیت امامت کر کے کھڑا ہو گیا تو یہ خلیفہ امام ہو گیا اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہوگا جب تک نیت امامت نہ کرے۔ (5) "مرجع السابق" (رد المحتار)

مسئلہ ۹۔ مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کے لیے جو حد مقرر کی گئی ہے، اس سے ابھی تجاوز نہ ہوا نہ خود کوئی خلیفہ بنا، نہ جماعت نے کسی کو بنایا تو امام کی امامت قائم ہے، یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتدا کوئی شخص

کر لے، تو ہو سکتی ہے۔ (۶) المرجع السابق (رد مختار)

مسئلہ ۱۰ امام کو حدث ہوا کچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے مسجد سے باہر ہو گیا، اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کر لی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں، سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں، اس صف میں جو داہنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اول کی فاسد نہ ہوئی اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ کچھ کرام ہو جائے گا اور امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے امام باہر ہو گیا تو سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں۔ (۱) "فتاویٰ الہدیۃ" کتاب الصلاۃ، الباب

السادس فی الحدث فی الصلاۃ، فصل فی الاستحلاب، ج ۱، ص ۹۶ و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستحلاب، ج ۲، ص ۴۷۷

(عائشہؓ، رد مختار)

مسئلہ ۱۱ امام کے لیے اولیٰ یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے، بلکہ کسی اور کو اور جو مسبوق ہی کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے اور قبول کر لیا، تو ہو گیا۔ (۲) "فتاویٰ الہدیۃ" کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، فصل فی الاستحلاب، ج ۱، ص ۹۶ (عائشہؓ)

مسئلہ ۱۲ مسبوق کو خلیفہ بنائی دیا تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے، مسبوق وہیں سے شروع کرے، یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا باقی ہے، لہذا امام اسے اشارے سے بتا دے، مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے دو ہوں، تو دو سے رکوع کرنا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے، سجدہ کے لیے پیشانی پر قراءت کے لیے منہ پر سجدہ ثلاث کے لیے پیشانی و زبان پر، سجدہ سہ کے لیے سینہ پر رکھے اور اگر اس مسبوق کو معلوم ہو، تو اشارے کی کچھ حاجت نہیں۔ (۳) المرجع السابق، و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستحلاب، ج ۲، ص ۴۷۷ (رد مختار، عائشہؓ)

مسئلہ ۱۳ چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدث ہوا اور اسے غیفہ کیا اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے، تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے۔ (۴) "فتاویٰ الہدیۃ" کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، فصل فی الاستحلاب، ج ۱، ص ۹۶ (عائشہؓ)

مسئلہ ۱۴ مسبوق کو خلیفہ کیا، تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لیے کسی مدد کو مقدم کر دے، کہ وہ سلام پھیرے۔ (۵) المرجع السابق (عائشہؓ، وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ چار یا تین رکعت والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا، جس کو دو رکعتیں ملتی تھیں، تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں، ایک امام کا قعدہ اخیرہ اور ایک اس کا خود اور اگر امام نے اشارہ کر دیا کہ پہلی رکعتوں میں قراءت نہ کی تھی، چار رکعت والی نماز میں، چاروں میں اس پر قراءت فرض ہے۔ (۶) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستحلاب، المسائل الاثنا عشر، ج ۲، ص ۴۸۱ (عائشہؓ، رد مختار)

مسئلہ ۱۶ مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قعدہ لگایا، یا قصد أحدث کیا، یا کلام کیا، یا مسجد سے باہر ہو گیا، تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور قوم کی ہو گئی۔ رہا امام اول، وہ اگر اذکار نماز سے فارغ ہو گیا ہے، تو اس کی بھی ہو گئی، ورنہ گئی۔ (۱) "فتاویٰ الہدیۃ" کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، فصل فی

مسئلہ ۱۷ لاحق کو خلیفہ بنایا تو اسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کرے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں، یہاں تک کہ جو اس کے ذمہ ہے، اسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی، تو جب سلام کا موقع آئے کسی کو سلام پھیرنے کے لیے خلیفہ بنائے اور خود اپنی پوری کرے۔ (۲) (المرجع السابق (عائسی))

مسئلہ ۱۸ امام نے ایک کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا، تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر بیٹھنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (۳) (المرجع السابق (عائسی))

مسئلہ ۱۹ تنہا نماز پڑھ رہا تھا، حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی، تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا۔ (۴) (المرجع السابق ص ۹۶ ۹۷ (عائسی))

مسئلہ ۲۰ مسافروں نے مسافر کی اقتدا کی اور امام کو حدث ہوا، اس نے تعین کو خلیفہ کیا، مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں۔ اور خلیفہ کو چاہیے کہ کسی مسافر کو مقدم کر دے کہ وہ سلام پھیرے اور اگر مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے تو وہ تنہا تنہا دو رکعت بلا قراءت پڑھیں، اب اگر اس خلیفہ کی اقتدا کریں گے، تو ان سب کی نماز باطل ہوگئی۔ (۵) (المحار: کتاب الصلاة، باب الاستعلاء المسائل الاثنا عشر، ج ۲، ص ۹۹ (رد المحتار))

مسئلہ ۲۱ امام کو جنون ہو گیا یا بے ہوشی طاری ہوئی یا قہقہہ لگایا کوئی موجب غسل پایا گیا، مثلاً سو گیا اور احکام ہوا، یا فکر کرنے یا شہوت کے ساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکل، تو ان سب صورتوں میں نماز باطل ہوگئی، سرے سے پڑھے۔ (۶) (المحار: کتاب الصلاة، باب الاستعلاء، ج ۲، ص ۱۰۹ (رد المحتار))

مسئلہ ۲۲ اگر حدث سے پاخانہ پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکا، تو استکفاف جائز نہیں۔ یا ہیں اگر بیت میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے، استکفاف جائز نہیں۔ (۷) (المحار: کتاب الصلاة، باب الاستعلاء، ج ۲، ص ۱۰۳ (رد المحتار))

مسئلہ ۲۳ اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قراءت سے عاجز ہے، تو استکفاف جائز ہے اور بالکل نسیان ہو گیا تو ناجائز۔ (۱) (المحار: کتاب الصلاة، باب الاستعلاء، ج ۲، ص ۱۰۹ (رد المحتار))

مسئلہ ۲۴ امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے کہ امام وضو سے فارغ ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے، یعنی اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے اور خلیفہ پوری کر چکا ہے، تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا موضع اقتدا میں آئے، یوں منقرض کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔ (۲) (المحار: کتاب الصلاة، باب الاستعلاء، ج ۲، ص ۱۰۳ (رد المحتار))

مسئلہ ۲۵ نماز میں امام کا انتقال ہو گیا، اگر چہ قعدہ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہوگئی، سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (۳) (المحار: (رد المحتار))

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

حدیث ۱ صحیح مسلم میں معاویہ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”تم میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر صحیح و بخیر و قراءت قرآن۔“ (4) ”صحیح مسلم“، کتاب

المساجد، إلخ باب ما یجوز فی الصلاة، إلخ المجلد ۱، ص ۷۶۱

حدیث ۲ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز میں ہوتے اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو سلام کیا کرتے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جواب دیتے، جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے، سلام عرض کیا، جواب نہ دیا، عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ) عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سلام کرتے تھے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جواب دیتے تھے (اب کیا بات ہے کہ جواب نہ دیا؟) فرمایا ”نماز میں مشغول ہے۔“ (5) ”صحیح البخاری“، کتاب مناسک الأمصار، باب عمرہ الحبشة الحدیث ۳۸۷۵، ص ۲۱۵

اور ابو داؤد کی روایت میں ہے فرمایا کہ ”اللہ عز وجل اپنا حکم جو چاہتا ہے، ظاہر فرماتا ہے اور جو چاہے ہر فرمایا ہے، اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو، اس کے بعد سلام کا جواب دیا“ اور فرمایا ”نماز قراءت قرآن اور ذکر خدا کے لیے ہے، تو جب تم نماز میں ہو تو تمہاری نیکی شان ہونی چاہیے۔“ (6) ”مسلم نبی داؤد“، کتاب الصلاة، باب رد السلام فی الصلاة الحدیث:

۱۲۹۱، ص ۱۹۲۹

حدیث ۳ امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”دو سیاہ چیزیں، سانپ اور کچھو کو نماز میں قتل کرو۔“ (1) ”مسلم نبی داؤد“، کتاب الصلاة، باب الصل فی الصلاة،

الحدیث: ۹۲۱، ص ۱۲۹۱

احکام فقہیہ

احکام فقہیہ کلام مقصد نماز ہے، محمد اہو یا خطا نیا سہا، سوتے میں ہو، یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا، یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا، یا اس کو یہ مضمون نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خط کے معنی یہ ہیں کہ قراءت وغیرہ اذکار نماز نہ کہنا چاہتا تھا، غلطی سے زبان سے کوئی بات نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یا دہنہ رہا۔ (2)

”المرامختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، بکرمہ مہد: ج ۲، ص ۴۲۵، ۴۲۷ (۱) (مختار)

مسئلہ ۱ کلام میں قلیل و کثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلح نماز کے لیے ہو یا نہیں، مثلاً، مام کو بیٹھتھا کھڑا ہو گیا، مقتدی نے بتائے تو کہا بیٹھ جا، یا ہوں کہا، نماز جاتی رہی۔ (3) ”العسوی الہمدی“، کتاب الصلاة، الباب

الساہمہما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸ (۱) (مختار، شیری)

مسئلہ ۲ قصد کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوگی جب بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو اور بیٹھ چکا ہے تو نماز پوری ہوگئی،

ایستہ مکروہ تحریمی ہوگی۔ (4) ”المرامختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۲۶ (۱) (مختار)

مسئلہ ۲ کلام وہی مفید ہے، جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سن سکے، اگر کوئی مانع نہ ہو اور اگر اتنی آواز ملے نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف (5) (حروف کو درست کرے۔) ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا: الفصل الأول، ج ۱ ص ۹۸ (عائشیہ)

مسئلہ ۴ نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور قصد اچھیرا، تو نماز جاتی رہی۔ (7) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، الباب ما بعد الصلاۃ، فیما بعد: ج ۱ ص ۴۹ (۱) (عائشیہ وغیرہ)

مسئلہ ۵ کسی شخص کو سلام کیا، عہد ہو یا سہوا، نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ بھول کر استلام کہا تھا کہ یہ آیا یا سلام کرنا نہ چاہیے اور سکوت کیا۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا: الفصل الأول، ج ۱ ص ۹۸ (عائشیہ)

مسئلہ ۶ مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے سلام پھیر دیا، نماز فاسد ہوگئی۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا: الفصل الأول، ج ۱ ص ۹۸ (عائشیہ)

مسئلہ ۷ عث کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ یا ظہر کو جمعہ تھوڑا کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، یا عقیقہ نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، نماز فاسد ہوگئی، اس پر بنا بھی جائز نہیں۔ (2) (المرجع السابق) (عائشیہ)

مسئلہ ۸ دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے بعد ہاتھ کر لے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا: الفصل الأول، ج ۱ ص ۹۸ (عائشیہ)

مسئلہ ۹ زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ (4) (المرجع السابق) و "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، الباب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا: ج ۱ ص ۱۰۰ (در مختار، عائشیہ)

مسئلہ ۱۰ مصلیٰ سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی، اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا، نماز فاسد نہ ہوئی بابت مکروہ ہوئی۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا: الفصل الأول، ج ۱ ص ۹۸ (عائشیہ)

مسئلہ ۱۱ کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے بڑھک اللہ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور خود اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے بڑھک اللہ کہا، تو نماز فاسد نہ ہوئی، اور کسی اور کو چھینک آئی اس مصلیٰ نے الحمد للہ کہا، نماز نہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا، تو جاتی رہی۔ (6) (المرجع السابق) (عائشیہ)

مسئلہ ۱۲ نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے بڑھک اللہ کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین، نماز فاسد ہوئی۔ (7) (المرجع السابق)

مسئلہ ۱۳ نماز میں چھینک آئے، تو سکوت کرے اور الحمد نہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ

کی تو فارغ ہو کر کہے۔ (8) المرجع السابق (ماتنی)

مسئلہ ۱۴ خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للہ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نماز میں ہے، تو فاسد نہ ہوئی، یوہیں کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر قصہ جواب سبحن اللہ یا لا الہ الا للہ یا للہ شکر کہا، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔ (1) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما بعد الصلاۃ

یا بکر، مہذب الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹ (ماتنی)

مسئلہ ۱۵ کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے، زور سے الحمد للہ یا اللہ اکبر یا سبحن اللہ پڑھا، نماز فاسد نہ ہوئی۔ (2) "حیۃ المسلمین" کتاب الصلاۃ، مبحث الصلاۃ، ص ۴۱۹ (غیب)

مسئلہ ۱۶ بُری خبر سن کر انا للہ وانا بہ راجعون کہا، یا اللہ غفر لک سے کسی کو جواب دیا، نماز فاسد ہوگئی، مثلاً کسی نے پوچھا، کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے؟ اس نے جواب دیا لا الہ الا للہ، یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں؟ اس نے جواب میں کہا ﴿الحمد لله والحمد لله﴾ (3) ص ۱۴۰، ج ۸، یا پوچھا کہاں سے آئے؟ کہا ﴿وہو بنو

مُحَمَّدٍ وَفَضْرٍ مُنْبِئٍ﴾ (4) ص ۱۱۷، ج ۱۰، یوہیں اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا، مثلاً اس کا نام بچی ہے، اس سے کہا ﴿یسبحی خد الکب نفوہ﴾ (5) ص ۱۱۶، ج ۱۰، موی نام ہے، اس سے کہا ﴿وما لک

بیمیک بمنوسی﴾ (6) ص ۱۱۹، ج ۱۰، نماز فاسد ہوگئی۔ (7) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ، ج ۱، ص ۴۰۸ (در مختار)

مسئلہ ۱۷ اللہ عزوجل کا نام مبارک سن کر جل جلالہ کہا، یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر درود پڑھا، یا امام کی قراءت سن کر صدق اللہ وصدق رسولہ کہا، تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی، جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں، یوہیں اگر اذان کا جواب دیا، نماز فاسد ہو جائے گی۔ (8)

"الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ، ج ۱، ص ۴۶۰ (در مختار)

مسئلہ ۱۸ شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی، دفع دوسرے کے لیے لا حول پڑھی، اگر امور دنیا کے لیے ہے، نماز فاسد ہو جائے گی اور امور آخرت کے لیے، تو نہیں۔ (9) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب ما بعد

الصلاۃ، ج ۲، ص ۴۶۰، (در مختار)

مسئلہ ۱۹ چاند دیکھ کر نبی ورئک اللہ کہا، یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا، نماز فاسد ہوگئی، بیمار نے ٹھٹھے بیٹھے تکلیف اور درد پر بسم اللہ کی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (10) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما

بعد الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹ (ماتنی)

مسئلہ ۲۰ کوئی عبارت یوزن شعر کہ قرآن مجید میں ترتیب پائی جاتی ہے، بنیت شعر پڑھی نماز فاسد ہوگئی، جیسے ﴿والمرسل غزفاً لِّفُلْفُلٍ لِّفُلْفُلٍ عَصَا﴾ (11) ص ۱۱۹، ج ۱۰، اور اگر نماز میں شعر موزوں

کیا، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو اگرچہ نماز فاسد نہ ہوئی، مگر گنہگار ہوا۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما

بعد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰ (عائسی)

مسئلہ ۴۱ نماز میں زبان پر غم یا ارے یا ہاں جاری ہو گیا، اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے، فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ (2)

المرحلتان " کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۱۶۹ (در مختار، وغیرہ)

مسئلہ ۴۲ مصلیٰ نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز جاتی رہی، جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو،

مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام۔ (3) المرحلتان " کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة (در مختار، وغیرہ)

مسئلہ ۴۳ اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا، بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں۔ (4) المرجع السابق.

(در مختار)

مسئلہ ۴۴ اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے، البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد

آ گیا اس کے بتانے سے نہیں، یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا، اس کے بتانے کو کچھ دخل نہیں تو اس کا پڑھنا

مفسد نہیں۔ (5) المرجع السابق (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۵ اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں، ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سن کر جو نماز میں اس

کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا، تو سب کی نماز گنی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گنی۔ (6) المرجع

السابق. (در مختار)

مسئلہ ۴۶ لقمہ دینے و اما قراءت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔ (7) "المرحلتان"

کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة (الح، ج ۲، ص ۱۶۱) (عائسی وغیرہ)

مسئلہ ۴۷ فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے، تموز الوقت چاہیے کہ شاید امام خود نکال دے، مگر جب کہ اس کی عادت اسے

معلوم ہو کہ نہ کہتا ہے، تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے، یو ہیں امام کو مکروہ ہے کہ

مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف تھل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے، بشرطیکہ

اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے، مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا

سکت کھڑا رہے۔ (8) "رد المحتار" کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة وما يكره فيها، مطلب الموضع فی لا یجب (الح، ج ۲،

ص ۱۶۲) و "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع بعد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹ (عائسی،

رد مختار) مکروہ غلطی اگر ایسی ہے، جس میں فساد معنی تھا تو اصلاح نماز کے لیے اس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو

مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکے، تو گنی۔

مسئلہ ۴۸ لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب

الصلاة، الباب السابع بعد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹ (عائسی) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔

مسئلہ ۴۹ ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جاسکتا جائز ہے، مثلاً اللّٰهُمَّ عافِنِي اَنْفُسِي اَعْمَلِي اَعْمَلِي اور

جس کا سوال بندوں سے کیا جاسکتا ہے، مفسد نماز ہے، مثلاً اللّٰهُمَّ اَطْعِمْنِي اَطْعِمْنِي رَوْحِي (2) "الفتاویٰ الہدیہ"

مسئلہ ۳۰ آہ، اوہ، آف، تف یہ الفاظ درود یا معیت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے روئے اور حرف پیدا ہوئے، ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور، گر روئے میں صرف آنسو نکلے آواز و حرف نہیں نکلے، تو حرج نہیں۔ (3) المرجع السابق، ج ۱۰ ص ۱۹ و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مغلب، مواضع التیلا بحب، فیہا، رد السلام، ج ۱۰ ص ۱۵۵

(عائینی، رد مختار)

مسئلہ ۳۱ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی، یو ہیں چھینک کھانسی جمائی ڈکار میں جتنے حرف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں۔ (4) المرجع السابق، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۱۰ ص ۱۵۶

(رد مختار)

مسئلہ ۳۲ جنت و دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے، تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (5) المرجع السابق، (رد مختار)

مسئلہ ۳۳ امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور اسے نفہ، ہاں، زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں، کہ یہ خشوع کا باعث ہے، اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہے، تو نماز جاتی رہی۔ (6) المرجع السابق، (رد مختار، رد مختار)

مسئلہ ۳۴ پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے مفید نہیں، مگر قصد کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں، جیسے آف، تف، تو مفید ہے۔ (7) المرجع السابق، (حی)

مسئلہ ۳۵ کھٹکار نے میں جب دو حرف ظاہر ہوں، جیسے اح مفید نماز ہے، جب کہ نہ عذر ہونے کوئی صحیح غرض، اگر عذر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لیے کھٹکارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لیے کھٹکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو، تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (1) المرجع السابق، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۱۰ ص ۱۵۵ (رد مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶ نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفید نماز ہے، یو ہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھی ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفید ہے، ہاں اگر یاد پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے، تو حرج نہیں۔ (2) المرجع السابق، (رد مختار)

"رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة (بخ، ج ۱ ص ۱۶۳) (رد مختار، رد مختار)

مسئلہ ۳۷ کسی کا غنڈہ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا، یو ہیں اگر فتی کی کتاب دیکھی اور بھی نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لیے اسے دیکھا یا نہیں، ہاں اگر قصد او دیکھا اور بقصد سمجھ تو مکروہ ہے اور بقصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں۔ (3) المرجع السابق، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۱ ص ۱۶۱ و

"المرجع السابق"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۱ ص ۱۶۹ (عائینی، رد مختار) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر روئی ہو تو کراہت زیادہ۔

مسئلہ ۳۸ صرف تورت یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی، قرآن پڑھنا جانتا ہو یا نہیں۔ (4) المرجع السابق، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۱ ص ۱۶۱ (عائینی) اور اگر بقدر حاجت قرآن پڑھ

لیا اور کچھ آیات و روایات و انجیل کی، جن میں ذکر الہی ہے پڑھیں، تو حرج نہیں مگر نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۹ عمل کثیر کہ نہ عمل نماز سے ہونہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، عمل قلیل مفید نہیں، جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عمل قلیل ہے۔

(5) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۶۶۵ (درمختار، غیروہ)

مسئلہ ۴۰ کرتا یا پنا چاہد پہنایا تہبند باندھا، نماز جاتی رہی۔ (6) - عیۃ المصنعی، کتاب الصلاۃ، مفسدات الصلاۃ،

ص ۵۹۲ (فتیہ)

مسئلہ ۴۱ ناپاک جگہ پر بغیر حال کے سجدہ کیا نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔

(7) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۶۶۶ (درمختار) یو ہیں ہاتھ یا گھٹنے سجدہ میں ناپاک

جگہ پر رکھے، نماز فاسد ہوگئی۔ (8) - الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، و مطلب فی التلبہ باہل الکتاب،

ج ۲، ص ۶۶۶ (رد المحتار)

مسئلہ ۴۲ ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پرارکن ادا کرتا، یا تین تسبیح کا وقت گزر جاتا، مقصد نماز

ہے۔ یو ہیں بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا، یا امام سے آگے ہو گیا، نماز جاتی رہی۔

(1) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۶۶۷ (درمختار، غیروہ) اور قصد ستر کھولنا مطلقاً مقصد

نماز ہے، اگرچہ معا (2) (فورا) ڈھانک لے، اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۳ دو کپڑے ملا کر بے ہوشی میں استر (3) (پچھلے) ناپاک ہے اور ابرا (4) (اوپر کی) ناپاک، تو

اوپر کی طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی، جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور پہلے نہ ہوں تو اوپر سے پر جائز ہے،

جب کہ اتنا ہار یک نہ ہو کہ استر چمکتا ہو۔ (5) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، و

مطلب فی التلبہ باہل الکتاب، ج ۲، ص ۶۶۷ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۴ نجس زمین پر مٹی چھنا خوب بچھا دیا، اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک

دی ہے کہ نجاست کی نہ آتی ہے، تو ناجائز ہے جب کہ مواضع سجود پر نجاست ہو۔ (6) عیۃ المصنعی، حکم ما اد کان تحت

قدمی المصنعی، ص ۱۷ (منیہ)

مسئلہ ۴۵ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصد اُپھول کر تھوڑا ہوا یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر

تھل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا، نماز جاتی رہی۔ (7) الدر المختار، و

رد المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، (بخ، مطلب المواضع التي لا یحب البخ، ج ۲، ص ۶۶۲ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۶ دانٹوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا، اگرچے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی

مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی۔ دانٹوں سے خون نکلا، اگر تھوک غالب ہے تو نکلنے سے فاسد نہ ہوگی،

دور نہ ہو جائے گی۔ (8)

والله اعلم بالصواب کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، إلخ، ج ۲، ص ۴۶۹ (۱) "کافی" اور "مجمع البحرین" کی تحقیق یہ ہے کہ اگر حلق میں اس کا حشر محسوس ہو تو مطلقاً نماز فاسد ہوگی اور یہی حکم دور کا ہے اور یہ قول باقوت معلوم ہوتا ہے اور حقیقاً ضروری ہے۔ (۲) (۱) "مستدرک" (۲) "تیسری" غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا حشر محسوس ہو، نماز اور روزہ توڑنے میں حرے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔

مسئلہ ۴۷ نماز سے بیشتر (۱) (پسے) کوئی چیز بیٹھی کھائی تھی اس کے اجزا نکل لیے تھے، صرف لعاب دہن میں کچھ متحاسب کا اثر رہ گیا، اس کے نکلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ مکمل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہوگی۔ گوشت منہ میں ہے اگر چہ یا اور بعض اجزا حلق سے اتر گئے نماز جاتی رہی۔ (2) "الغروی الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب

السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۲ (۱) "تیسری"

مسئلہ ۴۸ سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے، جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔ یعنی جب کہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس (۳۵) درجے ہٹ جائے اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں، مثلاً حدث کا گناہ ہو، اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گناہ کی غلطی ظاہر ہوئی تو مسجد سے اگر خارج نہ ہوا ہو، نماز فاسد نہ ہوگی۔ (3) "الغروی الہندیہ"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد

الصلاة، إلخ، ج ۲، ص ۴۶۸ (درجہ رانیہ و)

مسئلہ ۴۹ قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا، پھر ایک رکن کی قدر ٹھہر گیا، پھر چلا پھر ٹھہرا، اگرچہ متعدد بار ہو جب تک مکان نہ بدلے، نماز فاسد نہ ہوگی، مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخص ضلوف سے متجاوز ہو گیا کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی، یو ہیں اگر ایک دم دو صف کی قدر چلا، نماز فاسد ہوگی۔ (4) "الغروی الہندیہ"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطب فی الشبہ باہل

لکتاب، ج ۲، ص ۴۶۸ (درجہ رانیہ و)

مسئلہ ۵۰ صحرا میں اگر اس کے آگے صفیں نہ ہوں بلکہ یہ امام ہے اور موضع سجود سے متجاوز ہوا، تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اس کے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوگی اور اس سے زیادہ ہٹ تو فاسد ہوگی اور اگر منفر دے تو موضع سجود کا اعتبار ہے یعنی اتنا ہی فاصلہ آگے پیچھے داہنے بائیں کہ اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہے گی۔ (5) "الغروی الہندیہ"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطب فی الشبہ باہل

لکتاب، ج ۲، ص ۴۶۸ (درجہ رانیہ و)

مسئلہ ۵۱ کسی کو چوہا پیہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا ڈھکیل دیا، تو نماز فاسد ہوگی۔ (6) "الغروی الہندیہ"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۶۹ (۱) "تیسری"

لکتاب، الباب فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۱۷ (درجہ رانیہ و)

مسئلہ ۵۲ ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہہ کر نفل ہوا، پہلی نماز فاسد ہوگی، مثلاً ظہر پڑھا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا ظہر کی نماز جاتی رہی پھر اگر صاحب ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو عصر کی بھی نہ ہوگی، بلکہ دونوں صورتوں میں نفل ہے، ورنہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل، یو ہیں اگر تھا نماز پڑھتا تھا اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا معتقد تھا اور تہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو نماز فاسد ہوگی، یو ہیں اگر نماز جنازہ پڑھ رہا تھا

اور دوسرا جنازہ لایا گیا دونوں کی نیت سے القدا کبر کہا یا دوسرے کی نیت سے تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی اور پہلے کی فاسد ہوگئی۔ (۱) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب فيما بعد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۲۶۰ (درمختار)

مسئلہ ۵۳ عورت نماز پڑھ رہی تھی، بچہ نے اس کی چھاتی چھی اگر دودھ نکل آیا، نماز جاتی رہی۔ (۲)
"الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب فيما بعد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۲۶۰ (درمختار)

مسئلہ ۵۴ عورت نماز میں تھی، مرد نے پوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا، نماز جاتی رہی و مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایب کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی، جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ (۳)
"الدرالمختار" و "درالمختار"، کتاب الصلاة، باب فيما بعد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في المشي في الصلاة، ج ۲، ص ۱۷ (درمختار و درمختار)

مسئلہ ۵۵ داڑھی یا سر میں تیل لگایا یا کنگھ کیا یا سرمہ لگایا نماز جاتی رہی، ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (۴)
"مبہ المنعمی"، باب مفصلات الصلاة، ص ۱۱۱، و "مبہ المنعمی"، مفصلات الصلاة، ص ۱۱۷ (منہ، نفعیہ)

مسئلہ ۵۶ کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں ہلنا چھ یا کوزہ امار نماز جاتی رہی اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا دو ایک ہاتھ یا ایزی سے ہاتھ میں نماز فاسد نہ ہوگی، تین بار پہ در پہ کرے گا تو جاتی رہے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی اگر پہ در پہ تین بار ہو نماز جاتی رہی و نہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی تو فاسد ہوگی، لیکن اگر آہستہ پاؤں ہائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتہ چلے، تو فاسد نہ ہوگی۔ (۵)
"مبہ المنعمی"، باب مفصلات الصلاة، ص ۱۱۵، و "مبہ المنعمی"، مفصلات الصلاة، ص ۱۱۳ (منہ، نفعیہ)

مسئلہ ۵۷ گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی، نماز فاسد ہوگئی، نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا، نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا اترا آیا، فاسد نہ ہوئی۔ (۶)
"مبہ المنعمی"، المرجع السابق، و "الفتاویٰ العالیہ"، کتاب الصلاة، فصل فيما بعد الصلاة، ج ۱، ص ۶۱ (منہ، قاضی خاں)

مسئلہ ۵۸ تین کلمے اس طرح لکھا کہ حروف ظاہر ہوں، نماز کو فاسد کرتا ہے اور اگر حروف ظاہر نہ ہوں، مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا تو عبث ہے، نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ (۷)
"مبہ المنعمی"، مفصلات الصلاة، ص ۱۱۱ (نفعیہ)

مسئلہ ۵۹ نماز پڑھنے والے کو اٹھایا پھر وہیں رکھ دیا، اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا، نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا، نماز جاتی رہی۔ (۱)
"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما بعد الصلاة، النوع الثاني، ج ۱، ص ۱۰۳ (عائلیہ)

مسئلہ ۶۰ موت و جنون و بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے، اگر وقت میں، فاقہ ہو تو اد کرے، ورنہ قضاء شرطیکہ ایک دن رات سے متجاوز نہ ہو۔ (۲)
"الدرالمختار" و "درالمختار"، کتاب الصلاة، باب فيما بعد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في المشي في الصلاة، ج ۲، ص ۱۷۶ (درمختار و درمختار)

مسئلہ ۶۱ قصد وضو توڑا یا کوئی موجب غسل پیدا گیا یا کسی رکن کو ترک کیا، جبکہ اس نماز میں اس کو ادا نہ کر لیا ہو، یا

بدعت شرط کو ترک کیا، یا مقتدی نے اہم سے پہلے رکن ادا کر لیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اس کو ادا نہ کیا، یہاں تک کہ امام کیساتھ سلام پھیر دیا، یا مسبوق نے قوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدہ سہو میں متابعت کی، یا قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اس کے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کی، یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، ان سب صورتوں میں نماز قاسد ہوگی۔ (3) "فصل المحتار"، کتاب الصلاة، باب ۵، بعد الصلاة وما یکرہ دیھا، ج ۲، ص ۲۷۲ (درختی، وغیرہ)

مسئلہ ۶۲۔ سانپ بچھوہ رنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تنں قدم چلتا پڑے نہ تنں ضرب کی حاجت ہو، ورنہ جاتی رہے گی، مگر رنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز قاسد ہو جائے۔ (4) "فتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع، بعد الصلاة، النوع الثاني، ج ۱، ص ۳۰۳ (عائسی، وغیرہ)

مسئلہ ۶۳۔ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے، کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (5) "فتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع، بعد الصلاة، النوع الثاني، ج ۱، ص ۱۰۳ (عائسی)

مسئلہ ۶۴۔ بے درپے تین ہال اکھڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین ہار میں مارنا نماز جاتی رہی اور بے درپے نہ ہو، تو نماز قاسد نہ ہوگی مگر مکروہ ہے۔ (6) "مرجع السابق و"فتیۃ المسلمین"، مکتبہ الصلاة، ص ۱۴۸ (عائسی، وغیرہ)

مسئلہ ۶۵۔ موزہ کشادہ ہے اسے اتارنے سے نماز قاسد نہ ہوگی اور موزہ پہننے سے نماز جاتی رہے گی۔ (7) "فتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع، بعد الصلاة، النوع الثاني، ج ۱، ص ۳۰۳ (عائسی)

مسئلہ ۶۶۔ گھوڑے کے منہ میں لگام دی یا اس پر کاٹھی کسی یا کاٹھی اتار دی نماز جاتی رہی۔ (1) "فتاویٰ الہدیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع، بعد الصلاة، النوع الثاني، ج ۱، ص ۳۰۳ (عائسی)

مسئلہ ۶۷۔ ایک رکن میں تین بار کھانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھایا پھر ہاتھ ہٹا لیا وہی ہڈا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھانا کھا جائے گا۔ (2) "مرجع السابق"، ص ۱۸۸ (عائسی، وغیرہ)

مسئلہ ۶۸۔ تکبیرات افعال میں **لله** یا **اکبر** کے الف کو دراز کیا **لله** یا **اکبر** کہایا بے کے بعد الف بڑھایا **اکبر** کہ نماز قاسد ہو جائے گی اور تحریمہ میں ایسا ہو تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (3) "فصل المحتار"، کتاب الصلاة، باب ۵، بعد الصلاة، النوع الثاني، ج ۲، ص ۲۷۲ (درختی، وغیرہ) قراءت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی قاسد ہو جائیں، نماز قاسد کر دیتی ہے، اس کے متعلق مفصل بیان گزر چکا۔

مسئلہ ۶۹۔ نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود (4) (موضع سجود کے بعد گھر یا مسجد) سے کسی کا گزرتا نماز کو قاسد نہیں کرتا، خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت، لگتا ہوا گدھا۔ (5) "فصل المحتار" و"رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب ۵، بعد

مسئلہ ۷۳ مصلیٰ کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرا، اگر گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن مصلیٰ کے سر کے سامنے ہوا تو ممنوع ہے۔ (۴) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب إذا فرأقونہ (الخ)

مسئلہ ۷۴ مصلیٰ کے آگے سترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے، تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۵) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱ ص ۱۰۴ (نامہ)

(کتب)

مسئلہ ۷۵ سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ (۶) "البر المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲ ص ۴۸۴ (در مختار، رد مختار)

مسئلہ ۷۶ امام ومنفرد جب محرامیں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سترہ گاڑیں اور سترہ نزدیک ہونا چاہیے، سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھون کی سیدھ پر ہو اور داہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔ (۱) "البر المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲ ص ۴۸۴ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۷ اگر نصب کرنا ناممکن ہو تو وہ چیز لمبی لمبی رکھ دے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طوں میں ہو یا محراب کی شکل۔ (۲) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل

الأول، ج ۱ ص ۱۰۴ و "البر المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲ ص ۴۸۵ ان دونوں صورتوں سے یہ تصور نہیں کہ گزرا جائز ہو جائے بلکہ اس لیے ہیں کہ نماز کا خیال سمجھنے سے (در مختار، رد مختار)

مسئلہ ۷۸ اگر سترہ کے لیے کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے، تو اسی کو سامنے رکھ دے۔ (۳) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب إذا فرأقونہ (الخ)، ج ۲ ص ۴۸۵ (اس سے بھی وہی

مقصود ہے کہ نماز کی کادر ہے اور کتاب یا کپڑا رکھنے سے اس کے گزرنے کا خطرہ ہوگا، ہاں اگر بخدا باقی ہو جائے جو سترہ کے لیے رکھا ہے، تو گزرنے کی جائز ہو جائے۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۷۹ امام کا سترہ مقتدی کے لیے بھی سترہ ہے، اس کو جدید سترہ کی حاجت نہیں، تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزرا جائے، جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو حرج نہیں۔ (۴) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد

الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب إذا فرأقونہ (الخ)، ج ۲ ص ۴۸۷ (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰ درخت اور چائو اور آدھی وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں۔ (۵) "محلیۃ المسند"، فصل کریمۃ الصلاۃ ص ۳۶۷ (علیہ) مگر آدھی کو اس حالت میں سترہ کیا جائے، جب کہ اس کی پیٹھ مصلیٰ کی طرف ہو کہ مصلیٰ کی طرف منہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۱ سوار اگر مصفیٰ کے آگے سے گزرتا چاہتا ہے، تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو مصفیٰ کے آگے کر لے اور اس طرف سے گزر جائے۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴، (عائلیہ)

مسئلہ ۸۲ دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے، تو مصفیٰ سے جو قریب ہے وہ گناہ گار ہوا اور دوسرے کے لیے یہ کمی ستر ہو گیا۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴، (عائلیہ)

مسئلہ ۸۳ مصفیٰ کے آگے سے گزرتا چاہتا ہے تو اگر اس کے پاس کوئی چیز ستر کے قابل ہو تو اسے اس کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اسے اٹھالے، اگر دو شخص گزرتا چاہتے ہیں اور ستر کو کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے، پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے، پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴، و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأوا، ج ۱، ص ۱۰۴، (عائلیہ، رد المحتار)

مسئلہ ۸۴ اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کر سکتا تو اسے کھڑا کر کے مصفیٰ کے آگے سے گزرتا چاہتا ہے، جب کہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔

مسئلہ ۸۵ اگلی صف میں جبکہ کسی سے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے، کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھولی۔ (۳) "المختار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۱۸۳، (رد المحتار)

مسئلہ ۸۶ جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو ستر نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں، پھر بھی اولیٰ ستر قائم کرنا ہے۔ (۴) "المرجع الساہل" ص ۸۷، (رد المحتار)

مسئلہ ۸۷ نمازی کے سامنے ستر نہیں اور کوئی شخص گزرتا چاہتا ہے یا ستر ہے مگر وہ شخص مصفیٰ اور ستر کے درمیان سے گزرتا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے، خواہ سبحان اللہ کہے یا جہر (بلند آواز) کے ساتھ قراءت کرے یا ہاتھ، یا سر، یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا دہرنا، بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا، تو نمازی جاتی رہی۔ (۶) "المختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأوا، ج ۱، ص ۱۰۴، (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۸۸ تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے، عورت کے سامنے سے گزرنے سے منع کرے، یعنی دہنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں کی پشت پر مارے اور اگر مرد نے تسبیح کی اور عورت نے تسبیح، تو بھی فاسد نہ ہوئی، مگر خلاف سنت ہوا۔ (۱) "المختار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۱۸۶، (رد المحتار)

مسئلہ ۸۹ مسجد انحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے گناہ کے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔ (2)

”رد المحتار“، کتاب الصلاۃ، باب ما یسد الصلاۃ وما یکرہ علیہا، مطلب اپنا قراؤنہ۔ إلخ، ج ۲، ص ۴۸۲ (۱۰ لکھنؤ)

مکروہات کا بیان

حدیث ۱۔ بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر تھکر رکھنے سے منع فرمایا۔ (3) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد۔ إلخ، باب کراهیۃ الاختصار فی الصلاۃ، الحدیث ۲۱۸ ص ۷۶۶ و

”صحیح البیہقی“ کتاب العمل فی الصلاۃ، باب الحصر فی الصلاۃ، الحدیث ۱۲۱۹ ص ۹۵

حدیث ۲۔ شرح سنہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”کمر پر زین میں ہاتھ رکھنا، جنہیوں کی راحت ہے۔“ (4) ”شرح السنہ“، کتاب الصلاۃ، باب کراهیۃ الاختصار فی الصلاۃ، الحدیث۔

۷۳۱، ج ۲، ص ۳۱۲ بھی یہ بیروہوں کا صل ہے، کہ وہ جنہی ہیں اور جنہیوں کے لیے جہم میں کیا راحت۔ کلا مسرہ الاحمہ ۱۲۱۹

حدیث ۳۔ بخاری و مسلم و ابو داؤد و نسائی روایت کرتے ہیں، کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا؟“ فرمایا یہ اچک لیٹا ہے کہ بندہ کی نماز میں سے شیطان اچک لے جاتا ہے۔“ (5) (یہی یہ بیروہوں کا صل ہے، کہ وہ جنہی ہیں ورنہ جنہیوں کے لیے جہم میں کیا راحت۔ کلا مسرہ الاحمہ ۱۲۱۹)

حدیث ۴۔ امام احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم باقائدہ صحیح ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو بندہ نماز میں ہے، اللہ عز و جل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے، جب اس نے اپنا مونہ پھیرا، اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔“ (6) ”المستدرک“، للحاکم، کتاب الإمامۃ

إلخ، باب لا یراؤن اللہ، مصلیٰ عن العبد ما لم یصلت۔ إلخ، الحدیث ۸۹۶، ج ۱، ص ۱۰

حدیث ۵۔ امام احمد باسنہ و حسن و ابو یعلیٰ روایت کرتے ہیں، کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ”مجھے میرے غلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا، مرغ کی طرح ٹھوگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے۔“ (1) ”مجمع الرواۃ“، کتاب الصلاۃ، باب ما یبغی عنہ فی الصلاۃ۔ إلخ، الحدیث

۲۴۲۶، ج ۲، ص ۳۳۲

حدیث ۶۔ بزار نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عز و جل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! اس کی طرف التفات کرتا ہے، کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے، جس کی طرف التفات کرتا ہے، پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے، پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے، اللہ عز و جل اپنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر پیتا ہے۔“ (2) ”مجمع الرواۃ“، کتاب الصلاۃ، باب یبغی عنہ فی الصلاۃ۔ إلخ، الحدیث ۲۴۲۶، ج ۲، ص ۳۳۲

حدیث ۷۔ ترمذی باسنہ و حسن روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے فرمایا، "اے بڑے انماز میں اللہ تعالیٰ سے بچ کر نماز میں التفات بلاکت ہے۔" (3) "جامع الترمذی" أبواب الصلاة، باب ما ذكر من الإكثار في الصلاة، الحديث ۵۸۹، ص ۱۷۰

حدیث ۱۹۸ تا ۱۹۹: بخاری و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں "کیا حال ہے؟ اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں، اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اُچک لی گئیں گی۔" (4) "الصحيح البخاري"، كتاب الاداء، باب رفع اليدين في الصلاة، الحديث ۵۹، ص ۱۷۵، اسی مضمون کے قریب قریب ابن عمر و ابو ہریرہ و ابوسعید خدری و جابر بن عمر و سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

حدیث ۱۹۷: امام احمد و ابوداؤد و ترمذی باقائدہ تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن خزیمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "جب کوئی تم میں نماز کو کھڑا ہو تو نکتری نہ چھوئے، کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے۔" (5) "جامع الترمذی"، أبواب الصلاة، إلخ، باب ما جاء في كراهية مسح الحصى في الصلاة، الحديث ۳۷۹، ص ۱۶۷۸، عن أبي هريرة رضي الله عنه

حدیث ۱۹۶: صحاح ستہ میں معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "نکتری نہ چھو اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔" (6) "مسلم أبي داود"، كتاب الصلاة، باب مسح الحصى في الصلاة، الحديث ۱۹۸، ص ۱۲۹۲

حدیث ۱۹۵: صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے نماز میں نکتری چھونے کا سوال کیا؟ فرمایا "ایک بار اور اگر تو اس سے بچے، تو یہ سواؤنٹیس سیاہ آنکھ والیوں سے بہتر ہے۔" (1) "صحيح ابن مبركة"، أبواب الاعتناء بالصلاة في الصلاة، باب الرحضة في مسح الحصى في الصلاة مرة واحدة، الحديث ۸۹۷، ج ۱، ص ۵۲

حدیث ۱۹۶ و ۱۹۷: مسلم ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "جب نماز میں کسی کو جہاں آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے، کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔" (2) "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب لم يثبت العاطس، إلخ، الحديث ۷۱۹۳، ص ۱۱۹۶

اور صحیح بخاری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ فرماتے ہیں "جب نماز میں کسی کو جہاں آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے اور حنا نہ کہے، کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان اس سے ہنستا ہے۔" (3) "صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب صفة أبيس وحتره، الحديث ۳۲۸۹، ص ۲۶۶

اور ترمذی و ابن ماجہ کی روایت انھیں سے ہے، اس کے بعد فرمایا کہ "منہ پر ہاتھ رکھو۔" (4) "مسلم أبي داود"، كتاب إقامة الصلوات، إلخ، باب ما يكره في الصلاة، الحديث ۹۶۸، ص ۲۵۳۲

حدیث ۱۹۱۸ و ۱۹۱۹: امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و دارمی کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے، تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ندائے کہ وہ نماز میں ہے۔“ (5) جامع الترمذی، باب الصلاۃ، باب ما جاء فی کراهیۃ التشیث۔ الخ الحديث. ۳۸۶، ص ۶۷۹ اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۴۰ صحیح بخاری میں شقیق سے مروی کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا، جب اس نے نماز پڑھ لی، تو ٹپکایا اور کہا: ”تیری نماز نہ ہوئی۔“ راوی کہتے ہیں میرا گنا ہے کہ یہ بھی کہا کہ اگر تو مرا تو فطرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ (6) ”صحیح البخاری“، کتاب الأدب، باب إذا تم بسم سجودہ الحديث. ۲۸۰، ص ۶۹۰، باب إذا تم بسم رکوعہ الحديث. ۷۹۱، ص ۶۲

حدیث ۴۱ تا ۴۴ بخاری تاریخ میں اور ابن خزیمہ وغیرہ خالد بن ولید و عمرو بن عامر و یزید بن ابی سفیان و شریک بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھوگ مارتا ہے، حکم فرمایا کہ ”پورا رکوع کرے اور فرمایا یہ اگر اسی حالت میں مرا تو مصلح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا، پھر فرمایا جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھوگ مارتا ہے، اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو بھجوریں کھا لیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں۔“ (1) ”کنز العمال“، کتاب الصلاۃ، الحديث ۲۲۴۶، ج ۸

حدیث ۴۵ امام احمد ابوالقاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”سب میں نماز وہ چور ہے، جو اپنی نماز سے چراتا ہے، صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز سے کیسے چراتا ہے؟ فرمایا کہ ”رکوع و سجود پورا نہیں کرتا۔“ (2) ”مسند“، للإمام أحمد بن حنبل، مسند الانصار، حدیث ابی قتادہ الانصاری، الحديث. ۲۲۷۰، ج ۸، ص ۲۸۶

حدیث ۴۶ امام مالک و احمد نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا کہ ”شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی، اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں، فرمایا یہ بہت بُری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بُری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے۔ عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز سے کیسے چرائے گا؟ فرمایا یوں کہ رکوع و سجود تمام نہ کرے۔“ (3) ”الموطا“، للإمام مالك، کتاب بعد الصلاۃ فی السر، باب العلم فی جامع الصلاۃ، الحديث. ۱۱، ج ۱، ص ۱۶۴ اسی کے مثل داری کی روایت میں بھی ہے۔

حدیث ۴۷ امام احمد نے خلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ عزوجل بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا، جس میں رکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔“ (4) ”المسند“، للإمام أحمد بن حنبل، حدیث خلق بن علی، الحديث. ۱۶۲۸۳، ج ۵، ص ۲۹۲

حدیث ۴۸ ابو داؤد و ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے زمانہ میں دروس میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے۔“ (5) مجمع الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في كراهية الصف يس السواري، الحديث: ۲۲۹، ص ۱۶۵۹ دوسری روایت میں ہے ہم دعا کے کرتائے جاتے۔ (6) نفس ای دور، کتاب الصلاة، باب للصوف يس السواري، الحديث: ۶۷۳، ص ۱۲۷۲

حدیث ۲۹۔ ترمذی نے روایت کی، کہ امام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں ”ہمارا ایک غلام مالخ نامی جب مسجد کرتا تو پھونکا، فرمایا اے مالخ! اپنا مونہ خاک آلود کر۔“ (7) مجمع الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في كراهية الصف يس السواري، الحديث: ۲۲۹، ص ۱۶۵۹

حدیث ۳۰۔ ابن ماجہ نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جب تلو نماز میں ہو تو انگلیاں نہ چٹکا۔“ (1) نفس ای دور، کتاب إقامة الصلوات (بخ، باب ما يكره في الصلاة، الحديث: ۱۹۵، ص ۲۵۳۳ بلکہ ایک روایت میں ہے، جب مسجد میں انتظار نماز میں ہو اس وقت انگلیاں نہ چٹکانے سے منع فرمایا۔ (2) ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب ما يكره فيها، مطلب: إدر رد المحتار، البخ ج ۲ ص ۹۹۳

حدیث ۳۱۔ صحاح ستہ میں مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ ”مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر مجید کروں اور ہال یا کپڑا نہ سمیٹوں۔“ (3) صحیح البخاری، کتاب الأدان، باب لا يكف ثوبه في الصلاة، الحديث: ۸۱۶، ص ۶۵

حدیث ۳۲۔ صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر مجید کروں، مونہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنچے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور ہال نہ سمیٹوں۔“ (4) صحیح البخاری، کتاب الأدان، باب السجود على الألف، الحديث: ۸۱۶، ص ۶۵

حدیث ۳۳۔ ابو داؤد و نسائی و دارمی و عبد الرحمن بن قسطل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلاے کی طرح ٹھونک مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کرے، جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے۔“ (5) نفس ای دور، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا يصح صلبه في الركوع والسجود، الحديث: ۸۰۲، ص ۱۲۸۷

حدیث ۳۴۔ ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے علی! میں اپنے لیے جو پسند کرتا ہوں تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور اپنے لیے جو مکروہ جانتا ہوں تمہارے لیے مکروہ جانتا ہوں۔ دونوں مجیدوں کے درمیان افتاء نہ کرنا۔“ (6) مجمع الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في كراهية الإقعدة يس السجدي، الحديث: ۲۸۷، ص ۱۶۶۶ (یعنی اس طرح نہ بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے)۔

حدیث ۳۵۔ ابو داؤد اور حاکم نے مستدرک میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس سے منع فرمایا کہ ”مرد صرف پا جامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے۔“ (7) نفس ای دور، کتاب الصلاة، باب إذا كان الثوب ضيق، الحديث: ۶۳۶، ص ۱۲۷۰

حدیث ۳۶ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نماز نہ پڑھے کہ موعظہوں پر کچھ نہ ہو۔“ (8) ”صحیح البخاری“، کتاب الصلاۃ، باب إذا صلی فی الثوب الواحد، الحدیث: ۳۵۹، ص ۳۶

حدیث ۳۷ صحیح بخاری میں انھیں سے مروی، فرماتے ہیں: ”جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے، یعنی وہی چادر وہی تہبند ہو، تو دھر کا کنارہ دھراور دھر کا دھر کر لے۔“ (1) ”صحیح البخاری“، کتاب الصلاۃ، باب إذا صلی فی الثوب الواحد، الحدیث: ۳۶۰، ص ۳۶

حدیث ۳۸ عبدالرزاق نے مصنف میں روایت کی، کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہننے کو دیے اور یہ اس وقت لڑکے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، اس پر فرمایا: ”کیا تمھارے پاس دو کپڑے نہیں کہ انھیں پہنتے؟ عرض کی، ہاں ہیں۔ تو فرمایا بتاؤ اگر مکان سے باہر تمہیں بھیجوں تو دونوں پہنو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کے لیے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لیے؟ عرض کی، اللہ (عزوجل) کے لئے۔“ (2) ”مسند صدیق اکبر، کتاب الصلاۃ، باب ۵ یکنی الرجل من الثوب الحدیث: ۱۳۹۲ ج ۱، ص ۲۷۴

حدیث ۳۹ امام احمد کی روایت ہے، کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ”ایک کپڑے میں نماز سنتا ہے یعنی چار تہ ہے، کہ ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کی ہوا اور جو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے۔“ (3) ”مسند امام احمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث الصالحین الحدیث: ۲۱۳۶۱، ص ۸۶، ج ۶۰

حدیث ۴۰ ابو داؤد نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے، اسے اللہ (عزوجل) کی رحمت مل میں ہے، نہ حرم میں۔“ (4) ”مسند ابی داؤد“، کتاب الصلاۃ، باب الإقبال فی الصلاۃ، الحدیث: ۴۳۷، ص ۱۲۷

حدیث ۴۱ ابو داؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے، ارشاد فرمایا جاؤ وضو کر دو، وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے۔“ کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا ہوا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے وضو کا حکم فرمایا؟ ارشاد فرمایا ”وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا، جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو۔“ (5) ”مسند ابی داؤد“، کتاب الصلاۃ، باب الإقبال فی الصلاۃ، الحدیث: ۴۳۸، ص ۱۲۷ (یعنی اتنا بچا کہ پاؤں کے مجھے چھپ جائیں)۔ شیخ محقق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لمحات میں فرماتے ہیں کہ ”وضو کا حکم اس لیے دیا کہ انھیں معظوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے کہ سب لوگوں کو بتا دیا تھا کہ وضو نہ کیا ہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا۔“ (1) ”لمعات“

حدیث ۷۹. ابو داؤد ابو یوسف و یحییٰ، اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی نماز پڑھے تو دہنی طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کی دہنی جانب ہوں گی، مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو، بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔“ (2)۔

مس آبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب المصی

احکام فقہیہ

احکام فقہیہ (۱) کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھینا، (۲) کپڑا سینٹا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھ بیٹنا، اگرچہ گردے پہننے کے لیے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ، (۳) کپڑا اٹکانا، مثلاً سر یا موٹھ سے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے ٹٹکتے ہوں، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (۳) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع مباح

بفصد الصلاۃ، فیخ الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۵-۱۰۶۔ (علم کتب)

مسئلہ ۱ اگر کڑے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے، بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی، جب بھی یہی حکم ہے۔

(۴) "المرامح" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ مفہود، ج ۲، ص ۱۸۸ (مستقذ من بدر)

مسئلہ ۲ رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں موٹھوں سے ٹٹکتے ہوں، یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے موٹھ سے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی موٹھ سے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر، جیسے عموماً اس زمانہ میں موٹھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے، تو یہ بھی مکروہ ہے۔

(۵) "المرامح" و "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، فیخ مطلب فی التکرار للتحریم و التزییہ، ج ۲، ص ۱۸۸ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳ (۳) کوئی آستین آدمی کلائی سے زیادہ چمبی ہوئی، یا (۵) دامن سینے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، خواہ بیشتر سے چمبی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (۶) "شرح المسائل"، ص ۱۹ و "الفتاویٰ الرضویہ"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۸۵ (در مختار)

مسئلہ ۴ (۱) شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت، یا (۲) غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱) "المرامح" و "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، مطلب فی الممنوع، ج ۲، ص ۲۹۲ حدیث میں ہے، "جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت اٹھانا ہو، تو پہلے بیت اٹھلا کر جائے۔" (۲) "جامع الترمذی"، أبواب الطہارۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، إذا لم یتم

الصلاۃ، فیخ، الحدیث ۱۱۴۲، ص ۱۶۲۸ اس حدیث کو ترمذی نے عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابو داؤد و ترمذی و مالک نے بھی اس کے مثل روایت کی ہے۔

مسئلہ ۵ نماز شروع کرنے سے بیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع ہی ممنوع و گنہ ہے، قضاء حاجت مقدم ہے، اگرچہ جماعت جاتی رہے گا نہ بیش ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضاء حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے، نماز پڑھ لے اور اگر اٹھائے نماز (۳) (نماز کے دوران) میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو زور دینا واجب اور اگر اسی طرح پڑھ لی، تو گنہ گار ہوا۔ (۴) "ردالمحتار"،

کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ مفہود، مطلب فی الممنوع، ج ۲، ص ۴۹۲ (رد المحتار)

مسئلہ ۶ (۸) جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور نماز میں جوڑا باندھا، تو فاسد ہوگئی۔ (۵)

"المرامح" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ مفہود، ج ۲، ص ۴۹۲

مسئلہ ۷ (۹) نکلریاں پٹانا مکروہ تحریمی ہے، مگر جس وقت کہ پورے طور پر روجہ سخت جسدہ ادا نہ ہوتا ہو، تو ایک پار کی اجازت ہے اور پچا بہتر ہے اور اگر بغیر پٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو پٹانا واجب ہے، اگرچہ ایک پار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (6) "المرامح" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، إلخ، مطلب فی العشوع ج ۲ ص ۴۹۳۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸ (۱۰) انگلیاں چنگانا، (۱۱) انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ (7) "المرامح" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲ ص ۴۹۳۔ (درمختار، وغیرہ)

مسئلہ ۹ نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے، نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں، جب کہ کسی حاجت کے لیے ہوں۔ (8) المرجع السابق (درمختار، وغیرہ)

مسئلہ ۱۰ (۱۲) کر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی کر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (9) المرجع السابق ص ۴۹۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱ (۱۳) ادھر ادھر مونہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر مونہ نہ پھیرے، صرف انگلیوں سے ادھر ادھر بنا حاجت دیکھے، تو کراہت تنزیہی ہے اور نادرا کسی غرض صحیح سے ہو تو اصدا حرج نہیں، (۴) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۱۲ (۱۵) تشہید یا بعدوں کے درمیان میں مٹنے کی طرح بیٹھنا، یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا، (۱۶) مرد کا بعدہ میں کلائیوں کو بچھنا، (۱۷) کسی شخص کے مونہ کے سامنے نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ یو ہیں دوسرے شخص کو مصنی کی طرف مونہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، یعنی اگر مصنی کی جانب سے ہو تو کراہت مصنی پر ہے، ورنہ اس پر۔ (1) "المرامح" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، إلخ، مطلب رد تردد الحکم إلخ، ج ۲ ص ۴۹۵۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۳ اگر مصنی اور اس شخص کے درمیان جس کا مونہ مصنی کی طرف ہے، فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے، مگر جب کہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہہ ہو تو حد میں نہ ہو، مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص مصنی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا کہ اس صورت میں تو حد میں مواجہہ نہ ہوگا، مگر قیام میں ہوگا، تو اب بھی کراہت ہے۔ (2) "المرامح" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکرہ فیہا، مطلب رد تردد الحکم، إلخ، ج ۲ ص ۴۹۶۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۴ (۱۸) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے، علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح کپڑے میں لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے۔ (3) "مرہی العلاح شرح سور الإیض" ج ۲، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، فصل فی مکروہات الصلاۃ، ص ۷۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۵ (۱۹) اعتجاز یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ ستر پر نہ ہو، (4) (مدد الشریعہ، ج ۲، طریق مفتی محمد امجد)

انہی طبع وعتہ الفتاویٰ فتاویٰ احمدیہ میں فرماتے ہیں "لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی پسند نہ کی حالت میں امتیاز کا ہے" مگر حقیقت یہ ہے کہ امتیاز اس صورت میں ہے کہ نماز کے لیے ٹھکانے پر سر کو چھپانے والی نہ ہو۔" کو "فتاویٰ محدثہ"، کتاب الصوم، ج ۱، ص ۳۹۹، مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ (۲۰) یوہیں ناک اور مونہ کو چھپانا، (۲۱) اور بے ضرورت کھٹکار ٹکانا، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (5)

"المرحومہ"، کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۱۱، "الفتاویٰ احمدیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع، ما بعد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۶۱، (۱) راجع رہا شیعی

مسئلہ ۱۶ (۲۲) نماز میں بال قصد جماعی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں، مگر روکنا مستحب ہے اور اگر روکے سے نہ روکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ روکے تو داہتا یا بایاں ہاتھ مونہ پر رکھ دے یا آستین سے مونہ چھپے، قیام میں دھننے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر ہائیں سے۔ (1) "مرآۃ العیال شرح نور الایضاح"، کتاب الصلاة، فصل فی مکروہات الصلاة، ص ۸۰، (مرآۃ العیال)

فائدہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، اس لیے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جماعی شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں کسی کو جی ہی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے۔" (2) "صحیح مسلم"، کتاب الزہد، باب تسمیۃ العطر، إلخ، الحدیث ۷۵۹، ص ۱۱۹، اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا، بلکہ بعض روایتوں میں ہے، کہ "شیطان مونہ میں گھس جاتا ہے۔" (3)

"صحیح مسلم"، کتاب الزہد، باب تسمیۃ العطر، إلخ، الحدیث ۷۵۹، ص ۱۱۹، بعض میں ہے، "شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔" (4) "صحیح البخاری"، کتاب الأدب، باب ما یستحب من العطر، إلخ، الحدیث ۶۲۲۲، ص ۲۵

علامہ فرماتے ہیں کہ "جو جماعی میں مونہ کھول دیتا ہے، شیطان اس کے مونہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو تھوکہ قاہ کی آواز آتی ہے، وہ شیطان کا تھوکہ ہے کہ اس کا مونہ بگڑا دیکھ کر غصا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے، وہ شیطان کا تھوکہ ہے۔" اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، فوراً روک جائے گی۔ (5) "المرحومہ"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب بد تردد الحکم میں سے

إلخ، ج ۲، ص ۱۹۸، (روایت بخاری)

مسئلہ ۱۷ (۲۳) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ (۲۴) یوہیں مصطفیٰ (6) (قراری) کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق (7) (۲۵) یا (۲۵) مغل تجو (8) (سورہ کی جگہ) میں ہو، کہ اس پر سجدہ واقع ہو، تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (۲۶) یوہیں مصطفیٰ کے آگے، یا (۲۷) داہنے، یا (۲۸) بائیں تصویر کا ہونا، مکروہ تحریمی ہے، (۲۹) اور پس پشت (9) (پچھے) ہونا بھی مکروہ ہے، اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے دھننے بائیں معلق ہو، یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو، اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں، تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے، جیسے پہاڑ دریا وغیرہ کی، تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (10) "المرحومہ"، کتاب الصلاة، باب

مسئلہ ۱۸ اگر تصویر زلت کی جگہ ہو، مثلاً جوتیاں اُتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا نیکے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو، تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں، نہ اس سے نماز میں کراہت آئے، جب کہ چہرہ اس پر نہ ہو۔ (۱) "درالمحار" کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما بکرمہ، ج ۲، ص ۵۰۳ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹ جس نیکے پر تصویر ہو، اسے منسوب (۲) (مکروہ) کرنا پڑا ہوا نہ رکھنا، اعزاز تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔ (۳) "درالمحار" کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما بکرمہ، ج ۲، ص ۵۰۳ (درمختار)

مسئلہ ۲۰ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو، مگر کپڑوں سے چھپی ہو، یا انگلی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو، یا آگے، پیچھے، دہن، ہائیں، اوپر، نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے، یا پاؤں کے نیچے، یا بیٹھنے کی جگہ ہو، تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ (۴) (درمختار)

مسئلہ ۲۱ تصویر سر پر یہ یا جس کا چہرہ مناد یا ہو، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرج ڈالا یا دھواں والا ہو، کراہت نہیں۔ (۵) "درالمحار" کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة (مطلب ان رد المحتار، ج ۲، ص ۵۰۴ (رد المحتار))

مسئلہ ۲۲ اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے، هنوز (۶) (جی بک) جدا نہ ہوا، تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی، اس کی گردن پر سلائی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی۔ (۷) "درالمحار" کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة (مطلب ان رد المحتار، ج ۲، ص ۵۰۴ (رد المحتار))

مسئلہ ۲۳ مٹانے میں صرف چہرہ کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے، اگر آنکھ یا بھون، ہاتھ، پاؤں جدا کر دیے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔ (۸) (درمختار)

مسئلہ ۲۴ خصل یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو، تو نماز میں کراہت نہیں۔ (۹) "درالمحار" کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما بکرمہ، ج ۲، ص ۵۰۴ (درمختار)

مسئلہ ۲۵ تصویر وال کپڑا اپنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پکن لی کہ تصویر چھپ گئی، تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔ (۱) "درالمحار" کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما بکرمہ، ج ۲، ص ۵۰۴ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۶ یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت (۲) (دائے کی جگہ) میں نہ ہو، اس پر پردہ نہ ہو، تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے، جب تصویر مصلیٰ کے آگے

قبضہ ہو، پھر وہ کہہ کر اس کے بعد وہ کہہ دے کہ میں ویسا ہی ہوں، پھر وہ کہہ دے کہ میں ویسا ہی ہوں۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"

کتاب الصلاة، الباب السابع الفصل الثاني، ج ۱ ص ۱۶ و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة وما يكره فيها، مطلب رد المحتار، ج ۲ ص ۵۰۳ (رد المحتار، شامی)

مسئلہ ۲۷- یہ احکام تو نماز کے ہیں، رہا تصویروں کا رکنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ "جس گھر میں نماز ہو یا تصویر، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔" (4) "صحیح البخاری"، کتاب المعازی، الحديث، ج ۲ ص ۲۲۷ یعنی جب کہ تو چین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں۔

مسئلہ ۲۸- روپے اشرفی اور دیگر سکہ کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔ (5) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة، ج ۱ ص ۱۶ و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة، ج ۲ ص ۵۰۳ (رد المحتار، شامی)

مسئلہ ۲۹- یہ احکام تو تصویر کے رکھنے میں ہیں کہ صورت، اہانت و ضرورت وغیرہ مستثنیٰ ہیں، رہا تصویر بنانا یا بنوانا، ہر حال حرام ہے۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة، ج ۱ ص ۱۶ و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة، ج ۲ ص ۵۰۳ (رد المحتار، شامی) کے مطلق دیگر احکام انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الفکر میں مذکور ہو گئے۔ (۱۲) (رد المحتار، خواجہ دہلوی) (7) (ہاتھ کے ڈارہیں) ہو یا عکسی (8) (دولہ)، دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۳۰- (۳۰) انا قرآن مجید پڑھنا، (۳۱) کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً رکوع و سجود میں پہنچنا سیدھی نہ کرنا، یا وہیں تو سوار جسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا، (۳۲) قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا، (۳۳) رکوع میں قراءت ختم کرنا، (۳۴) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

مسئلہ ۳۱- (۳۵) صرف پاجامہ یا تہبند مکن کرنا زہری اور اگر تاپا چادر موجود ہے، تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں، تو معافی ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع الفصل الثاني، ج ۱ ص ۱۶ و "غنیۃ المفسر"، کتاب الصلاة، ج ۱ ص ۳۴۸ (غنیۃ المفسر، علیہ)

مسئلہ ۳۲- (۳۶) امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر اس کو بچہ ہوتا ہو اور اس کی خاطر مد نظر ہو، اگر نماز پر اس کی اعانت کے لیے بعد ایک دو شیخ کے طول دیا تو کراہت نہیں۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع الفصل الثاني، ج ۱ ص ۱۶ و "غنیۃ المفسر"، کتاب الصلاة، ج ۱ ص ۳۴۸ (غنیۃ المفسر، علیہ)

مسئلہ ۳۳- (۳۷) اگر کسی نے نماز میں رکعت کی کثرت سے بے اعتدال ہو کر نماز میں داخل ہوا، یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع الفصل الثاني، ج ۱ ص ۱۶ و "غنیۃ المفسر"، کتاب الصلاة، ج ۱ ص ۳۴۸ (غنیۃ المفسر، علیہ)

مسئلہ ۳۴- (۳۸) زمین منسوب (4) (ایسی زمین جس پر بدعتی قبر کیا ہو)، یا (۳۹) پرانے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا نئے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، (۴۰) قبر کا سامنے ہونا، اگر مصلیٰ و قبر کے درمیان

کوئی چیز جائز نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ (۵) "المحصر" کتاب الصلاة، ج ۲ ص ۵۴ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الکراعیۃ، الباب

العامی من آداب المسجده، قیلۃ، إلخ، ج ۱ ص ۳۱۹ (در مختار، نسیری)

مسئلہ ۳۴ (۳۱) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں اور ظاہر کراہت

تحریم۔ (۶) "البحر الرائق"، کتاب الدعوی، ج ۱ ص ۳۶۴ (۶) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ (۷) "رد المحتار"، کتاب

الصلاۃ، مطلب نکرہ الصلاۃ فی الكنسۃ، ج ۲ ص ۵۲ (رد مختار)

مسئلہ ۳۵ (۳۲) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ظاہر تحریم۔ (۳۳) یو ہیں اگر کھکے کے بند نہ

باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا، اگر اس کے نیچے کرتا دغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتا

وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔ یہاں تک تو وہ مکروہات بیان ہوئے جن کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے، بلکہ اسی

پر اعتماد کیا ہے، اب بعض دیگر مکروہات بیان کیے جاتے ہیں کہ ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی ہونا مصرح ہے اور بعض میں

اختلاف ہے، مگر راجح تنزیہی ہے۔ (۱) عجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا، حدیث میں اسی کو مرغ کی سی

ٹھونگ مارنا فرمایا، ہاں تنگی وقت یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا

کہ وہاں نے سرائی لیا تو امام کا ساتھ دے۔

مسئلہ ۳۶ (۲) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں

ورنہ کراہت نہیں۔ (۱) "مرح البواقیہ"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، إلخ، ج ۱ ص ۱۹۸ (متون)

مسئلہ ۳۷ (۳) مونہ میں کوئی چیز ہے ہوئے نماز پڑھنا پڑھنا مکروہ ہے، جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو اور اگر

مانع قراءت ہو، مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے احاطہ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

"رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، إلخ، مطلب فی فکرۃ التصریحۃ و الترویجۃ، ج ۲ ص ۹۹ (در مختار)

(رد مختار)

مسئلہ ۳۸ (۳) سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجہ معصوم ہونا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہ تنزیہی

ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی سہتم بالشان (۳) (۱) چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ

کفر ہے اور خشوع خضوع کے لیے سر بر ہند پڑھی، تو مستحب ہے۔ (۴) "مفتاح المحصر"، "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما

یفسد الصلاۃ، إلخ، مطلب فی فکرۃ التصریحۃ و الترویجۃ، ج ۲ ص ۹۹ (در مختار)

مسئلہ ۳۹ نماز میں ٹوپی، گر پڑی تو اٹھ لینا افضل ہے، جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے، ورنہ نماز فاسد ہو

جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے، تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے سے خشوع مقصود ہو، تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ (۵) (مراجعہ)

سابق (در مختار، مختار)

مسئلہ ۴۰ (۵) پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے، جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر

مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بننا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً

مفسرین یقیناً اس جگہ چاہیے، تاکہ دریائے پائے۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۱۰۵ (عائنی)

مسئلہ ۴۱ یوہیں حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پوچھنا، بلکہ ہر وہ عمل کلیں کہ مصلیٰ کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو، مکروہ ہے۔ (7) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۱۰۵ (عائنی)

مسئلہ ۴۲ نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا، زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضرور ہے۔ (8) "المرجع السابق" (عائنی، غیہ و)

مسئلہ ۴۳ (۶) نماز میں انگلیوں پر آنتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے، نماز فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دہانے سے تعداد محفوظ رکھنا اور سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں، اس میں کچھ حرج نہیں، مگر خافیاً ولی ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا مفید نماز ہے۔ (1) "المصنوع"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، (بخ، مطب (دردہ الحکم، (بخ، ج ۲ ص ۱۰۶، (۱) (بخ، غیہ و)

مسئلہ ۴۴ نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بعض احادیث میں عقیدہ اناط (2) (دھیں پر گننا) کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ پولیس گی۔ (3) "المصنوع"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکرہ لہا، مطب (دردہ الحکم، (بخ، ج ۲ ص ۱۰۷، (۲) (بخ، غیہ و)

مسئلہ ۴۵ تسبیح رکھنے میں حرج نہیں، جب کہ ریائے لیے نہ ہو۔ (4) "المصنوع"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، (بخ، مطب الکلام علی التعداد المسبحة، ج ۲ ص ۸، (۳) (بخ، غیہ و)

مسئلہ ۴۶ (۷) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا، مکروہ ہے۔ (5) "المصنوع"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، (بخ، ج ۲ ص ۱۱۷، (۴) (بخ، غیہ و)

مسئلہ ۴۷ (۸) نماز میں بغیر عذر چار زاوینہٹنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی حرج نہیں۔ (6) "المصنوع"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، (بخ، ج ۲ ص ۱۱۸، (۵) (بخ، غیہ و)

مسئلہ ۴۸ (۹) دامن یا بستین سے اپنے کو ہوا پہنچنا مکروہ ہے۔ (7) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۱۰۷، (۶) (بخ، غیہ و)

مکروہات الصلاۃ ص ۸ (مرقی، تعداد) یہ اس قوس کی بنا پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفید نماز کہا اور پہنچنا جھٹکا مفید نماز ہے کہ دور سے دیکھنے والے سمجھے گا کہ نماز میں نہیں۔ (9) "حاشیۃ الطحطاوی علی مرقی الفلاح"، کتاب الصلاۃ، فصل فی

المکروہات، ص ۱۱۸، (متن و ذخیرہ، مجید رضوی، طبعہ دہلی علی مرقی الفلاح)

مسئلہ ۴۹ (۱۰) اسباب یعنی کپڑا احد معاد سے بافراط دراز رکھنا منع ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب نماز پڑھو تو لٹکتے کپڑے کو اٹھا لو کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی، وہ نار میں ہے۔" (10) "المعجم الکبیر"،

الحديث ۱۱۶۷۷ ج ۱۱ ص ۲۸ اس حدیث کو نکھاری تے تاریخ میں اور طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ دامنوں اور پانچوں میں اس سال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستیوں میں انگلیوں سے نیچے، عمدم میں یہ کہ بیٹھنے میں دے۔

مسئلہ ۵۰ (۱۱) انگڑائی لینا (۱۲) اور بالقدہ کھانسا، یا (۱۳) کھکھارنا مکروہ ہے اور اگر جمیعت دفع کر رہی ہے تو حرج نہیں (۱۴) اور نماز میں تھوکانا بھی مکروہ ہے۔ (۱) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما بعد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۷، (عائضی، عاتقیری) طحاوی علی مراتب الافلاح میں انگڑائی کو فرمایا خابراً مکروہ تنزیہی ہے۔ (۲) "حاشیہ المحیطی علی" مراتب الافلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی المکروہات، ص ۱۹۱

مسئلہ ۵۱ (۱۵) صف میں منفرد (۳) (عجمائز ج ۱) کو کھڑا ہونا مکروہ ہے، کہ قیام وقوع وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کرے گا۔ (۱۶) یوہیں مقتدی کو صف کے پیچھے تھا کھڑا ہونا مکروہ ہے، جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ بہتر ہے، مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز توتروے۔ (۴) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما بعد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۷، (عائضی، عاتقیری) اور چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ بٹے، اس پر سے کراہت دفع ہوگی۔ (۵) "فتح القدیر"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۱ ص ۳۰۹ (فتح قدیر)

مسئلہ ۵۲ (۱۷) فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت التیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ (۱۸) یوہیں ایک سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (۶) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما بعد الصلاۃ، الفصل الثانی ج ۱ ص ۱۰۷ و "حبہ التمسی" کراہیہ الصلاۃ، ص ۳۵۵ (عائضی، عاتقیری)

مسئلہ ۵۳ (۱۹) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا، (۲۰) اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا، ہذا عذر مکروہ ہے۔ (۷) "حبہ التمسی" بیان مکروہات الصلاۃ، ص ۲۴۰ (مدیہ)

مسئلہ ۵۴ (۲۱) رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا، مکروہ ہے۔ (۸) "المرجع السابق" ص ۳۱۹ (مدیہ)

مسئلہ ۵۵ (۲۲) سم اللہ و تعوذ و ثنا اور آمین زور سے کہنا، یا (۲۳) اذکار نمبر رکوعان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا، مکروہ ہے۔ (۹) "حبہ التمسی" کراہیہ الصلاۃ، ص ۳۵۲ و "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما بعد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۱۰۷، (عائضی، عاتقیری)

مسئلہ ۵۶ (۲۴) بغیر عذر یا دیر یا عصار پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں، بلکہ فرض و واجب و سنت و نفل کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جب کہ بغیر اس کے قیام نہ ہو سکے، جیسا کہ بحث قیام میں ذکر ہوا۔ (۱) "حبہ التمسی" کراہیہ الصلاۃ، ص ۳۵۳ (مدیہ، عائضی)

مسئلہ ۵۷ (۲۵) رکوع میں گھٹنوں پر، (۲۶) اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ تدرکھنا، مکروہ ہے۔ (۲) "فتاویٰ

الہدیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما بعد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۹۔ (عائسی)

مسئلہ ۵۸ (۲۷) امام کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا، یا (۲۸) زمین سے اٹھ کر سر پر رکھ لینا مقصد نماز نہیں، ابہت مکروہ ہے۔ (۳) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما بعد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۸۔ (عائسی)

مسئلہ ۵۹ (۲۹) استین کو بچھا کر بجد کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور براہ تکبر ہو تو کراہت تحریم اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے پر بجد کرنا، تو حرج نہیں۔ (۴) شرح السبیل (عائسی)

مسئلہ ۶۰ آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا، منفرد نفل پڑھنے والے کے لیے جائز ہے۔

(۳۰) امام مقتدی کو مکروہ۔ (۵) شرح السبیل (عائسی) اور اگر مقتدیوں پر نفل کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی۔

مسئلہ ۶۱ (۳۱) داہنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور تراویح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سنت ہے۔ (۶) حلیہ، کتاب الصلاۃ، فصل فيما يكره من الصلاۃ وما لا يكره، ج ۱، ص ۲۲۸۔ (حبیب)

مسئلہ ۶۲ (۳۲) اٹھتے وقت گے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور بجد کو جاتے وقت واپسی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا، مستحب ہے۔ (۷) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما بعد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۸۔ (عائسی)

مسئلہ ۶۳ (۳۳) نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ ہے، مگر جب کلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے۔ (۸) البدایہ النضر، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ، إلخ، مطبعت دار رد المحتکم، بیروت، ج ۲، ص ۱۹۹۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۶۴ (۳۴) بجد وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا، مکروہ ہے۔ (۱) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما بعد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۸۔ (عائسی، حبیب)

مسئلہ ۶۵ جوں یا مہجر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں۔ (۲) حلیہ النسخ، کتاب الصلاۃ، ص ۲۵۲۔ (نذیر) یعنی جب کہ عمل کثیری حاجت نہ ہو۔

مسئلہ ۶۶ (۳۵) امام کو تہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہو اسجدہ محراب میں کیا وہ تہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں، یوں اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (۳) البدایہ النضر، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ، إلخ، ج ۱، ص ۱۹۹ و الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما بعد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۸۔ (رد المحتار، عائسی)

مسئلہ ۶۷ (۳۶) امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے، (۳۷) یوں امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زویدہ جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ، اسے سخت یہ ہے کہ وسط میں کھڑا ہو اور اسی وسط کا نام محراب ہے، خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہوا اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر برابر حصے ہوں، مکروہ ہے۔ (۴) البدایہ النضر، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما يكره منه، مطبعت دار رد المحتکم، بیروت، ج ۱، ص ۲۰۰۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۶۸ (۳۸) امام کا تہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے، بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہ ورنہ ظاہر تحریم۔ (۳۹) امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر، یہ بھی مکروہ و خلاف سنت ہے۔ (۵) "المصنوع" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ، فیج، مطلب، رد المحتار، ج ۲، ص ۵۰۰ (۱، مختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۹ (۴۰) کعبہ، معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما بعد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۸، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الفکراہیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد و القبۃ، ج ۵، ص ۳۲۲ (۷، شیری)

مسئلہ ۷۰ (۴۱) مسجد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا، کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے۔ (۷) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما بعد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸ (۸، شیری وغیرہ)

مسئلہ ۷۱ کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا تہن کر رہا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں، جب کہ ہاتھوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو۔ صحیف شریف اور تلواری کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ (۱) "المصنوع" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ، فیج، مطلب، الکلام علی اتحاد المسجۃ، ج ۲، ص ۵۰۹ (۲، مختار)

مسئلہ ۷۲ (۴۲) تلواری و کن وغیرہ مماثل کیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما بعد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۹ (۳، شیری)

مسئلہ ۷۳ (۴۳) جلّی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے، شیخ یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (۳) المرجع السائل، ص ۱۰۸ (۴، شیری)

مسئلہ ۷۴ (۴۴) ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس کو لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، مگر جب اسکی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو، (۴۵) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو، مکروہ ہے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما بعد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸ و "المصنوع" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ، فیج، مطلب، فی بدالۃ و التنبہ، ج ۲، ص ۵۱۳ (۵، شیری)

مسئلہ ۷۵ (۴۶) سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا یا (۴۷) ہاتھ سے بغیر عذر رکھی پھاڑنا مکروہ ہے۔ (۵) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما بعد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۹، و "المصنوع" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب، فی علۃ ترک کوع، ج ۲، ص ۱۵۹ (۶، شیری) مگر عورت سجدہ میں ران کو پیٹ سے ملا دے گی۔

مسئلہ ۷۶ قاضی اور پچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں

پیشانی نہ ٹھہرے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (6) "حیۃ المسلمین"، کتاب الصلاۃ، کراچیہ الصلاۃ، موع فی الخلاصۃ، ص ۳۶۰ (تخلیہ)

مسئلہ ۷۷ (۳۸) ایسی چیز کے سامنے جوں کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے، مثلاً زینت اور ہوا و لعب وغیرہ۔

مسئلہ ۷۸ - (۳۹) نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے۔ (7) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، (ایضاً، مطب فی

بیان السنۃ والمستحب، ج ۲، ص ۵۱۳۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۷۹ (۵۰) عام راستہ، (۵۱) کوڑا ڈالنے کی جگہ، (۵۲) ندی، (۵۳) (یا زور کرے کی جگہ)، (۵۴)

قبرستان، (۵۵) غسل خانہ، (۵۶) حمام، (۵۷) ٹالا، (۵۸) مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، (۵۹)

اصطبل، (۶۰) (مخزن ہندوئی کی جگہ) (۶۱) پاخانہ کی چھت، (۶۲) اور صحرا میں بدستور کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے

لوگ گزریں گے ان مواضع (۲) (جہوں) میں نماز مکروہ ہے۔ (3) "رد المحتار" و "المعارج" کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۵۲

۵۴ (درجہ رو غیرہ)

مسئلہ ۸۰۔ مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں اور کراہت اس وقت

ہے کہ قبر سامنے ہو اور مصلیٰ اور قبر کے درمیان کوئی شے سترہ کی قدر حاصل نہ ہو ورنہ اگر قبر دھننے یا ٹیل یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ

کوئی چیز حائل ہو، تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (4) "المفتویٰ الہندیہ"، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس ج ۵، ص ۲۲ و "فتاویٰ

المسلمین"، کراچیہ الصلاۃ، ص ۳۶۳ (تخلیہ)

مسئلہ ۸۱ ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی، تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے، اگر کھیتی نہ ہو ورنہ راستہ پر

پڑھے کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے، مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اسے ناگوار نہ

ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔ (5) "رد المحتار" و "المعارج" کتاب الصلاۃ، مطب فی الارض المحبوسہ، (ایضاً، ج ۲، ص ۵۱

(رد المحتار)

مسئلہ ۸۲ سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے

کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یوں اپنے یا پرے ایک درہم کے

نقصان کا خوف ہو، مثلاً دودھ اٹل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز

چور اچکا لے بھاگا، ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (6) "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ و

یذكر فیہا مطب فی بیان المستحب، (ایضاً، ج ۲، ص ۵۱۳ و "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، ص ۵۱۴، فصل الثانی

ج ۱، ص ۱۰۹۔ (درجہ رو غیرہ)

مسئلہ ۸۳ پاخانہ پیشاب معلوم ہو یا پکڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو، یا اس کو کسی اجنبی

عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے، بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم

ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا، البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔ (7)

"رد المحتار" و "المعارج" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، (ایضاً، ج ۲، ص ۵۱۴) (درجہ رو غیرہ)

مسئلہ ۸۴ کوئی مصیبت زدہ فرد کر رہا ہو، اسی نماز کی کوپکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کو نہیں ملے گا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے، جب کہ یہ اس کے بچنے پر قادر ہو۔ (۱) "کرم المسجود" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ۔ (بخاری، مطلب فی بیان المستحب۔ بخاری، ج ۱ ص ۱۰۷) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸۵ مال باپ، وادادوی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معصوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انھیں معصوم نہ ہو اور پکارا تو توڑ دے اور جو بدمعاش ہے، اگرچہ معمولی طور سے بلائے۔ (۲) "در مع الصلاۃ" (در مختار، رد المحتار)

احکام مسجد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِمْ وَقُوا الَّلَّاهَ فَمَا لَكُمْ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الْيَعْسَىٰ أَوْ لَسَكَ مِنَ الْيَكُونِ ۚ وَالْيَوْمَ الْآخِرُ وَالْأَوَّلُ وَالصَّلَاةُ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۳) پ ۱۰، سورۃ ۱۸

"مسجد میں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور خدا کے سوا کسی سے ڈرے، بے شک وہ راہ پانے والوں سے ہونگے۔"

حدیث ۱۴۴ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ، گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے بچیں درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ خفا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے، تو ملائکہ برابر اس پر رُود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔" (۴) "صحیح البخاری"، کتاب الأدب، باب فضل صلاۃ الجماعة، الحدیث ۶۷۷ ص ۵۲ و "سنن ابی داؤد"، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی فضل شکی الی الصلاۃ، الحدیث ۵۵۹ ص ۲۶۵ امام احمد و ابویعلیٰ وغیرہ کی روایت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں:

"ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب سے گھر سے نکلا ہے وہ اپنی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔" (۱) "المستدرک" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشامی، حدیث عقبہ بن عامر الجهمی، الحدیث ۱۷۴۱۵ ج ۶ ص ۱۴۶ انھیں روایتوں کے قریب قریب ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۵ نسائی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔" (۲) "سنن النسائی"، کتاب

حدیث ۶ مُسَلِّم وغیرہ نے روایت کی کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں، بنی سمر نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں، یہ خبر بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی، فرمایا ”مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے ہو۔“ عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہاں ارادہ تو ہے، فرمایا ”اے بنی سمر! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمھارے قدم لکھے جائیں گے۔ دو بار اس کو فرمایا، بنی سمر کہتے ہیں، لہذا ہم کو گھر بدلنا پسند آیا۔“ (3) صحیح مسلم، کتاب المساجد، (بخ، باب فصل کثرۃ الصلاۃ فی المسجد، جمعیت ۱۵۱۹، ۱۵۲، ص ۷۸۱)

حدیث ۷ ابن ماجہ نے باسناد جید روایت کی، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں ”انصار کے گھر مسجد سے دور تھے، انہوں نے قریب آنا چاہا۔“ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔
﴿وَمَكَّ مَقَدُّمُواْ وَانْزَلْنَاهُ﴾ (4)

”اس ابن ماجہ، کتاب المساجد (بخ، باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم إبعاداً، جمعیت ۷۸۵، ص ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ص ۱۶)
”جو انہوں نے نیک کام آگے بھیجے، وہ اور ان کے نشان قدم ہم لکھتے ہیں۔“
حدیث ۸ بخاری و مسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے، جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔“ (5) صحیح مسلم، کتاب المساجد، (بخ، باب فصل کثرۃ الصلاۃ فی المسجد، الحدیث ۱۵۱۳، ص ۷۸۱)

حدیث ۹ مُسَلِّم وغیرہ کی روایت ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ”ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی، ان سے کہا گیا، کاش! تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ، جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے، اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ (عزوجل) نے تجھے یہ سب جمع کر کے دے دیا۔“ (6) صحیح مسلم، کتاب المساجد، (بخ، باب فصل کثرۃ الصلاۃ فی المسجد، الحدیث ۱۵۱۱، ص ۷۸۱)

حدیث ۱۰ بزار و ابو یعلیٰ باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا، گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔“ (1) مسند البیہقی، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث ۵۲۸، ج ۲، ص ۱۶۱

حدیث ۱۱ طبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”صبح و شام مسجد کو جانا از قسم جہادنی سمیل اللہ ہے۔“ (2) المستدرک، الحدیث ۷۷۳۹، ج ۸، ص ۱۷۷

حدیث ۱۲ صحیحین وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی عطا کرتا ہے، جتنی بار جائے۔“ (3) صحیح مسلم، کتاب المساجد، (بخ، باب المشی إلى الصلاة، الحدیث ۱۵۲۱، ص ۷۸۲)

حدیث ۱۳ تا ۲۳ ابو داؤد و ترمذی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،

کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو لوگ اندھیریوں میں مساجد کو جاتے والے ہیں، انھیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنا دے۔“ (4) مسند ابی داؤد، کتاب الصلوة، باب ما جاء فی العشیٰ الی الصلوة فی الغیم الحدیث۔ ۵۶۱، ص ۱۶۶ اور اسی کے قریب قریب ابو ہریرہ و ابو ذر و اہل ابوامامہ و کل بن سعد ساعدی و ابن عباس و ابن عمر و ابی سعید خدری و زید بن حارثہ و ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۴۴۔ ابو داؤد و ابن حبہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”تین شخص اللہ عزوجل کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں، تو روزی دے اور کفایت کرے، مگر جائیں تو جنت میں داخل کرے، جو شخص گھر میں داخل ہو اور گھر والوں پر سلام کرے، وہ اللہ کی ضمان میں ہے اور جو مسجد کو جائے اللہ کی ضمان میں ہے اور جو اللہ کی راہ میں نکلا وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔“ (5) کتاب احسان بریب، مصباح ابن حبہ، کتاب لہو الا حسناء، باب اللہ و اللہ و اللہ الحدیث، ۱۸۹، ج ۱، ص ۳۵۹

حدیث ۴۵۔ طبرانی کبیر میں بائندجید اور یحییٰ باسناد صحیح موقوفاً سمان قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں ”جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کو آیا وہ اللہ کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے، اس پر حق ہے کہ زائر کا، کرام کرے۔“ (6) مجمع البحرین، باب فیسی، الحدیث ۶۱۳۹، ج ۶، ص ۲۵۳

حدیث ۴۶۔ ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو گھر سے نماز کو جائے اور یہ دعا پڑھے۔ اللھم نی اسئک بحق نبائیک و بحق ممشای ہذا فانی نم آخرخ اشراً ولا بطر ولا رباء ولا سمعة و حوخت انعاء معطک و ابتغاء مرصاتک فامسئک ان نعیدنی من النار و ن تعمر لی ذنوبی نہ لا یعمر الذنوب الا اب (1) (عائدہ عزوجل) میں مجھ سے سوال کرتا ہوں اس حق سے کڑے سوال کرنے والوں کا اپنے ذمہ کرنا ہے اور اپنے حق سے کیونکر میں نکھر افق کے طور پر گھر سے نکلنا اور نہ نکالنے اور سناے کے لیے نکلا میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کی طلب میں نکلا، لہذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے مجھے پناہ دے اور مجھ سے گناہوں کو بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔ (۱۳)

اس کی طرف اللہ عزوجل اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور سخر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (2)

مسند ابن ماجہ، ابواب المساجد و العماض، باب العشیٰ الی الصلوة الحدیث، ۷۷۸، ص ۲۵۲۳

حدیث ۴۷ تا ۴۹۔ صحیح مسلم میں ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں جب کوئی مسجد میں جائے، تو کہے۔

اللھم فنی لی انواب رخصتک (3)

عائدہ (عزوجل) تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔ (۱۴)

اور جب نکلے تو کہے۔

النَّيْمَةُ نِيَامُكَ مِنْ فَضْلِكَ (4)

”صحيح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين، فتح باب ما يقول بعد دخول المسجد، الحديث ۱۶۵۲ من ۷۹

(عائذہ اعزہ اللہ) میں مجھے سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔۱۲

اور ابو داؤد کی روایت عبد اللہ بن عمرو بن اعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مسجد میں جاتے، تو یہ کہتے

اعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسِنِّطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (5)

پناہ مانگتا ہوں اللہ عظیم کی اور اس کے چہ کریم کی اور سنن قدیم کی اور شیطان قدیم سے۔۱۳

قرمیا ”جب اسے کہہ لے، تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا۔“ (6)۔ مس اسے دود۔ ”کتاب الصلاة باب ما يقول عند دخول المسجد الحديث ۴۶۶ من ۱۲۵۷ اور ترمذی کی روایت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، جب مسجد میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) داخل ہوتے تو زور دے پڑھتے اور کہتے۔

رَبِّ اعْصِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي ابْوَابَ رَحْمَتِكَ (1)

اے پروردگار! تو میرے گناہوں کو اکٹھا کرے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔۱۴

اور جب نکلے تو زور دے پڑھتے اور کہتے۔

رَبِّ اعْصِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي ابْوَابَ رَحْمَتِكَ (2)

”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ما جاء ما يقول عند دخوله المسجد الحديث ۳۹۱ من ۱۶۷۱

مسجد پر میرے گناہ اکٹھا کرے اور میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔۱۵

امام احمد وابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جاتے اور نکلنے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ کہتے اس کے بعد وہ دُعا پڑھتے۔ (3)۔ مس اسے ماجہ۔ ”أبْوَابُ الْمَسْجِدِ“، فتح باب الدعاء عند دخول المسجد الحديث ۷۷ من ۲۵۲۲

حدیث ۳۳۰-۳۳۱ صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجد میں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بارائیں۔“ (4) ”صحيح مسلم“، کتاب المساجد، فتح باب فصل العنود من الصلاة، فتح، الحديث ۱۵۲۸ من ۷۸۲ اور اس کے مثل جابر بن مطعم و عبد اللہ بن عمرو بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے اور بعض روایت میں ہے کہ یہ قول اللہ عزوجل کا ہے۔

حدیث ۳۴۰ بخاری و مسیم وغیرہ انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”سات شخص ہیں، جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا اس دن کے اس کے سایہ کے سوا، کوئی سایہ نہیں۔ (۱) امام عادل، (۲) اور وہ جو ان کی نشوونما اللہ عزوجل کی عبادت میں ہوئی، (۳) اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے، (۴) اور وہ دو شخص کہ باہم اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہیں اسی پر جمع ہوتے، اسی پر متفرق ہوتے، (۵) اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب و

جہاں نے بایا، اس نے کہہ دیا، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ
 پائیں کو خبر نہ ہوئی کہ دہنے نے کیا خرچ کیا اور (۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے۔“
 (5) "صحیح البخاری"، کتاب الزکاة، باب الصدقة بالیس، الحديث ۱۴۲۳، ص ۱۱۲

حدیث ۳۵ - ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور
 (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ "تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے، تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ"
 کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ "مسجدیں دینی آباد کرتے ہیں، جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔" (6) "صحیح
 ترمذی"، أبواب الإیمان، باب ما جاء في حرمة الصدقة، الحديث ۲۶۱۷، ص ۱۹۱۵ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور
 حاکم نے کہا صحیح الاستاد ہے۔

حدیث ۳۶ - صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں "مسجد
 میں تم کو ناخطا ہے اور اس کا کفار و زائل کر دیتا ہے۔" (1) "صحیح البخاری"، کتاب الصلاة، باب كلالة البراق في المسجد،
 الحديث ۱۱۵، ص ۳۵

حدیث ۳۷ - صحیح مسلم میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ
 مجھ پر میری امت کے اعمال اچھے نہ رہے سب پیش کیے گئے، نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دور کرنا پایا اور
 نہ رہے اعمال میں مسجد میں تم کو کرنا نہیں کیا گیا ہو۔" (2) "صحیح البخاری"، کتاب الصلاة، باب كلالة البراق في المسجد،
 الحديث ۱۱۵، ص ۳۵

حدیث ۳۸ و ۳۹ - ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
 فرماتے ہیں "مجھ پر امت کے ثواب پیش کیے گئے، یہاں تک کہ جتنا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کیے گئے، تو
 اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو ایت یا سورت قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی۔" (3) "مسند ابی داؤد"،
 کتاب الصدوق، باب كس المسجد، الحديث ۱۶۱، ص ۱۲۵۷ اور ابن ماجہ کی ایک روایت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں "جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر
 جنت میں بنائے گا۔" (4) "مسند ابی ماجہ"، أبواب المساجد، إلخ، باب تطهير المساجد ونظفها، الحديث ۲۵۷، ص ۲۵۲۲

حدیث ۴۰ تا ۴۲ - ابن ماجہ و ائمة بن اسحق سے اور طبرانی اون سے اور ابو داؤد و ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
 روای، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں "مساجد کو بچوں اور چالوں اور بیچ و شر اور جھگڑے اور آواز بلند
 کرنے اور حدود قائم کرنے اور تم کو کھینچنے سے بچاؤ۔" (5) "مسند ابی ماجہ"، أبواب المساجد، إلخ، باب ما يكره في المساجد،
 الحديث ۷۵۰، ص ۲۵۲۱

حدیث ۴۳ - ترمذی و دارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں
 "جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھو، تو کہو خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔" (6) "صحیح الترمذی"، أبواب

حدیث ۴۴: پہلی شعب ایمان میں حسن بصری سے مرسل راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ جھوکو خدا کو ان سے کچھ کام نہیں۔" (7)

شعب الإيمان، باب فی الصلوة، فصل المشی إلى المساجد، الحديث ۲۹۶۲، ج ۳، ص ۸۶

حدیث ۴۵: ابن خزیمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک دن مسجد میں قبر کی طرف تھوک دیکھا، اسے صاف کیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اس کے مولہ کی طرف تھوک دے۔" (1) "المسند" للإمام حماد بن حنبل

مسند أبي محمد الحذري، الحديث ۱۱۱۸۵، ج ۴، ص ۴۸

حدیث ۴۶ و ۴۷: ابو داؤد وابن خزیمہ وابن حبان ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جو قبلہ کی جانب تھوکے، قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک، دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔" (2) "مسند أبي داود" کتاب الأضغیة، باب فی اکل الثوم، الحديث ۳۸۶۱، ص ۱۵، ج ۱۰، ص ۱۵، ح ۱۵، اور امام احمد کی روایت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا: "مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔" (3) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل

مسند الأنصار، حديث أبي امامة الباهلي، الحديث ۲۹۳، ج ۸، ص ۲۹۲

حدیث ۴۸: صحیح بخاری شریف میں ہے سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں میں مسجد میں سویا تھا، ایک شخص نے مجھ پر ٹنگری پھینکی دیکھا، تو امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، فرمایا جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ، میں ان دونوں کو حاضر لایا، فرمایا تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کی، ہم طائف کے رہنے والے ہیں، فرمایا "اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا (کہ وہاں کے لوگ داب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آواز بلند کرتے ہو۔" (4) "صحیح البخاری"

کتاب الصلاة، باب رفع الصوت في المسجد، الحديث ۴۷، ج ۱، ص ۴۷، روى بلفظ "كذب فاعلم" وفي نسخة "ناكرا" ورواه البخاري شرح الصحيح البخاري، ج ۲، ص ۱۴۸

احکام فقہیہ

مسئلہ ۱: قبلہ کی طرف قصد پاؤں پھیلا نا مکروہ ہے، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، یو ہیں مصحف شریف و کتب شرعیہ (5) (تعمیر حدیث دیرہ) کی طرف بھی پاؤں پھیلا نا مکروہ ہے، ہاں اگر کتابیں اونچے پر ہوں کہ پاؤں کی میزات (سیدہ) اُن کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں یا بہت دور ہوں کہ عرفا کتاب کی طرف پاؤں پھیلا نا نہ کہا جائے، تو بھی معاف ہے۔ (7) "الفر المختار" کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۶، (و اختار)

مسئلہ ۲: نابالغ کا پاؤں قبلہ رخ کر کے لٹا دیا، یہ بھی مکروہ ہے اور اگر بہت اس لٹانے والے پر عائد ہوگی۔ (8)

الفر المختار، کتاب الصلاة، باب ما بعد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في احكام المسطحة، ج ۲، ص ۱۰، (و المختار)

مسئلہ ۳ مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر اسباب مسجد جاتے رہنے کا خوف ہو، تو عداوت اوقات نماز بند کرنے کی اجازت ہے۔ (۱) "فتاویٰ تہذیبیہ"، کتاب الصلاۃ، باب الصانع بعد قصد الصلاۃ، الخ، فصل کثرۃ علی باب المسجد، ج ۱۰۹ (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مسجد کی چھت پر دیوی دیول و براز (۲) (پیشاب اور پاخانہ) حرام ہے، یو ہیں حسب اور حیض و نفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے کہ وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے۔ مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔ (۳) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ، الخ، مطلب فی احکام المسجد، ج ۲ ص ۵۱۶ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵ مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے، اگر اس کی عادت کرے تو قاسق ہے، اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا وسط میں پہنچا کہ تادم ہوا، تو جس دروازہ سے اس کو نکلتا تھا اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو، تو جس طرف سے آیا واپس جائے۔ (۴) "المرجع السابق"، ص ۵۱۷ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶ مسجد میں نجاست لے کر جانا، اگر چہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو، یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو، اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔ (۵) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب فی احکام المسجد، ج ۲ ص ۵۱۷ (رد المحتار)

مسئلہ ۷ ناپاک روغن مسجد میں جلا نیا نجس گار مسجد میں لگانا منع ہے۔ (۶) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲ ص ۵۱۷ (در مختار)

مسئلہ ۸ مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا نفع کا خون لینا (۷) (رگ کول کرنا سرفون لگوانا) بھی جائز نہیں۔ (۸) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲ ص ۵۱۷ (در مختار)

مسئلہ ۹ بچے اور پھل کو جن سے نجاست کا لگان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ، جو لوگ جو تیار مسجد کے اندر لے جاتے ہیں، ان کو اس کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جو تیار اپنے مسجد میں چلے جانا، سو ادب ہے۔ (۹) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲ ص ۵۱۸ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۰ عید گاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز پڑھنے کے لیے بنایا ہو، اقد کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگرچہ عام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو اقد صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ یہ مطلب کہ حسب اور حیض و نفاس والی کو اس میں تاجائز، خائے مسجد اور مدرسہ و خانقاہ و سرائے اور تالابوں پر جو چوپترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لیے بنایا کرتے ہیں، ان سب کے بھی یہی احکام ہیں، جو عید گاہ کے لیے ہیں۔ (۱) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما بعد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲ ص ۵۱۹ (در مختار)

مسئلہ ۱۱ مسجد کی دیوار میں نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ بہ نیت تعظیم مسجد ہو، مگر دیو رقبہ

میں نقش و نگار مکروہ ہے، یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مال حلال سے نقش کرے اور مال وقف سے نقش و نگار حرام ہے، اگر متولی نے کرایا یا سفیدی کی تو تاوان دے، ہاں اگر واقف نے یہ فعل خود بھی کیا یا اُس نے متولی کو اختیار دیا ہو، تو مال وقف سے یہ خرچ دیا جائے گا۔ (2) المرجع السابق (در مختار)

مسئلہ ۱۲ مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ظالم ضائع کر ڈالیں گے، تو ایسی حالت میں نقش و نگار میں صرف کر سکتے ہیں۔ (3) الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، عمدۃ الصلاۃ، إلخ، فصل كره خلق باب المسجد، ج ۱، ص ۹۰ (عائسیٰ)

مسئلہ ۱۳ مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے، اسی طرح مکان کی دیواروں پر کہ علت مشترک ہے۔ یو ہیں جس بچھونے یا مٹانے پر اسائے لگی لکھے ہوں اس کا بچھنا یا کسی اور استعمال میں لانا ناجائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملک میں سے اسے خدا کر دے کہ دوسرے کے استعمال نہ کرنے کا کیا اطمینان، لہذا واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو۔ (4) المرجع السابق (عائسیٰ) یو ہیں بعض دسترخوان پر اشعار لکھتے ہیں، ان کا بچھنا اور ان پر کھانا ممنوع ہے۔

مسئلہ ۱۴ مسجد میں وضو کرنا اور گھٹی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکرنا اور ناک سنکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اور پڑا لٹے سے زیادہ بُرا ہے اور اگر ناک سنکے یا تھوکنے کی ضرورت آتی پڑ جائے، تو کپڑے میں لے لے۔ (5) المرجع السابق، ص ۱۱ (عائسیٰ)

مسئلہ ۱۵ مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لیے ابتدا ہی سے بانی مسجد نے قبل تمام مسجد بیت بنائی ہے، جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کر سکتا ہے، یو ہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کر سکتا ہے، مگر بشرط کمال احتیاط کہ کوئی چیخت مسجد میں نہ پڑے۔ (1) الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، عمدۃ الصلاۃ، إلخ، فصل كره خلق باب المسجد، ج ۱، ص ۹۰ (عائسیٰ) بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد مونہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھارتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۶ کچھ سے پاؤں سناہوا ہے، اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے، یو ہیں پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے اور کوڑا جمع ہے تو اس سے پونچھ سکتے ہیں، یو ہیں مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں اس سے بھی پونچھ سکتے ہیں، چٹائی کے بے کار ٹکڑے سے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں پونچھ سکتے ہیں، مگر بچنا افضل۔ (2) المرجع السابق و "مصری"، فصل فی احکام المسجد، ص ۱۰۳ (عائسیٰ، بغیری)

مسئلہ ۱۷ مسجد کا کوڑا جمع کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں، جہاں بے ادبی ہو۔ (3) الدر المختار، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۵۵ (در مختار)

مسئلہ ۱۸ مسجد میں کوئی نہیں کھودا جا سکتا اور اگر قبل مسجد وہ کو آں تھا اور اب مسجد میں آگیا، تو باقی رکھا جائے گا۔ (4) الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، عمدۃ الصلاۃ، إلخ، فصل كره خلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۱ (عائسیٰ)

مسئلہ ۱۹۔ مسجد میں چیز لگانے کی اجازت نہیں، ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے، ستون قائم نہیں رہتے، تو اس تری کے جذب کرنے کے لیے چیز لگا سکتے ہیں۔ (۵) المرجع السابق (عائینی، وغیرہ)

مسئلہ ۲۰۔ قبل تمام مسجدیت، مسجد کے اسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ (۶) المرجع السابق (عائینی)

مسئلہ ۲۱۔ مسجد میں سواہر کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے، مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔ (۷) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۳ حدیث میں ہے، "جب دیکھو کہ گئی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے، تو کہو، خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجدیں اس لیے نہیں بنیں۔" (۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، إلخ باب لیس من شدہ الصلاۃ فی المسجد، إلخ، العتب ۱۲۶، ص ۷۰۵ اس حدیث کو منہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (در مختار، وغیرہ)

مسئلہ ۲۲۔ مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے، البتہ اگر وہ شعر "حمد و نعت و منقبت و وعظ و حکمت کا ہو"، تو جائز ہے۔ (۹) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۳ (در مختار)

مسئلہ ۲۳۔ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، مکھن اور پردہ کی کے سوا کسی کو جائز نہیں، لہذا جب کھانے پینے وغیرہ کا رد ہو تو احکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھالی سکتا ہے اور حضوں نے صرف مکھن کا استثنا کیا اور یہی راجح، لہذا غریب الوطن بھی یہ احکاف کرے کہ خلاف سے بچے۔ (۱) "الدر المختار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۵ و "مصری"، فصل فی احکام المساجد، ص ۲۰۰ (در مختار، صفیری)

مسئلہ ۲۴۔ مسجد میں کچا ہنسن، یا نہ کھانا کھا کر جانا ناجائز نہیں، جب تک بوداقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "جو اس بد بودار درشت سے کھائے، وہ ہاری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ماحکمہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے، جس سے آدمی کو ہوتی ہے۔" (۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب میں من کل ثوما، إلخ الحدیث ۱۲۵۲، ص ۷۶۴ اس حدیث کو بخاری و منہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو۔ جیسے گندنا، (۳) (ایک قسم کی شہرہ زکاری جو من سے مٹا ہوتی ہے) مولیٰ، کچی گوشت، مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں آؤ آؤتی ہے، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دانی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبو وار زخم ہو یا کوئی دوا بدبو دار لگائی ہو، تو جب تک وہ منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے، یو ہیں قصاب اور مچھلی بیچنے والے (۴) یعنی جنکس رگوں کے بدن و کپڑے میں ہو۔ قصاب سے مراد قصاب نہیں بلکہ جو گوشت بیچتا ہو، چاہے وہ کسی قوم کا ہو۔ اور اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو، مسجد سے روکا جائے گا۔ (۵) "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، إلخ، و مطلب فی المسجد، ج ۲، ص ۵۲۵ (در مختار، رائے مختار)

(وغیرہ)

مسئلہ ۲۵۔ بیع و شرا (۶) (قرعہ درشت) وغیرہ ہر عقد مبادلہ مسجد میں منع ہے، صرف مکھن کو اجازت ہے جب کہ

تجارت کے لیے خریدنا بیچنا نہ ہو، بلکہ اپنی اور بال بچوں کی ضرورت سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ دائی گئی ہو۔

(7) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مغلط فی الفرس فی المسجد، ج ۲ ص ۵۲۶ (در مختار)

مسئلہ ۲۶ مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں (8) مختار المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما

یکرہ فیہا، ج ۲ ص ۵۲۶ و "مصری"، فصل فی حکام المسجد، ص ۲۰۲، نہ آواز بلند کرنا جائز۔ (در مختار، صفیری)

نفوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے، یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گایاں بکتے دیکھا جاتا ہے۔ والیہا ذی اللہ تعالیٰ۔

مسئلہ ۲۷ درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر اجرت پر کپڑے سے، ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کے لیے بیٹھا تو حرج نہیں، یوہیں کاتب کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں، جب کہ اجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اجرت لکھتا ہو تو اجازت ہے جب کہ کتاب کوئی بُری نہ ہو، یوہیں معلم ایچ (1) (اجتہادِ عالی دے) کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں اور ایچ نہ ہو تو اجازت ہے۔ (2) مصری الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة

فی فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱ ص ۱۰۰ (عائینی)

مسئلہ ۲۸ مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جا سکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہو، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، ہاں اگر واقف نے شرط کر دی ہو یا وہیں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں، اگرچہ شب بھر کی ہو۔ (3) المرحع السابق (عائینی)

مسئلہ ۲۹ مسجد کے چراغ سے کتب بنی اور درس و تدریس تہائی رات تک تو مطلقاً کر سکتا ہے، اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں، مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو۔ (4) المرحع السابق موضحاً (عائینی)

مسئلہ ۳۰ چمگاڑ اور کبوتر وغیرہ کے گھونسلے، مسجد کی صفائی کے لیے نوچنے میں حرج نہیں۔ (5) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲ ص ۵۲۸ (در مختار)

مسئلہ ۳۱ جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹنے، چٹائی، چراغ بنی وغیرہ کا حق اُسی کو ہے اور اذان و قامت و امامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے، ورنہ اس کی رائے سے ہو، یوہیں اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبے وائے غیروں سے اولیٰ ہیں۔ (6) مصری الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، فی فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱ ص ۱۱ و "فتاویٰ التلمی"، احکام المسجد، ص ۶۱۵ (عائینی، غنی)

مسئلہ ۳۲ بانی مسجد نے ایک کو امام مقرر کیا اور اہل محلہ نے دوسرے کو، تو اگر وہ افضل ہے جسے اہل محلہ نے پسند کیا ہے، تو وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں، تو جسے بانی نے پسند کیا، وہ ہوگا۔ (7) "فتاویٰ التلمی"، احکام المسجد، ص ۶۱۵ (غنی)

مسئلہ ۳۳ سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد قدس، پھر مسجد قبا، پھر اور جامع

مسجد میں، پھر مسجد محلہ، پھر مسجد شریعہ (۱)۔ ردالمحتار: کتاب الصلاة باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیہا، مطلب فی افضل المساجد، ج ۲، ص ۲۱۰ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۵ مسجد محلہ میں نماز پڑھنا، اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے، اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو، بلکہ اگر مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوگی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے، نماز پڑھے، وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔ (۲) صغیری: فصل فی احکام المساجد، ص ۶ و ۳ و "الدر المختار" و "ردالمحتار" باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیہا، مطلب فی افضل المساجد، ج ۲، ص ۲۳ (صغیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۵ جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے، جس کا امام زیادہ علم و صلاح والا ہو۔ (۳) صغیری: فصل فی احکام المساجد، ص ۳۰۲ و "الدر المختار" و "ردالمحتار" باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیہا، مطلب فی افضل المساجد، ج ۲، ص ۲۱۰ (صغیری) اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو اور بعضوں نے کہا جو زیادہ قریب ہو اور زیادہ درانج یعنی معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳۶ مسجد محلہ میں جماعت نہ ہو تو دوسری مسجد میں یا جماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ہو تو محلہ ہی کی مسجد میں آؤں گی اور اگر مسجد محلہ میں تکبیر آؤں یا ایک دو رکعت فوت ہوگئی اور دوسری جگہ مل جائے گی تو اس کے لیے دوسری مسجد میں نہ جائے، یو جیں اگر اذان کی اور جماعت میں سے کوئی نہیں، تو مؤذن تنہا پڑھ لے، دوسری مسجد میں نہ جائے۔ (۴) صغیری: فصل فی احکام المساجد، ص ۲ (صغیری)

مسئلہ ۳۷ جواب مسجد کا ہے، وہی مسجد کی چست کا ہے۔ (۵) حنیہ التتمی: احکام المساجد، ص ۱۱۶ (غنیہ)

مسئلہ ۳۸ مسجد محلہ کا امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو، جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے۔ (۶) حنیہ التتمی: احکام المساجد، ص ۱۱۳ (غنیہ) اور اگر اس سے ہو سکتا ہو تو معزول کر دے۔

مسئلہ ۳۹ اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ "اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا، مگر منافی۔" (۷) میر اسحاق آبی دود: مع حسن آبی دود: باب ما یفسد فی الاداء، ص ۶ لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لیے گیا اور واپس کا ارادہ رکھتا ہے یعنی قبل قیام جماعت، یو جیں جو شخص دوسری مسجد جماعت کا منتظم ہو تو اسے چلا جانا چاہیے۔ (۸)

حنیہ التتمی: احکام المساجد، ص ۱۱۳ (نامہ کتب)

مسئلہ ۴۰ اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے، تو اذان کے بعد مسجد سے جاسکتا ہے، مگر ظہر و عشا میں اقامت ہوگئی تو نہ جائے، نفل کی نیت سے شریک ہو جانے کا حکم ہے۔ (۱) "غیۃ الممتحن" احکام المسجد، ص ۶۱ (۲) (۳) اور ہاتی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تہا پڑھ چکا ہے، تو ہر نفل جانا واجب ہے۔ (۲) "السہر الفائق"، کتاب الصلاۃ، باب إدراك

لفریضۃ، ج ۱، ص ۳۱۰

قد تم هذا الجراء بحمد الله سبحانه و تعالی و صلی الله تعالی علی حبیبہ و آلہ و صحبہ و ابہ
و حربہ اجمعین و الحمد لله رب العلمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الطاهرين

تقریظ امام اہلسنت مجدد مائتہ حاضرہ مزید ملت

طاہرہ اعلیٰ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى لَا سِيَّمَا عَلَى الشَّارِعِ
الْمُصْطَفَى وَتَقِيَّتِهِ فِي الْمَشَارِعِ أُولَى الطَّيَّارَةِ وَالصَّفَا.

فقیر غفرلہ المولی القدر نے یہ مبارک رسالہ بہار شریعت حصہ سوم تصنیف لطیف اخئی فی اللہ ذی المجد والجاد والطبع السليم
والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد احمد علی قادری برکاتی اعظمی ہالمدہب والمشرّب والسکّنی رزقہ اللہ
تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجمہ محققہ منجہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام
بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و طبع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولوی عزوجل
مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے
کی توفیق بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَآلِهِ وَجَزَّه
أَجْمَعِينَ آمِينَ. ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۳۷ ہجریہ علی صاحبہا والہ الکرام أفضل الصلوة

وَالنَّجِيَّة. آمِينَ

مأخذ ومراجع كتب احاديث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطأ	امام مالک بن انس الصحفی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفه، بیروت
2	المصنف	امام عبدالرزاق بن همام صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیة، بیروت
3	المصنف	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۴۵ھ	دار الفکر، بیروت
4	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت
5	صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار السلام، ریاض
6	صحیح مسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار السلام
7	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دار السلام
8	سنن ابی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار السلام
9	جامع الترمذی	امام ابویسعی محمد بن یسعی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار السلام
10	سنن الدار قطنی	امام علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، مملتان
11	البحر الزخار	امام احمد عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المحورہ
12	سنن النسائی	امام ابوعبدالرحمن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المحورہ
13	صحیح ابن خزمیہ	امام محمد بن اسحاق بن خزمیہ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت
14	شرح معانی الآثار	امام احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیة، بیروت
15	التحکم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
16	التحکم لآوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار الکتب العلمیة، بیروت
17	التحکم الصغیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار الکتب العلمیة، بیروت
18	اکامل فی الصفاء الرجال	امام ابوالاحمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۲۵ھ	دار الکتب العلمیة، بیروت
19	المستدرک علی التحسین	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفه، بیروت
20	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بنکبی، متوفی ۳۵۸ھ	دار الکتب العلمیة، بیروت

21	تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۳۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
22	الفردوس بماثور الخطاب	حافظ ابو شجاع شیرازی، بن شهر دار بن شیرازی، دیلی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
23	شرح السنہ	امام حسین بن سعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
24	الترغیب والترہیب	امام ذکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
25	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علماء الدین علی بن ابیہان قاری، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
26	مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تمیزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر، بیروت
27	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر، بیروت
28	ارشاد الساری شرح صحیح البخاری	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دارالفکر، بیروت
29	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی، برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
30	السییر شرح الجامع الصغیر	علامہ عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دارالحدیث، مصر
31	احیاء اللغات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوسہ

کتاب فقہ (حتیٰ)

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	مختصر القدوری	علامہ ابوالحسن احمد بن محمد قدوری، متوفی ۱۳۲۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
2	الہدایۃ	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دارالاحیاء التراث العربی
3	مدیۃ المصلیٰ	علامہ سید الدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
4	شرح الوقایۃ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ، کراچی
5	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
6	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن تمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
7	حلیۃ المستملی	علامہ ابن امیر الحاج، متوفی ۸۷۹ھ	مخطوط
8	غنیۃ المستملی	علامہ محمد ابراہیم بن علی، متوفی ۹۵۶ھ	سمیل اکیڈمی، لاہور
9	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن زکیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
10	تنویر الأبصار	علامہ خمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد قرطبی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دار المعرفۃ، بیروت
11	أنهر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کوئٹہ
12	نور الإيضاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شربلانی، متوفی ۱۰۶۹ھ	فاروقیہ بک ڈپو، ہند
13	مرآۃ القلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شربلانی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
14	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت
15	الفتاویٰ الھدیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، و علامتے ہند	کوئٹہ
16	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابد بن شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت
17	حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	کوئٹہ
18	حاشیۃ الطحاوی علی مرآۃ القلاح	علامہ احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	باب المدینہ، کراچی
19	الفتاویٰ الرضویۃ	مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور